اوم

تت ونیارشٹی کی کتھا

مصنفہ

شری سوامی درشنانند سرسوتی تترک شرومنی

جسمیں

چھ شاسترونکی اتفاق رائے کا مضمون درج ہے

اور

مکتی و بندھن کے سروپ پر چھ شاسترونکی بحث درج ہے

زیر نگرانی

وزیر چند شرما منیجر ویدک پستکالہ لاہور روڈ لاہور

مطبوعہ براہمن سٹیم پریس لاہور

آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۱۵ بکرمی سمت ۱۹۷۰ دیانندی سمت ۳۰

۱۹۱۳ء

تیسری بار ایک ہزار جلد — قیمت فی جلد ۶

اوم

تت ودیا رشی گی کتھا

ادھیائے پہلا

پرکرن پہلا

ایک دن مہرشی تت ودیا جی مہاراج اپنے شانتی آشرم میں بیٹھے ہوئے تھے اور ارد گرد بہت سے گن گراہی ششش براجمان تھے اور رشی کی وچار شکتی سے منشوں کے دل میں کوئی بھی ایسی شنکا نہیں پیدا ہوئی تھی۔ جس کا اُن کو ذرا اُتر نہ ملے

اپنے دل میں رشی کے سماگم کو ایشور کی کرپا سمجھ رہے تھے۔ اور رشی سنسار کے اُپکار کرنیکے واسطے چنتا کر رہے تھے۔ کہ اتنے میں ایک مسافر آگیا اور اُس نے رشی سے کہا کہ مہاراج اب گھور کلجگ آگیا ہے۔ سنتیہ برت اور دھرم وچار کا بالکل ناش ہو گیا۔ جھوٹ چھل کپٹ اور دغا بازی نے سنسار میں اپنا راجیہ قایم کر لیا ہے۔ شانتی شیل ودوانوں کو لوگ مورکھ کہتے ہیں۔ اور چھلی کپٹی۔ نرا کشر بھٹا چارج بہت قسم کے بھیکھ بنا کر اپنی ٹھگی کی دکانوں پر بیٹھے مہاتما بن رہے ہیں۔ چاروں طرف اُن کی پوجا ہو رہی ہے ایشور کے اُپاسک اُگ جن کو مہاتما کرشن جی نے اناتیہ بھگت کے نام سے پکارا تھا۔ آج سنسار کے مورکھ لوگوں کی نظر میں ناستک کہلا رہے ہیں اور نا بیچ کود کر ناک توڑنے والوں اور رام جی اور راس وہاریوں سے پریم رکھنے والے مہاتما اپنے بیرونی ڈھونگ کے سہارے بھگت بن رہے ہیں۔ وید ودیا کا لوپ ہو گیا ہے رشیوں کی سنتان جن کا دھرم ویدوں کا پڑھنا اور اُن کے انوکول

آچرن کرنا تھا آج اجبو کا کے آدھین ہو کر سنسکرت ودیا کو بالکل چھوڑ چکی ہے۔ مہاراج اس کل جگ نے ایسا اثر کیا کہ وید اور دھرم کے نام پر تو دھکے ملتے ہیں۔ اگر کسی رنڈی اور بھڑوے کا پیغام آوے تو لالہ کوٹھی سے پیشوائی کرتے ہیں۔ اور دھن سا نگری دیشیا کی کھینڈیٹ کرتے ہیں تو بڑے بڑے دھرم دھوجی بھی شرم نہیں کرتے۔ مہاراج ماتا پتا کی سیوا کرنے کے بدلے انگریزی پڑھے لکھے چھوکرے انہیں اولڈ فیشن کا آدمی یا بیوقوف بتلا رہے ہیں۔ اور پرانے فیشن کے آدمی ماتا پتا کو بھوجن یہ کرا گراں کو بہت کچھ لام کاف کہہ رہے ہیں۔ ہے بھگوان اپنا۔ پتر میں دویش پھیل رہا ہے۔ بھائی بھائی کے خون کا پیاسا ہو رہا ہے۔ ماں بیٹی میں پیار نہیں اور جدھر دیکھو مقدمہ بازی کا زور بڑھتا چلا جاتا ہے۔ ہے بھگوان سنسار کی ایسی دُردشا کے دور کرنے کا کوئی انتظام بتلایئے جس سے یہ بھارت ورش پھر اپنی اصلی دشا پر آجاوے۔ اور یہ ساری خرابیاں دور ہو جاویں

مسافر کی اسبات کو سُنکر رشی نے کہا۔ کہ بھائی جب تک سنسار میں دھرم کے کرنیوالے اور پرچارک موجود تھے تب تک تو یہ دیش اتم اوستھا میں تھا۔ لیکن اب نہ تو دھرم کے کرنیوالے ہیں اور نہ ہی دھرم کا پرچار ہوتا ہے۔ سب لوگ متھیا گیان میں پڑے ہوئے اپنی زندگی کو گنوار ہے ہیں۔ ان میں سے بہت سے تو ایسے مورکھ ہیں۔ کہ وہ ست دھرم کی جگہ راج نیتی کو دینا چاہتے ہیں۔ لیکن وہ نہیں جانتے کہ لوہے کی لاٹھ کا کام ایک کاغذ کے کھوکھلے کھمبے سے کسطرح چل سکیگا۔ جس وقت چوٹ پڑیگی وہ کھمبا ٹکڑے ٹکڑے ہو جاویگا۔ ایسے ہی مصیبت کے آنیپر راج نیتی کے سہایک ٹھہر نہیں سکتے مصیبت پر مصیبت اٹھا کر دوسروں کا بھلا کرنا یہ دھرم بیروں کا کام ہے۔ کیونکہ دھرم بیر کو آئندہ کی آشا کرنے نہیں دیتی وہ جانتا ہے۔ کہ کھیتی کے بونے کے وقت کسان کو بیج ڈالنا پڑتا ہے اور کھیت کے جوتنے پانی دینے وغیرہ میں بہت سی مصیبتیں اٹھانی

پڑتی ہیں۔ گھاس وغیرہ جو درمیان میں اُگ کھڑی ہوتی ہے۔ اُنکو اکھاڑنے
پر محنت کرنی ہوتی ہے۔ غرضیکہ کھیتی کے پک جانے تک پچاسوں قسم
کی تکلیفیں برداشت کرتے ہیں تب جاکر کہیں کھیت سے فصل کاٹنے
کا موقع نصیب ہوتا ہے اُس کی کامیابی تمام گذشتہ تکلیفوں کو ایک
دم سے بھلا دیتی ہے۔ اب اُس کو اپنے بیج سے سینکڑوں حصہ اناج زیادہ
معلوم ہوتا ہے اور محنت سے زیادہ مدت تک آرام کی آشا ہوتی ہے اسی
طرح دھرم کے کھیت کو بونے والے لوگوں کو ہزاروں قسم کی قربانیوں
کا نقصان اُٹھانا پڑتا ہے اور سینکڑوں قسم کی مصیبتوں کو سہنا ہوتا ہے۔
تب جاکر مکتی روپی سُکھ حاصل ہوتا ہے کیا وہ اطمینان جو ایک کسان کو جو
اپنے کھیت بوکر کاٹ لیا حاصل ہے۔ کسی بھیکھ مانگنے والے فقیر کو جو روزمرہ
بھیکھ مانگ لاتا ہے۔ لیکن کھیتی کی محنت اور بیج ڈالنے کے نقصان سے بچنا
چاہتا ہے۔ کبھی حاصل ہو سکتا ہے ہرگز نہیں۔ اسی طرح جو آنند دھرم
بیروں کے دل کو شانتی دیتا ہے۔ وہ راج نیتی والوں کو خواب میں بھی نصیب
نہیں ہوتا اُن کا دل ہمیشہ اس خوف سے کانپتا ہے۔ کہ کہیں ہماری
نیتی ظاہر نہ ہو جاوے اُن کی ساری شکتی اپنی کمزوری کے چھپانے میں
خرچ ہوتی ہے۔ لیکن دھرم بیر کو کچھ خوف نہیں وہ اپنی آتما کا خون کرنا
مہا پاپ سمجھتا ہے۔ اُس کا ظاہر و باطن ایک ہے۔ اُسکو اپنے مالک حقیقی
یعنی ایشور پر بھروسہ ہے وہ دنیا کی تنگدستی کی بالکل پروا نہیں کرتا
وہ حاکم اور برادری کے خوف سے لاکھ درجہ بڑھکر پرمیشور کا خوف
رکھتا ہے۔ وہ چھپ کر پاپ کرنا نہیں جانتا جو کچھ دھرم سمجھتا ہے کر گذرتا
ہے۔ اُسے ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ اُس کے نزدیک مالک کے حکم
پر مرنا خدا کی نافرمانی کرکے جینے سے لاکھ درجہ بہتر ہے وہ ہر ایک جیو کا بھلا
چاہتا ہے۔ اُس کا اپنا پرایا کوئی نہیں سارا سنسار اُس کا اپنا ہی
کٹمب ہے جیسا کہ لکھا بھی ہے

अयं निजः परोवेति गणना लघुचेतसाम्

उदारचरितानांतु. वसुधैव कुटुम्बकम् ۱

ارتھ۔ یہ میرا ہے اور پرایا یہ تو چھوٹی عقل والوں کا خیال ہے۔ فراخ دل
تو سارے سنسار کو اپنا خاندان سمجھتا ہے ہاں اُس کو مالک کے حکم کا پورا
خیال ہونا چاہئے۔ جو لوگ مالک سے باغی ہوں۔ اُن کو مالک کے ماتحت کرنا
اُس کا فرض ہے۔ اور جو لوگ مالک کے عزیز ہیں۔ اُن سے محبت سے پیش آنا
اور اُن کی امداد کرنا بھی ضروری ہے۔ اتنا کہہ کر کچھ دیر کیواسطے مہرشی چُپ ہو گئے
تھوڑی دیر کے بعد رشی نے کہا سنسار میں بہت لوگ تو ایسے ہیں۔ جو
دھرم کے نام سے گذارہ کرتے ہیں اُن کو دھرم کے نام سے پیار نہیں اور نہ
ہی وہ دھرم کے سروپ کو جانتے ہیں۔ وہ صرف دکھلاوے کے دھرم سبھا
کے سبھاسد کہلاتے ہیں۔ اُن کا مطلب ایک قسم کی دکانداری کر کے اپنا
روزگار کمانا ہوتا ہے۔ اس قسم کے دکانداروں نے دھرم کو بہت کلنکت
کر دیا ہے۔ ایسے ہی خود غرضوں نے دھرم کے نام پر لوگوں کو لڑا کر اور سنسار
میں خون کی ندیاں بہا کر فائدہ اُٹھایا ہے۔ ایسے ہی لوگوں نے منشیہ
جاتی کو اس دُردشا میں پہونچا دیا جس کا سُدھار آج مشکل معلوم ہوتا
ہے۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں۔ جو اپنی پرتشٹھا کے واسطے دھرم دھوجا
اُٹھائے پھرتے ہیں۔ اُنکے دلوں میں دھرم کا بالکل پریم نہیں اور وہ دھرم
کے گیان سے بالکل خالی ہیں۔ اُنہیں دھرم کا سروپ وچارنے کی لیاقت نہیں
لیکن وہ اپنی شہرت کے واسطے دھرم کے ہر کام میں آگے نظر آتے ہیں اُن کا
کوئی اصول نہیں جس طرف کی طاقت دیکھیں گے اُدھر کے ہی گیت گانے لگے اگر
کسی دھارمک سبھا میں چلے گئے تو دھرم دھرم چلانے لگے اگر کسی قومی سبھا
میں پہونچے تو قوم قوم کا غل مچا دیا اگر دیوانوں میں گئے تو دنیا کی بہا گانے
لگے بیروں میں پہونچے تو وہاں بیرتا پر ویاکھیان شروع ہو گئے یہ لوگ دھرم
سے دھن کمانا نہیں چاہتے اُنہیں صرف شہرت کا لالچ ہے خواہ وہ دھرم سے
ملے یا ادھرم سے۔ یہ دوسروں پر اپنی حکومت چاہتے ہیں۔ اس کے واسطے کچھ مال
کی قربانی کرنے کیواسطے بھی تیار ہیں۔ لیکن اگر جان پر خطرہ آ جائے تو

چھوڑ کر بھاگنے کو بھی عمدہ سمجھتے ہیں ایسے لوگ ہی ملک کو بشواس گھات
کر کے نقصان پہنچانا چاہتے ہیں

رشی نے کہا ہے مسافر اس پرکار بہت قسم کے لوگ سنسار کو
نقصان پہنچانے والے ہیں پر یہ سب دھرم کی مہما سے ناواقف ہیں دھرم
کے اصلی بل کو نہیں جانتے دھرم کے بل کو جاننے والے تھوڑے ہی مہاتما

مہرشی تت ویتا کے اس واکیہ کو سُن کر مسافر نے یہ سوال کیا کہ ہے
بھگون دھرم کیا چیز ہے؟ اور اُس کا بل اور پراکرم کیسا ہے۔ اُس کا سروپ
کیسا ہے۔ اُسکے لکشن کیا ہیں آپ کرپا کر کے میری ان شنکاؤں کا جواب دیجئے

پیارے ناظرین مسافر کی اس بات کو سُن کر مہرشی بولے کہ دھرم
کا وچار بہت ہی کٹھن ہے۔ لیکن دھرم اُسے کہتے ہیں۔ جو وستو کو دھارن
رکھتا ہے یعنی جس کے سبب چیز کی ہستی اور عزت قائم رہتی ہے۔ جیسے
اگنی کا دھرم گرمی اور روشنی ہے جب تک یہ موجود رہتی ہیں تب تک
اگنی موجود رہتی ہے۔ جہاں ان میں سے کسی ایک کا بھی ناش ہوا وہیں
اگنی کا ابھاؤ ہوتا ہے۔ جیسے جب تک اگنی میں گرمی ہوتی ہے تب
تک شیر آدمی ہاتھی وغیرہ کوئی بھی خوفناک سے خوفناک جاندار اُس
کے نزدیک نہیں آسکتا۔ لیکن جس وقت اگنی میں سے اُس کا دھرم
الگ ہو جاتا ہے تب چیونٹیاں اُسے راکھ سمجھ کر اُس پر پانوں دیکر
چلتی ہیں۔ ایسے ہی دھارمک آدمی کو کوئی سنسارک کلیش ستا نہیں
سکتا۔ لیکن جہاں آدمی دھرم سے گرا اُسے اندری من اور شریر
کی غلامی کرنی پڑتی ہے۔ اور یہ غلام ہمیشہ خواہش نفسانی کے سبب
تکلیف پاتا ہے۔ اسواسطے ہر ایک آدمی کو اپنے دھرم کی حفاظت
لازمی ہے ورنہ دُنیا کی خواہشوں سے بچنا مشکل ہے ایک مہاتما
کہتے ہیں

अनित्यानिशरीरानि विभवोनैव शास्वतः
नित्यं संनिहतो मृत्यु कर्तव्योधर्म संग्रह ॥

ارتھ - یہ جسم ہمیشہ رہنے لایق نہیں لاکھوں راجے اور مہاراجہ شور بیر ہم سے پہلے پیدا ہو کر مر گئے - کیا آج ہم اُن کے جسموں کا نشان کہیں سے پا سکتے ہیں ہرگز نہیں - بڑے بڑے جوانمرد اور دولتمند اس دنیا میں اپنے جسم کی حفاظت کرتے رہے - کیا آج اُن کے جسموں کا پتہ چل سکتا ہے - بالکل نہیں - کروڑوں خوبصورت نوجوان دنیا میں عیش و عشرت کی بجائے بیماریوں میں مبتلا ہو کر مر گئے پھر اُن کا کوئی کھوج لگا سکتا ہے بالکل نہیں آج نہ سکندر کا جسم ہے نہ دارا کا اور نہ بھیم ہے نہ ارجن نہ رام ہے نہ راون نہ رگھو ہے نہ دلیپ نہ اکبر ہے نہ ہمایوں نہ شاہجہاں ہے نہ اورنگ زیب نہ محمود غزنوی ہے نہ بونا پارٹ غرضیکہ ہر ایک جسم کی وہی حالت ہوئی یعنی فنا ہو گیا - اسواسطے جسم کو ہمیشہ رہنے والا سمجھ کر اس کی حفاظت اور آرایش میں زندگی کا بیش قیمت خزانہ خرچ ہونا بہت ہی بیوقوفی کا سبب ہے اور دھن دولت و ثروت بھی لازوال نہیں - اس کو تو کہیں قیام نہیں بھی آج جو دنیا میں سب سے بڑا بادشاہ ہے - کل اس کے ہاتھ میں کاسہ گدائی نظر آتا ہے - آج جو کروڑ پتی کوٹھی دار ہے - جس کی ہنڈی ولایت تک بے کھٹکے چلتی ہے - کل ہی اس کا دیوالہ ہو جاتا ہے اور وہ - بجائے کوٹھی دار کے جیل کی ذلت و خواری میں مبتلا نظر آتا ہے دولت دنیا نہ آج تک کسی کی ہوئی ہے اور نہ ہو گی ہر ایک بیوقوف اسکو اپنی مانتا ہوا چلا گیا لیکن یہ کسی کے ساتھ نہ گئی - اسواسطے دولت پر بھروسہ کرنا اعلیٰ درجہ کی بیوقوفی ہے اور موت روز مرہ نزدیک چلی آتی ہے والدین سمجھتے ہیں کہ ہمارے لڑکے کی عمر بڑھ رہی ہے - لیکن دراصل روز مرہ عمر گھٹتی چلی جاتی ہے - یعنی پیدایش دور اور موت نزدیک آتی ہے - اسواسطے منشیہ کا فرض ہے کہ دھرم کے جمع کرنے کی کوشش کرے - کیونکہ سنسار میں سوائے دھرم کے کوئی چیز بھی مستقل نہیں

رشی کی اس بات کو شنکر مسافر نے کہا کہ اے مہاراج دھرم کیا چیز ہے!

رشی۔ دھرم کہتے ہیں دھارن کرنے والے یعنی چیز کی ہستی اور غرت قایم رکھنے والے کو یا جس کو دھارن کرنے سے چیز کی ہستی قایم رہے جیسے اگنی کا دھرم ہے روشنی اور گرمی ہیں یہ دونوں چیزیں اگنی کو قایم رکھتی ہیں ان میں سے اگر ایک بھی نہ ہو تو اگنی قایم نہیں رہ سکتی۔ پس ایسے ہی گنوں کا نام دھرم ہے۔

مسافر۔ مہاراج جیو کا دھرم کیا ہے۔ جس سے جیو قایم رہتا ہے۔ جس کے بڑھنے سے جیو کی شکتی بڑھتی ہے اور جس کے گھٹنے سے جیو کی طاقت گھٹتی ہے

رشی۔ جیو کا دھرم گیان اور پریتن یعنی علم و حرکت ہے انہیں دو گنوں کے بڑھنے سے جیو آتما کی شکتی بڑھتی ہے اور انہیں کے گھٹنے سے جیو آتما کی شکتی کا ناش ہو جاتا ہے

مسافر۔ تو کیا مہاراج گیان اور کریا کے بغیر جیو قایم نہیں رہ سکتا اور گیان اور کریا شریر۔ اندری من کے تعلق سے ہوتے ہیں گویا جب یہ چیزیں نہ ہوں تب گیان اور حرکت نہ ہوگی اور گیان اور حرکت کے نہ ہونے سے جیو نہ ہوگا اسواسطے کبھی بھی شریر کے بنا جیو رہ نہیں سکتا اور یہ شریر وغیرہ دکھ سکھ کے سادھن ہیں اسواسطے جیو سدا دکھی سکھی رہیگا دوسرے انہیں کو تو بندھن مانا ہے۔ اب مجھے معلوم ہوا کہ جیو کبھی بندھن سے چھوٹ نہیں سکتا اسواسطے سب موکش کے سادھن فضول ہیں جیو کو شریر اور اندری کی مضبوطی کی کوشش کرنی چاہیے

رشی۔ ایسا نہیں۔ اندری اور من صرف بیرونی گیان یعنی پرکرتی کے گیان کے سادھن ہیں اور آتمک گیان کیواسطے تو ان کی کوئی ضرورت نہیں اور نہ ہی اندرونی گیان یعنی پرماتما کے جاننے کیواسطے ان کی کوئی ضرورت ہے جیسے گھر کے دروازے باہر کی چیزوں کو گھر میں لانے کے واسطے ہوتے ہیں اور اندرونی چیزوں کے واسطے دروازہ کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی اسی طرح جیو آتما کا گیان اور پریتن بنا اندری اور شریر کے ہی سوبھاوک ہوتا ہے اور جیو سوبھاوک بندھن میں نہیں اور اس کی

مکتی بھی ہو سکتی ہے

مسافر- جس مکان میں دروازہ نہیں ہوتا۔ اس مکان میں سورج کی روشنی نہیں آسکتی اور سورج کی روشنی کے بنا اندرونی یا بیرونی پرکاش کا گیان بھی نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح اندری اور من کے بغیر بیرونی پرکاش کا ابھاد ہوگا۔ جس سے جیو آتما کو کچھ بھی گیان نہ رہیگا۔ اسواسطے گیان کے سادھن لازمی ہیں۔ جس سے جیو آتما کو اندرونی اور بیرونی گیان حاصل ہو سکے

رشی- چونکہ سورج ایک دیشی اور مکان سے باہر ہے اس واسطے اُس کے پرکاش کے اندر آنے کے واسطے دروازہ کی ضرورت ہے لیکن پرکاش سروپ پرماتما گھٹ گھٹ میں موجود ہیں۔ اُن کا پرکاش حاصل کرنے کے واسطے کسی دروازہ کی ضرورت نہیں اور جس قدر یہ دروازہ ہیں اُس گیان کے واسطے جو جیو آتما کی مکتی کا سبب ہے۔ نشپھل ہیں کیونکہ براہمن گرنتھوں میں لکھا ہے

परोक्षप्रिया इव हि देवाः प्रत्यक्षद्विषः ।

یعنی جتنے ودوان لوگ ہیں وہ سب پروکش کے پیارے اور پرتکیش کے مخالف ہوتے ہیں۔ کیونکہ پروکش وہ ہے جو اندری اور من سے نظر نہ آوے سووہ کیا ہے آتما اور پرماتما اور جو اندری اور من سے نظر آوے وہ اپروکش ہے سو اندری کے گرہن کرنے لایق حرف پرکرتی کے متغیر اجزا ہیں اور کوئی چیز نہیں اسواسطے عقلمند لوگ پرتکیش ہونیوالی پرکرتی کو دُکھ کا سادھن سمجھ کر اور پروکش جیو آتما اور پرماتما کو سُکھ کا سبب سمجھ کر پرکرتی سے نفرت اور پرماتما سے پیار کرتے ہیں

تت دبتیا رشی جی مسافر سے یہ بات کرہی رہے تھے۔ کہ مہاتما گوتم جی نیا ادرشن کے آچاریہ بھی رشی کے مکان پر آگئے۔ اُن کو دیکھتے ہی سب لوگ یکبارگی اُن کے سمان کیواسطے کھڑے ہو گئے اور جب مہاتما گوتم جی مہاراج بیٹھ گئے تو سب لوگ بھی بیٹھ گئے۔ مسافر جو کہ آج

نیا ہی دارو ہوا تھا۔ جس کو مہاتما گوتم جی کا کچھ بھی حال معلوم نہ تھا مہاتما گوتم جی اور رشی کی بات چیت سن کر حیران ہو رہا تھا اور رشی سے اُن کا نام اور حال پوچھنا چاہتا تھا۔ تت دتیا رشی نے مسافر کے منشا کو سمجھ کر فرمایا۔ کہ یہ مہاتما گوتم ہیں نیائے درشن کے اچاریہ اور درشن شاستر کی پہلی بنیاد ڈالنے والے ہیں مگر بھارت ورش گوتمی کے قلم کا فخر ہے تو انہیں مہاتما کی قلم ہے۔ مسافر رشی کی اس بات کو سنکر کہنے لگا۔

مسافر۔ ہے بھگون! نیائے شاستر کسے کہتے ہیں؟ اُس کا مطلب کیا ہے اور اس قسم کے مہاتما ایسے کام میں کیونکر لگ گئے۔ یہ بالکل ویراگیہ معلوم ہوتے ہیں۔ مسافر کی اس بات کو سنکر مہاتما تت دیتا رشی نے کہا کہ اس کا جواب خود مہاتما گوتم جی کو ہی دینا چاہئے۔ کیونکہ ان کے سامنے کسی دوسرے کو بولنے کی شکتی نہیں۔

گوتم جی۔ اس سنسار میں جتنے پرانی ہیں سب کے سب اپنی بات کو ٹھیک اور دوسرے کی بات کو غلط کہتے ہیں۔ جس سے سنسار میں ایک خوفناک نظارہ پیدا ہو گیا ہے۔ رات دن لڑائی جھگڑے بڑھتے چلے جاتے ہیں اس خرابی کو دیکھ کر سچ اور جھوٹ کے معلوم کرنے کے واسطے جن اوزاروں کی ضرورت ہے اُن کا نام پرمان یا ثبوت ہے۔ بعض لوگ اسے کسوٹی بھی کہتے ہیں اور اس پرمان سے ہر ایک چیز کی ماہیت کا امتحان کرنا ہی نیائے کہلاتا ہے۔ جیسے ایک صراف کے پاس جب کوئی سونا بیچنے جاتا ہے۔ تو صراف پہلے اس سونے کو آگ میں گرم کر کے کسوٹی پر امتحان کرتا ہے۔ بعد میں کاٹ کاٹ کر دیکھتا ہے۔ اگر ان امتحانوں میں وہ سونا کھرا معلوم ہوتا ہے تب تو وہ خریدتا ہے اور اگر کھوٹا معلوم ہوتا ہے۔ تو چھوڑ دیتا ہے۔ چونکہ کھوٹی کھری دونوں قسم کی چیزیں موجود ہیں۔ یا دکھ سکھ دونوں کے سادھنوں سے جیو آتما کا تعلق ہوتا ہے اسواسطے کون کھوٹا اور کون کھرا ہے یا کون دکھ کا سادھن اور کون سکھ کا سادھن ہے۔ اس کے ٹھیک گیان حاصل کرنے کو جن تتوں یا پرمانوں کی ضرورت ہے اسکو ہم نے بتلایا ہے اور نیائے

لفظا کے معنے پرمانوں سے چیز کی ماہیت کا امتحان کرنا ہے۔
مسافر: سنسار میں دو چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے ایک تو آنکھ کی اور دوسرے سورج کی روشنی کی ایک کان کی دوسرے اکاش کی اسیطرح سنسار میں بدھی اور ودیا کی ضرورت ہے اور بدھی تو سنسار میں ہر ایک جیو آتما کو ہے۔ کیونکہ وہ جیو آتما کا گن ہے ودیا پرمیشور نے ویدوں میں دیدی ہے۔ پھر اس شاستر کی ہمارے خیال میں کوئی ضرورت نہیں
گوتم جی: یہ تو ٹھیک ہے۔ کہ آنکھ اور سورج کے ہوتے ہوئے مسافر کے واسطے راستہ چلنے میں اور پرکاش کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر آنکھ میں بیماری ہو یا سورج کی روشنی کی جگہ کوئی چراغ کو ہی سورج بتلادے اس حالت میں کیا ہوگا۔ سورج تو آنکھ کی بیماری کو دور نہیں کرے گا اور نہ ہی سورج اور چراغ کا فرق سورج سے یا ہمارا آنکھ سے معلوم ہوگا اسواسطے جب بدھی میں اودیا کا دوش آجاوے یا سنسکار کے دوش سے نش کی باتوں کو ایشوری ودیا کہا جاوے تو ایسی بیماری کی حالتوں میں اس پرمان والی ودیا کا ہونا لازمی ہے ورنہ بیماری دور نہ ہوگی
مسافر: مہاراج عقل اور علم میں اگر دوش آجاوے تو اس کا کیا علاج کرنا چاہئے اور وہ کون کون سے دوش ہیں جن سے عقل اور علم کو نقصان پہنچتا ہے
گوتم جی: اگر عقل میں دوش آجاوے تو اُسے ایشوری ودیا کے ساتھ ملاکر دور کرنا چاہئے جیسے سورج کے بغیر آنکھ میں دیکھنے کی طاقت نہیں اور سورج آنکھ کا مددگار معلوم ہوتا ہے۔ لیکن جسوقت آنکھ میں کوئی بیماری آجاتی ہے۔ اُسوقت آنکھ سورج کی روشنی سے گھبراتی ہے۔ جب عقل علم سے گھبراوے تب سمجھ لینا چاہئے۔ کہ اب عقل میں کچھ خرابی آگئی ہے کیونکہ علم عقل کا مددگار رہا ہے نہ کہ دشمن اور جو شخص اپنے مددگار سے گھبراتا یا ڈرتا ہے تو سمجھ لینا چاہئے کہ اس کے حواس ٹھیک نہیں اگر ودیا میں کوئی دوش ہو تو اس کے دور کرنے کے یہ علاج ہیں۔ ودیا میں تین قسم کے دوش آسکتے ہیں ایک اراپرت یعنی جھوٹ جیسے ودیا نے بتلایا۔ کہ جسکو لڑکے کی خواہش

وہ پتر کے واسطے یگیہ کرے وہ سرے دبیا گھات) یعنی اپنی بات کو آپ کاٹنا
جیسے پہلے کہا کہ سنسار میں سکھ کا سبب ہمیشہ ودیا ہے۔ لیکن آگے چلکر
کہا کہ آجکل ودیا سے سکھ نہیں ہو سکتا تو ایسی حالت کا نام بیا گھات ہے
تیسرے دیونرو کتی) یعنی ایک ہی بات کو بلا مطلب مکرر کہنا یہ تین
دوش ودیا میں آجاتے ہیں ان کے دور کرنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ پہلے سُنے
اُس کے بعد اُس کو خوب دلیلوں سے بچارے جب کوئی دلیل بھی اُس
کو کاٹ نہ سکے تو سمجھ ملے کہ اب ودیا میں دوش نہیں رہا اب اسکے مطابق
چلنا چاہیئے

مسافر۔ مہاراج کیا ایشور کی بنائی ہوئی ودیا میں بھی دوش آ سکتا ہے
اگر ایشور کے بنائے ہوئے کاموں میں بھی دوش رہا تو نردوش کسی کا کام نہیں ہو سکتا

گوتم جی۔ ایشور کی بنائی ہوئی چیزوں میں جو دوش معلوم ہوتا ہے
وہ دراصل تو منشوں کے گیان سے تعلق رکھتا ہے۔ جیسے سورج کو گرہن
لگتا ہے تو کیا ایشور کے بنائے ہوئے سورج میں گرہن ہے ؟ نہیں بلکہ
سورج اور آنکھ کے درمیان ایک پردہ آگیا ہے۔ اسی طرح جب ودیا اور
بُدھی کے درمیان کوئی پردہ آجاتا ہے۔ تو اُسے کہتے ہیں۔ ادویا یعنی دوش
والی ودیا

مسافر۔ مہاراج وہ کونسا پردہ ہے۔ جو منشوں کے گیان سے ودیا
کو الگ کر کے ادویا بنا دیتا ہے

گوتم جی۔ سنسار میں دو قسم کے پدارتھ ہیں۔ ایک تو وہ جو حواس خمسہ سے
محسوس ہوتے ہیں دوسرے وہ جو حواسوں سے بالکل محسوس نہیں ہوتے
بلکہ من اور بدھی سے جانے جاتے ہیں۔ جو پدارتھ حواس خمسہ سے محسوس
ہوتے ہیں۔ اُن میں حواسوں کے بگڑ جانے سے ادویا پیدا ہوتی ہے جیسے
کسی کو یرقان کی بیماری ہو گئی ہو تو وہ ہر چیز کو پیلا دیکھتا ہے۔ فی الحقیقت
چیزیں زرد نہیں ہیں۔ اُن کو زرد دیکھنا ادویا ہے۔ یعنی دیکھنا گیان تو
ہے۔ لیکن الٹا گیان ہے کیونکہ سفید کو پیلا دیکھتے ہیں۔ اس کا نام

اندری دوش یا حواسوں کی خرابی ہے دوسرے جو چیزیں حواسوں سے محسوس نہیں ہوتیں۔ اُن میں سنسکار دوش ہوتا ہے۔ چونکہ بدھی کا تعلق ودیا سے ہے اور ودیا بذریعہ سننے کے حاصل ہوتی ہے۔ تو جب ایک بات کو مدت تک غلط سنتے چلے آئیں تو اُس کا ٹھیک گیان نہیں ہوتا اسے سنسکار دوش کہتے ہیں۔ سو یہ دونوں دوش ودیا کو اودیا بنا دیتے ہیں

مسافر۔ مہاراج ودیا کا لکشن کیا ہے

گوتم جی۔ دوش سے رہت گیان کو ودیا کہتے ہیں یعنی جو گیان اندری اور سنسکار کے دوش سے خالی ہو اُسے ودیا کہتے ہیں اور ودیا کے معنی پرکاش کرنے والے کے ہی ہیں

مسافر۔ مہاراج ودیا (بھاو) کو بتلاتی ہیں تو ابھاو یعنی نفی کے معلوم کرنے کے واسطے کونسی چیز ہے؟

گوتم جی۔ ودیا سے نفی اور مثبت دونوں کا گیان ہوتا ہے۔ جیسے جس روشنی سے ہم اپنے مکان میں کپڑے کو پڑا ہوا دیکھتے ہیں اُسی روشنی سے ہمیں کپڑے کے نہ ہونے کا بھی گیان ہوتا ہے۔ سنسار میں کوئی چیز نہیں جس کا گیان بدھی اور ودیا سے نہ ہو

مسافر۔ بھگون سنسار میں منشوں کی بدھی بھی مختلف قسم کی ہے اور ودیا بھی سب قسم کی نظر آتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سُکھ کے حاصل کرنے کے طریقہ بھی مختلف قسم کے ہونگے

گوتم جی۔ جس طرح سنسار میں ہر ایک آدمی کی آنکھ دیکھتی ہے کان سنتے ہیں۔ ناک سونگھتی ہے اور آنکھ کی مدد کے واسطے سورج اور کان کی مدد کیواسطے آکاش اور ناک کی مدد کیواسطے زمین موجود ہے اب نہ تو کسی کی آنکھ سُن سکتی ہے اور نہ کسی کے کان دیکھ سکتے ہیں اور نہ کسی کی آنکھ کو زمین مدد دے سکتی ہے اور نہ کسی کے کان کو سورج امداد دے سکتا ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سنسار میں ہر ایک انسان کیواسطے ایک ہی راستہ ہے اور جو اُس راستہ سے گرجاتے ہیں۔ وہ

مختلف اطراف میں بھٹکتے ہیں۔ جیسے سنسار میں ڈوا ور ڈدو اس پرشن کا صحیح جواب چار حرف ایک ہی ہے باقی جس قدر جواب ہوں گے سب غلط ہوں گے ایسے ہی سنسار میں وویا اور بدھی ایک ہی ہے باقی اختلاف حرف ورش کے آجانے سے معلوم ہوتا ہے

مسافر۔ مہاراج جب سنسار میں ست دھرم اور ست ودیا ایک ہے۔ تو یہ نا مارت کسطرح پیدا ہو گئے؟

گوتم جی۔ صرف نیائے شاستر کے نہ جاننے سے ہی سنسار میں یہ جھگڑے پھیلے ہیں۔ اگر لوگ نیائے شاستر کو جانتے تو سنسار میں ایک بھی جھگڑا نظر نہ آتا

مسافر۔ نیائے شاستر کے نہ جاننے سے اور اس قسم کے اختلافات سے کیا تعلق ہے

گوتم جی۔ جب منشیہ کو ستیہ استیہ کے جاننے کے اسباب کا ٹھیک گیان نہیں ہوتا تب وہ غلطی سے ستیہ کو استیہ سمجھنے لگتا ہے۔ اسی طرح پر بہت سے مت بھید ہو جاتے ہیں اب بھی جب تک لوگ نیائے کے ٹھیک ارتھ کو نہ سمجھینگے تب تک یہ جھگڑے دور نہ ہوں گے

مسافر۔ مہاراج میری سمجھ میں نہیں آتا کیونکہ جب تک سنسار میں نیائے شاستر نہیں بنا تھا تب تک سب کو نیائے شاستر کا گیان ہی نہیں تھا اُس وقت کوئی بھی مت نہیں پھیلا اب جبکہ بہت سے لوگ نیائے شاستر کو جانتے ہیں اور بہت سے نہیں جانتے۔ تب کیوں یہ جھگڑے ہو رہے ہیں؟!

گوتم جی۔ سنسار میں جب سورج کی روشنی ہوتی ہے تب ہی سب میں اتفاق ہوتا ہے۔ یعنی سب کی نظر میں چیزوں کی یکساں ماہیت معلوم ہوتی ہے۔ جس وقت رات کو بالکل اندھکار ہو جاتا ہے۔ تب بھی سب کی نظر ایک سی ہوتی ہے۔ لیکن جس وقت چراغوں کی روشنی ہو کر کہیں روشنی اور کہیں اندھیرا ہوتا ہے۔ اُس وقت نظروں میں اختلاف پھیل جاتا ہے اور جب تک دنیا میں کوئی روگ پیدا نہ ہو تب تک اس کی شدھی کے نہ ہونے سے کسی کو تکلیف نہیں ہوتی۔ لیکن جب بیماری

پیدا ہو جاوے۔ پھر اگر اس کی دوائی نہ ملے تو بہت مشکل معلوم پڑتا ہے ایسے ہی جب تک دنیا میں چاروں آشرم باقاعدہ جاری تھے اور ویدوں کی تعلیم بھی باقاعدہ ٹھیک طور پر ہو رہی تھی اُسوقت تک نہ تو مادہ پرستی کا زور تھا اور نہ ہی مایا سکتا تھی اسواسطے جب کہیں کھوٹا سونا بکتا نہ تھا۔ تب کسوٹی کے ہونے نہ ہونے سے اپنا ہرج نہ تھا لیکن اب وہ وقت آگیا ہے کہ سنسار میں اودیا۔ ناستکتا۔ مادہ پرستی وغیرہ بہت سی بیماریاں پیدا ہو گئی ہیں اور رشیوں میں پورا گیان نہیں جس سے وہ ہر ایک چیز کی اصلی ماہیت کو سمجھ سکیں! ورنہ ہی بالکل اندھکار ہے جس سے اُنہیں کچھ بھی گیان نہ ہو اسواسطے اسوقت اختلاف کا ہونا لازمی بات ہے اور اس مرض کے واسطے نیائے شاستر کی تعلیم لازمی ہے اور جب تک یہ تعلیم گھر گھر میں نہ پھیل جاوے تب تک اودیا اور ناستکتا کا ڈیرا یہاں سے علیحدہ نہیں ہوگا اور جب تک یہ دونوں بیماریں یہاں سے روانہ نہ ہو جاویں۔ تب تک بھارت استھان کو سکھ نہ ہوگا

مسافر۔ مہاراج اگر ایسی ہی بات ہے تو میں آج سے ضرور نیائے شاستر کے پڑھنے کی کوشش کرونگا۔ اور جب مجھ کو اس کا گیان ہو جاویگا تو پھر اسکو سارے سنسار میں پھیلا کر اس اودیا کو دور کرنے کی کوشش کرونگا۔

دوسرا پرکرن

مہاتما گوتم منی اور تت ودیا رشی کے تمام شش بیٹھے ہوئے دھرم پر وچار کر رہے ہیں۔ نیت کرموں سے فارغ ہو کر اور بھی رشی لوگ اس سبھا میں آ رہے ہیں۔ کناد۔ کپل اور پاتنجلی بھی آ گئے جیمنی اور بیاس کے بلانے کے واسطے آدمی بھیجے گئے۔ کیونکہ آج کے دن شب ودیا رشی نے یہ وچار کر لیا تھا کہ بھارت ورش کی اودیا اور دُربھاگیہ کے مٹانے کے واسطے تمام رشیوں سے ہو سکتا ہے کہ سب کی سمتی سے ایک سیدھا

راستہ تیار کیا جاوے جس سے سنسار کے لوگ آرام سے منزل مقصود تک پہونچ جاویں اتنے میں مہاتما بیاس اور جیمنی جی سبھا میں آن موجود ہوئے اور سب آپس میں وچار کرنے لگے کہ اس مکتی مارگ کی کس طرح پر بیوستھا کرنی چاہیئے وسشٹ جی بولے کہ آج جو یہ رشی منڈل جمع ہوا ہے۔ اس کا اُدیش آپ لوگوں کو معلوم ہی ہوگا۔ لیکن میں اتنا اور بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ راستہ بہت ہی دور دراز اور مشکل ہے کوئی آدمی بھی خواہ وہ کیسا ہی وچارشیل ہو ایک دفعہ بھی اس منزل پر نہیں پہنچ سکتا اسواسطے راستہ کی منزلوں پر ٹھہرنے کے لئے بخوبی انتظام کرنا چاہیئے اور سفر کی دور درازی اور مسافرت کے وقت کی کمی کے سبب سے یہ بھی انتظام ہونا چاہیئے۔ کہ جبوقت سورج بھگوان چھپ جائیں تب بھی مسافر اپنے راستہ پر برابر چلے جائیں، اُن کو کوئی دکھن راستہ میں نہ ستائے اور راستہ میں رات کے لئے ایسے لایٹ ہوس یا روشنی کے گھر بنائے جاویں جس سے مسافر راستہ نہ بھول جائیں اور ایک لایٹ ہوس کی روشنی دوسرے تک پہونچا دے اور بیچ میں ایک قدم بھی اندھیرا نہ رہے اب آپ لوگ ان ساری باتوں کو سوچکر مکتی مارگ کے بنانیکا انتظام کریں۔ تب مہاتما بھاردواج جی بولے کہ ہے رشی لوگو! آپ کیوں مُکتی مارگ کے واسطے اس قدر بحث اور تلاش کر رہے ہیں۔ وہ تو پرماتما نے سیدھا ایک ہی راستہ وید میں بتلایا ہے۔ دیکھیو

वेदाहमेतं पुरुषं महान्तमादित्यवर्णं।
तमसः परस्तात। तमेतं विदित्वाति मृत्युमेति
नान्यः पन्था विद्यते ऽयनाय ॥८॥

ارتھ۔ میں اس سرب ہیاپک پرماتما کو جانوں جو سورج کی طرح پرکاش والا اور اندھکار یعنی اودیا سے بالکل علیحدہ ہے اُسی کے جاننے سے مکتی ہوتی ہے دوسرا کوئی مارگ مُکتی کے واسطے نہیں اب بتلاؤ اُس سے کیا اور صاف طور پر مکتی مارگ ہوگا تب مہاتما اُدیالک جی نے کہا

یہ تو ٹھیک ہے کہ اس سے بڑھکر مکتی مارگ نہیں ہو سکتا۔ لیکن آستک لوگ
تو اسپر وشواش کرینگے مگر ناستکوں کے واسطے بھی تو کوئی انتظام ہونا چاہئے
جو ناستک وید اور ایشور دونوں کو نہیں مانتا۔ اس کے واسطے بھی ضرور
کوئی انتظام ہونا چاہئے۔ ورنہ سرشٹی کا بہت بڑا حصہ مکتی مارگ سے
علیحدہ رہیگا۔ وید کی منزل تک پہونچانے کے واسطے کچھ انتظام ضرور
ہونا چاہئے

اسپر تمام رشیوں نے ایک طور ہو کر کہا کہ مہاتما اودیالک جی بڑے
دیالو ہیں۔ آپ ناستکوں پر بھی دیا ہی کرتے ہیں۔ رشیوں کا سچ مچ یہی دھرم
ہے۔ نہیں تو اپنے آدمیوں پر تو ڈاکو اور شیر بھی دیا کرلیتے ہیں۔ وہ اپنے
استری پتروں کو نہیں مارتے جو کچھ مہاتما اودیالک جی نے کہا ہے اُس
کا ضرور انتظام ہونا چاہئے۔

تب مہاتما اتری جی نے کہا کہ اُس سے پہلے کہ ہم مکتی کے مارگ
کو تیار کریں۔ ہمیں مکتی کے سروپ کا وچار کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ جب
تک لوگ کسی وستو کے سروپ کو ٹھیک طور پر نہیں جانتے تب تک
اُس کے حاصل کرنے کی پوری خواہش نہیں ہوتی اور جب تک پوری
نہ ہو تب تک ٹھیک محنت نہیں ہوسکتی اور بغیر محنت کئے کوئی کسی
منزل پر پہونچ نہیں سکتا اسواسطے رشی منڈلی کو چاہئے کہ پہلے مکتی
کے سروپ کو نشچے کردے اسپر مہاتما گوتم جی بولے

گوتم جی۔ ہے رشی منڈل کے مہاتما پرشو! مکتی شبد کا ارتھ تو چھوٹنا
ہے۔ اور چھوٹنا اس سے جس سے بندھا ہو سو یہ جیو دن رات مہا
اگیان اور دکھوں کی زنجیروں بندھا رہتا ہے جیو کا اُس دکھ روپ بندھن
سے بالکل چھوٹنا ہی مکتی کہلاتی ہے۔ اسواسطے دکھوں کا بالکل نہ
ہونا ہی مکتی ہے

اتری جی۔ دکھ جیو کا سوبھاوک لکشن ہے پھر اس سے جیو کس
طرح پر چھوٹ سکتا ہے اور جب سوبھاوک لکشن کا ناش نہیں تو مکتی

سکا بھی ناش ہوگا۔ اسی واسطے دُکھ کا چھوٹنا ممکن نہیں۔
گوتم جی۔ دُکھ جیو کا سروپ لکشن نہیں بلکہ عارضی ہے۔ جیسے کسی نے کہا وہ گھر جس پر کوا بیٹھا ہے وہ جیرام کا گھر ہے تو یہ کوے والا ہونا گھر کا سروپ لکشن نہیں
اتری جی۔ دُکھ اگر عارضی ہے تو اُس کا سبب کیا ہے وہ کس کے ادھار پر رہتا ہے۔ جیسے روپ گیان چکشو کے ادھین ہے ایسے ہی دُکھ گیان کس کے سہارے پر ہے
گوتم جی۔ جو کچھ اثر پرکرتی سے بذریعہ اندریوں کے جیو آتما تک پہونچتا ہے اُس کا آدھار من ہے۔ چونکہ دُکھ سُکھ پرکرتی کے پدارتھوں کے میل اور علیحدہ ہونے سے ہوتے ہیں اسواسطے دُکھ سُکھ کا آدھار من ہے۔ جب تک من رہتا ہے۔ تب تک دُکھ بھی رہتا ہے جب جیو سے من کا تعلق چھوٹ جاتا ہے۔ تب دُکھ کا تعلق بھی چھوٹ جاتا ہے
اتری جی۔ من نتیہ ہے یا انتیہ ہے۔ یعنی من پیدا شدہ ہے یا نہیں اگر پیدا شدہ ہے تو اس کی پیدائش کس چیز سے ہے
مہاتما اتری جی کے اس سوال کو سنکر رشی لوگوں نے باہم وچار شروع کیا کیونکہ اس معاملہ میں رشیوں میں اختلاف تھا۔ بعضوں کی رائے میں من پرکرتی کا بنا ہوا تھا۔ بعضے من کو جیو آتما کا گن مانتے تھے اور بعض ایک علیحدہ دربیہ جانتے تھے اسی طرح مختلف خیالات کو ایک کرنے کیواسطے بہت دیر تک دلیلوں سے وچار کیا۔ ایک سے ایک زیادہ عالم ماہر ایک یوگ بل سے پری پورن تھے۔ آخر دلیلوں سے کچھ فیصلہ نہ ہوا۔ کیونکہ دلیل کا سہارا محسوسات پر تھا اور محسوسات کا لگانا تو من ہی سے ہے اسواسطے جب دلیل سے کام نہ چل سکا تب شرتی کی شرتی لینی پڑی اور شرتی نے سب دلیلوں کا فیصلہ کر دیا جو شرتی پیش ہوئی وہ چھاندوگیہ کی شرتی ہے

ज्ञानमशितलेध। विधीयते तस्य य: स्यानिष्ठो ध्यातस्स

त्युरीयं भवति यो मध्यमः तन्मासं योऽणिष्ठस्तन्मनः

ارتھ - ان یعنی خوراک کھانے سے اُس کی تین حالتیں ہوتی ہیں اُس
کا جو موٹا حصہ ہے وہ تو پاخانہ ہو جاتا ہے۔ جو درمیانی حالت کا ہے وہ ماس
یعنی گوشت بنتا ہے۔ جو سب سے باریک حصہ ہے وہ من ہوتا ہے۔ اس
شرتی سے صاف ثابت ہے کہ من خوراک سے بنتا ہے۔ اب وہ نتیہ کس
طرح پر ہو سکتا ہے یعنی وہ تو پیدا ہونے والا اور ناش ہونیوالا ہے

جب وقت اس شرتی سے یہ فیصلہ ہو گیا تب مہاتما کپل منی جی نے کہا کہ ہم نے
تو پہلے ہی اپنے سانکھیہ درشن میں لکھدیا ہے۔ کہ پرکرتی کا پہلا کاریہ یعنی سنسار
کے اوپادار تھوں سے سوکشم اور پرکرتی سے ستھول من ہے دیکھو سانکھیہ درشن
ادھیائے (۱) سوتر (۷)

جب من کی بابت فیصلہ ہو چکا تب مہاتما بودھاین رشی نے کہا کہ اگر
من کو دُکھ سُکھ کا آدھار مان لیں تو جیو آتما کو تو بالکل دُکھ نہ رہا اور سنسار میں
جیو آتما اپنے آپ کو دُکھی مانتا ہے کوئی نہیں کہتا کہ میرا من دُکھی ہے بلکہ
ہر شخص یہ کہتا ہے کہ پرماتما میرے دُکھ کو دور کرے جس سے صاف معلوم
ہوتا ہے کہ دُکھ جیو آتما کا دھرم ہے۔ بودھاین جی کی اس بات کو سُنکر
وششٹ جی نے جواب دیا۔ کہ جسطرح سنسار میں کسی آدمی کا دھن
ناش ہو جاتا ہے وہ اپنے آپ کو دُکھی مانتا ہے۔ اگر وچار کر دیکھیں تو اُسے
کوئی دُکھ نہیں ہوا۔ لیکن دھن کو اپنی آزادی کا سبب مانتا تھا اور دھن
کے ناش ہونے سے اسکی آزادی ناش ہو گئی اسواسطے اسکو دُکھ معلوم ہونے لگا
وششٹ جی نے کہا ہمیں یہ بھی وچار کرنا چاہیے کہ من کا اور چیتن جیو آتما
کا سنسار کیساتھ کیا تعلق ہے جب غور سے دیکھا جاوے تو صاف معلوم ہوتا
ہے۔ کہ سوائے اہنکار کے اور کسی قسم کا تعلق ہو نہیں سکتا جب اہنکار کا
تعلق ہے تو اُس کا سکھی دُکھی ہونا صرف گیان ماننا ہے جب غور سے دیکھتے
ہیں تو یہی حال ہمیں سنسار بھر میں نظر آتا ہے۔ اکٹھے دو بھائی ہیں اُن
میں پیار ہے ایک کی تکلیف سے دوسرے کے دماغ تک تکلیف پہنچ

رہی ہے تھوڑی دیر ہیں اُن میں باہم جھگڑا ہو جاتا ہے تو ایک کو دوسرا اپنے
ہاتھ سے قتل کر دیتا ہے اُسے اب بھائی کے مار ڈالنے میں ذرا بھی تکلیف
اور درد نہیں معلوم ہوتا جس بھائی کی ذراسی تکلیف سے وہ گھبرا جاتا تھا
آج اسکو اپنے ہاتھ سے قتل کرتے وقت رحم نہیں آتا۔ اسی طرح ابھی
ایک آدمی باہر سے آتا ہے ہمارے دل میں اس کا ذرا اعتبار نہیں ہے اس
کے آرام سے ہمیں آرام نہیں اور اس کی تکلیف سے ہمیں تکلیف نہیں
کچھ روز پاس رہنے سے اُس سے ہمیں پیار ہو جاتا ہے۔ کہ جب پیار کے
ہو جانے سے اسکی ذراسی بھی تکلیف ہمیں بے چین کر دیتی ہے۔ اس قسم کی حالت
روزمرہ دیکھنے سے ہر شخص کو معلوم ہو جاویگا۔ کہ دنیا میں جیواتما کا تعلق صرف گیان
کا ہے جسکو دوست جانا اُسکی تکلیف میں تکلیف اُسکے آرام میں آرام اور جسکو دشمن
سمجھا اُس کے دکھ سے آرام اور آرام سے تکلیف ہوتی ہے۔ چونکہ جیواتما نے
اودیا کے سبب من اور اندری اور شریر کو اپنا مان لیا ہے اسواسطے ان کی تکلیف سے
تکلیف اُسے معلوم ہوتی ہے۔ اور اُن کے آرام سے اُسے آرام معلوم ہوتا ہے

جب وششٹ جی نے یہ بات ختم کی تب شیو ن کو یہ وچار پیدا ہوا۔ کہ اکیلے ایشور
کے جاننے سے وید مکتی بتلاتا ہے۔ تو کیا سنسار میں اور ودیا کی ضرورت ہے
یا نہیں اس وچار میں پڑ کر سب نے دیکھا کہ پہلے معلوم کرنا چاہیے۔ کہ سنسار
میں انادی پدارتھ کتنے ہیں۔ اس میں ایک ادویت وادی نے کہا کہ شرتی
میں صاف لکھا ہے

एकमेवा द्वितीयं ब्रह्म ॥

یعنی ایک ہی برہم ہے دوسرا کوئی نہیں اسواسطے جب برہم ہی ست پدارتھ
ہے تب اس کے گیان سے ہی مکتی ہوگی۔ کیونکہ مکت گیانی کو سوائے برہم کے
دوسرا نظر ہی نہیں آئیگا

دویت وادی۔ شرتی صاف طور پر بتلاتی ہے

अजामेकां लोहितशुक्लकृष्णां बह्वीः प्रजाः सृजमानां स्वरूपाः। अजो ह्येको जुषमाणोऽनुशेते जहात्येनां भुक्तभोगामजोऽन्यः ॥

ارتھ - ایک اج یعنی پیدائش سے رہت چیز ہے جس میں رجوگن - تموگن ستوگن پائے جاتے ہیں اور اُسکے سبب سے یہ سنسار کے مختلف قسم کے اجسام بنے ہیں - اور ایک دوسری غیر مخلوق چیز ہے - جو پہلی کے اندر رہ کر اُس کے بھوگوں کو بھوگتی ہے - اور تیسری ایک غیر مخلوق چیز ہے - جو اُس میں رہتی ہے - لیکن اُسکو نہیں بھوگتی - اس سے صاف پایا جاتا ہے - کہ جیو - برہم پرکرتی تینوں غیر مخلوق ہیں - اس کے بعد ایک نے کہا کہ وید میں بھی تو لکھا ہے

द्वा सुपर्णा सयुजा सखाया समानं वृक्षं परिषस्वजाते
तयोरन्यः पिप्पलं स्वाद्वत्त्यनश्नन्नन्यो अभिचाकशीति

ارتھ - دو پرند ہیں جو ہمیشہ ساتھ ساتھ رہتے ہیں اور ان میں دوستی بھی ہے دونوں پرندایک ہی درخت پر بیٹھتے ہیں - ایک پرند تو اس درخت کے پھلوں کو کھاتا ہے - لیکن دوسرا پرند اُس کے پھلوں کو چھوتا تک نہیں

اس منتر سے صاف طور پر پایا جاتا ہے - کہ جیو اور برہم دونوں پرند پرکرتی کے درخت پر قیام پذیر ہیں - جیو تو پرکرتی کے وشیوں کو بھوگتا ہے لیکن برہم اس سے بالکل علیحدہ ہے

ادویت وادی - اس منتر کا یہ ارتھ نہیں بلکہ یہ ارتھ ہے - کہ سنسار میں دو قسم کے جیو ہیں ایک گیانی اور دوسرے اگیانی - اگیانی تو سنسار کے دُکھوں کو بھوگتے ہیں - گیانی بالکل نہیں بھوگتے

دویت وادی - اگر تمہارا ارتھ ٹھیک مان لیا جاوے تو گیانی اور اگیانی کا سنگ ہونا چاہیئے جو بالکل نہیں ہوتا اور نہ ان میں دوستی ہوتی ہے اور تمہارے ادویت وادمیں تو ایکتی اور درخت دو بھی نہیں ہو سکتے - کیونکہ دونوں بجاتی یعنی مختلف قسموں کے ہیں

ادویت وادی - ابھی تم ہمارے سدھانت کو سمجھے نہیں - ہم ویوہارک حالت میں ہم ایسے درشٹانتوں کو مانتے ہیں یہ تمہارا ارتھ میں سب مِتھیا ہے

دویت وادی - ایک ہی برہم سے مختلف قسم کی سرشٹی نہیں پیدا ہو سکتی - کیونکہ جب تک مختلف صفات نہ ہوں تب تک علیحدگی نہیں ہو

سکتی اور جگت میں تو ایک دوسرے کی مخالف چیزیں یعنی متضاد چیزیں ہی نظر آتی ہیں اور کسی ایک چیز میں متضاد صفتیں نہیں رہتیں۔ جیسے اگنی جلاتی ہے اور پانی ٹھنڈا کرتا ہے۔ اگنی پھیلاتی ہے۔ اور پانی جماتا ہے ہوا چلاتی ہے اور پرتھوی سکوڑتی ہے اس قسم کی متضاد صفتیں ایک ہی برہم میں نہیں ہو سکتیں

ادویت بادی۔ اجی مہاراج یہ سب تو سمجھا ہے۔ اور ہم برہم سے سرشٹی نہیں مانتے۔ بلکہ ایشور سے جگت اُتپتی مانتے ہیں۔ کیونکہ ویدانت میں یہ لکھا ہے شدھ برہم اور ایشور اور جیو اور مایا۔ اودیا اور اُن کا تعلق یہ چھ انادی ہیں ہم لوگ ایشور سے جگت اُتپتی مانتے ہیں

دوئیت بادی۔ تم ان سب کی الگ الگ تعریف کرو جس سے تمہاری غلطی خود بخود نکل جاویگی۔ کیونکہ دیاس جی ویدانت سوتر میں برہم کو ہی جگت کا کرتا مانتے ہیں جیسا کہ لکھا ہے جन्माद्यस्य यत: یعنی جس برہم سے اس جگت کی پیدائش اور قیام وغیرہ ہوتے ہیں

ادوئیت بادی۔ برہم تو سچدانند سروپ اور شدھ نرلکار انادی اور اننت ہے۔ لیکن ایشور مایا سہت چیتن کو کہتے ہیں اور اودیا سے یکت چیتن کو جیو اور شدھ ستیہ پردھان کو مایا اور تین ستیہ پردھان کو اودیا کہتے اور یہ سب انادی چیزیں ہیں۔ لیکن برہم کے سوائے سب کا انت ہے کیونکہ یہ سب انادی اور انت والے ہیں اور برہم انادی اور اننت ہے

دوئیت بادی۔ جب تم ایشور اور مایا کو الگ الگ مانتے ہو اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے ہو کہ مایا سہت چیتن کو ایشور کہتے ہیں یعنی جب چیتن اور مایا کا سنیوگ ہوا تب اس کی ایشور سنگیا ہوئی۔ اب ذرا اسے سوچو کہ جو سنیوگ یعنی ترکیب سے پیدا ہوا ہے۔ وہ انادی کسطرح ہے۔ اور ایسا ہی تمہارا جیو ہے دو سنیوگ سے بنا ہے۔ اس طرح تمہارے چھ انادی تو نہ ہے اور نہ ہی تم سمبندھ کو انادی کہہ سکتے ہو۔ کیونکہ سنبندھ کی تعریف میں ٹکتا ہے۔ کہ وہ کسی وقت ہوا اسواسطے تین انادی رہ گئے۔ اب ذرا

غور سے سوچو کہ اناد ی اور سانت کیسے ہوسکتا ہے اس میں ورتشٹانت کا
سا بالکل ابھاو ہے۔ کیونکہ ایک کنارہ والا دریا سنسار میں کہیں نظر
نہیں آتا اس سے تمہارا مت ادویا جنک معلوم ہوتا ہے۔
ادوئیت بادی۔ یہ لوگ جو کچھ کہہ رہے ہیں سب بیوہار دشا ہے اور
بیوہار دشا میں جو کچھ نظر آتا ہے وہ سب متھیا ہے۔ کیونکہ لکھا ہے

आदावन्ते च यन्नास्ति वर्तमाने पि तं तथा ॥

ارتھ۔ جو آدمی اور انت میں نہ ہو وہ پہلے بھی نہ ہوا اور آخر میں بھی نہ رہے
وہ سب پن کے پدارتھوں کی طرح زمانہ حال میں بھی نہیں ہوتی
دوئیت بادی۔ تمہارے نزدیک پدارتھ انادی ہیں اور حال میں بھی
موجود ہیں تو ان کو کس طور پر متھیا کہہ سکتے ہو۔ کیونکہ تمہارے کارکا تو یہ
کہتے ہیں۔ کہ جو آدی اور انت میں نہ ہو یہاں تو آدی بیں ہے اسواسطے
تمہارا جیو ایشر کو متھیا بتانا ٹھیک نہیں یا تو تم اُن کو انادی نہ مانو یا انت
نہ مانو تمہاری باتیں بالکل ترک کو برداشت نہیں کر سکتیں ایسی بیدلیل
باتوں کو کوئی عقلمند تسلیم نہیں کر سکتا
ادویت بادی۔ تمہارے تسلیم نہ کرنے سے ہمارا کوئی حرج نہیں لیکن
اسکے یہ معنی نہیں کہ ادویت بادجسکے واسطے سینکڑوں شرتی پرمان دیجا
سکتی ہیں۔ جس کو بھگوان شنکراچاریہ جو شاکشات مہیشور دیپ تھے شہادت
دے رہے ہیں۔ صرف تمہارے جیسے بھید یادیوں کو نہ ماننے سے کہیں
غلط تھوڑا ہی ہو سکتا ہے۔ اگر تم چت سکھی اور تت سدھی بھید دیکار
وغیرہ گرنتھوں کو پڑھو تو تم کو معلوم ہو کہ ادویت یادہی ٹھیک سدھانت
ہے۔ اور باقی شاستر تب ہی تک کام دیتے ہیں جب تک دیدانتی موجود
نہیں ہوتا دیکھو لکھا ہے

**तावत गर्जन्ति शास्त्राणि जम्बुका विपिने यथा। यावन्न
गर्जति महाशक्तिर्वेदान्त केसरी ॥**

ارتھ۔ جیسے جنگل میں گیدڑ تب تک گرجتے ہیں۔ جب تک شیر نہیں بولتا

ایسے ہی جب تک ویدانت جو ایک بڑی طاقت والا شیر ہے نہیں بولتا تب ہی تک اور شاستر گرجتے ہیں

دوئیت بادی۔ اگر ہمارے تسلیم نہ کرنے سے ادوئیت باد غلط نہیں ہوتا تو تمہارے صحیح کہنے سے صحیح بھی نہیں ہو سکتا رہی پرمانوں کی بات سو تمام وید اور شاستر ولنے دوئیت باد ثابت ہے۔ نیائے ویشیشک سانکھ۔ یوگ اور میمانسا کے بنانیوالے مہا منی۔ گوتم کناد۔ کپل پتنجلی اور جیمنی جی نے اپنے اپنے شاستروں میں بہت سے پرمان اور دلیل دیکر ثابت کردیا ہے۔ کہ دوئیت باد ہی ٹھیک ہے۔ اگرچہ اُپنشد اور ویدانت شاستر کا سدھانت بھی دوئیت ہے جیسا کہ رامانج اور رلبوہاین وغیرہ مہاتماؤں کے بھاشیہ سے معلوم ہوتا ہے۔ لیکن مہاتما شنکر آچاریہ نے جنہوں نے بودھ مت کو نرمول کرنے کا بیڑا اٹھایا تھا اپنے مخالف کو دبانے کیواسطے بہت سے وید منتروں شرتیوں اور سوتروں کا ارتھ بدل دیا ہے

ادوئیت بادی۔ کیوں خواہ مخواہ مہاتما لوگوں پر متھیا دوش لگا کر نرک میں جانے کا انتظام کرتے ہو اور اس قسم کے دیراگ والے مہاتماؤں پر جن کو سنسار میں کسی سے غرض ہی نہ ہو اور جنہوں نے سنسار کے اُپکار میں اپنا جیون خرچ کر دیا ہو کوئی بھی الزام لگا سکتا ہے۔ رامانج وغیرہ دنیادار تھے اُنہوں نے اپنا مطلب حاصل کرنے کیواسطے ارتھ بدلے ہیں اگر تمہارے پاس کوئی ثبوت ہو تو پیش کرو ورنہ آج سے کان کو ہاتھ لگاؤ کہ پھر کبھی ایسے مہاتماؤں کی نندا نہ کریں گے

دوئیت بادی۔ اول تو مہاتما گوتم نے اپنے شاستر میں لکھا ہے کہ جس پستک میں جھوٹھ یا متضاد اور تکرار ہو وہ پستک پرمان نہیں ہوتا اور تمہارے ارتھ سے بہت سے وید منتروں اور شرتیوں کے ساتھ مخالفت ہونے سے متضاد ہو کر اُپنشدوں کا پرمان بھی نہیں رہتا اور ہمارے ارتھوں سے کسی شرتی سے صاف صاف ضد نہیں جس سے متضاد ہو کر اُپنشدوں کی سچائی پر الزام آئے دوسرے پدم پوران میں بیاس جی نے بہت سے

شلوک تب کوریؔ مہا حصّہ کے لکھے ہیں۔ جس کا حوالہ وگیان بھکشو نے اپنے (تت دپیارتی کے)
سانکھیہ درشن کے سانکھیہ پروچن بھاشیہ کی بھومکا میں بھی دیا ہے۔ جس سے
صاف معلوم ہوتا ہے کہ مایا بادیعنی ادویت باد بالکل است شاستر اور
پوشیدہ طور پر ناستک ہے

اب ہم اُن شلوکوں کو پیش کرتے ہیں۔ جن سے ادویت باد کا
متھیا ہونا اور وید کا ارتھ الٹا کرنا صاف طور پر معلوم ہو جائیگا

मायावादमसच्छास्त्रं प्रच्छन्नंबौद्ध मेवच ।। मयैनक
थितंदेवि कलौ ब्राह्मण रुपिणा ।। ।।

ارتھ مایا یا دیعنی نوین ویدانت یا ادویت یا د بالکل جھوٹھا شاستر
اور پوشیدہ طور پر بودھ ہے اور سب گواہی سے لکھتے ہیں۔ کہ ہے
دیوی میں نے بھی کلجگ میں برہمن روپ ہو کر کہا ہے کیا آپ نہیں
جانتے کہ سوامی شنکراچارج کو لوگ شیو جی کا اوتار کہتے ہیں۔ اور وہ
براہمن بھی تھے اور کلجگ میں سوائے اُن کے کوئی دوسرا شیو کا اوتار
پرسدھ نہیں اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ پدم پوران والے کا مطلب
صاف طور پر یہ ہے۔ کہ سوامی شنکراچارج نے اس ناستک شاستر کو بنایا
ادوئیت بادی۔ مایا باد سے مطلب ویدانت شاستر سے نہیں۔ بلکہ کوئی
ناستک شاستر ہوگا۔ جو کہ بدھ کے چیلوں نے بنایا ہوگا۔ جب تک کوئی
معقول پرمان نہ ملے تب تک صرف مایا باد لفظ سے ادویت باد کو جسکو
آج سارے وِدوان مان رہے ہیں۔ متھیا کہنا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ
کوئی بدھی مان پرش بلا ٹھیک ٹھیک ثبوت کے نہیں مان سکتا
دوئیت بادی۔ مہاشے آگے پدم پوران میں اس کی تشریح بھی
کر دی ہے کہ مایا باد شاستر میں کیا ہے۔ اس واسطے آپ کو گھبرانے
کی کوئی ضرورت نہیں لیجئے پرمان

मपार्थं श्रुतिवाक्यानांदर्शयल्लोकगर्हितम। कीम
[illegible] प्रतिपाद्यते ।। २ ।।

सर्व कर्म परित्यागात् कर्म तत् बोध्यते यतात्म
जीव परैक्यं यात प्रतिपाद्यते ॥ ३॥
ब्रह्मणो ऽस्य परं रूपं निर्गुणं दर्शितं मया। सर्वस्य
जगतो ऽप्यस्य नाशनार्थं कलौ युगे ॥ ४॥
वेदार्थवन्महा शास्त्रं मायावादमवैदिकम्। मयैव
कथितं देवि जगतां नाशकारणात् ॥ ५॥

ارتھ - وید کے لفظوں کا ارتھ بدل کر اور سنسار کی دلیلوں کو ملا کر میں نے اس شاستر کرم کو بالکل چھوڑ کر نش کرم ہونے کا اپدیش کیا ہے۔ اور کرم کو جڑ سے الگ کر دیا ہے

ارتھ - سب کرموں کو تیاگ کر ایک نش کرم ہونا اور پرماتما اور جیو آتما کی ایکتا میں نے اس مایاواد میں ثابت کی ہے یعنی روح اور خدا کو ایک بتلایا ہے

ارتھ - اور اس میں برہم کا نرگن روپ جگت کے ناش کرنے کیواسطے میں نے کلجگ میں دکھلایا ہے

ارتھ - یہ شاستر بالکل وید کے موافق ظاہر معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اصل میں اویدک یعنی وید کا مخالف ہے اسکو میں نے ہی جگت کے ناش کے واسطے بنایا ہے۔ مہاشے اس سے بڑھ اور کیا پرمان ہونگے

ادویت بادی پدم پران کے یہ شلوک کسی طرح کبھی پرمان نہیں ہو سکتے کیونکہ جہاں تک غور کیا جاتا ہے۔ اسکے مطلب سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی ادویت بادی نے ملا دیئے گئے ہیں۔ کیونکہ بدھ اور شنکراچارج دونوں ویاس جی سے بعد میں ہوئے ہیں۔ اور یہاں شلوکوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ویاس بدھ اور شنکراچارج سے بعد پیدا ہوئے کیونکہ جس قدر کریا ہیں ان شلوکوں میں سب زمانہ گذشتہ کی بابت ہیں اور یہ ممکن نہیں کہ ویاس جیسا ودوان کسی طرح سے غلطی کر کے بھوشت کی جگہ بھوت لکھ جاوے دوسرے ویاس جی نے اپنی بھاگوت کے گیارھویں سکندھ میں

بھی تو اسی ادویت باد کا خنڈن کیا ہے۔ کیونکہ بموجب اس دوایہ کے اٹھارہ
پُران ویاس نے بنائے اور پدم پُران میں بھاگوت کے خلاف لکھا
چونکہ ویاس کے واکیہ میں اجتماع ضدین موجود ہے اور وہ بموجب گوتم
سوتر اور عقل عام کے کسی طرح ثبوت میں نہیں لیا جاتا۔ اسواسطے
یہ تمہارا پرمان ٹھیک نہیں

دوئیت بادی۔ اگرچہ پرانوں میں اختلاف ہے۔ جیسا کہ تم بتلا رہے ہو لیکن
پرانوں کو سب ودوان صحیح تسلیم کر چکے ہیں اور تمام پنڈت اب بھی مانتے
ہیں اور ویاس جی سے ودوان رشی کا کہنا کبھی غلط ہو ہی نہیں سکتا
اسواسطے تم کو ان اشلوکوں کو ماننا پڑیگا۔ دوسرے سانکھ درشن کے
بھاشیہ کرنے والے وگیان بھکشو جیسے ودوان نے بھی اسکو صحیح تسلیم کر لیا
ہے۔ اسواسطے تمہارا ان پر اعتراض کرنا ٹھیک نہیں

ادوئیت بادی۔ پرانوں میں روچک یعنی ترغیب دلانے والے اور
بھیانک یعنی خوف دلانے والے واکیہ ہیں اسواسطے پران پورے طور پر
پرمان نہیں ہو سکتے۔ یتھارتھ اُپدیش تو ویدانت کے گرنتھوں میں ہے
سو ویدانت کے سارے گرنتھ ادوئیت باد کو ثابت کر رہے ہیں۔ اور
تمہارے اشلوک تو شنکراچارج کے ہونے کے بعد کسی شنکر کے مخالف جینی
وغیرہ کے ملائے ہوئے معلوم ہوتے ہیں

دوئیت بادی۔ تمہارے ویدانت کے گرنتھ کے دعوے میں دیکھنا یہ
ہے کہ ادوئیت بادیوں نے ارتھ ٹھیک کیا ہے۔ یا دوئیت بادیوں نے
اسواسطے ویدانت گرنتھوں کو چھوڑ کر دوسرے شاستروں کی شہادت دیکھئے
چونکہ باقی سب شاستر دوئیت باد کو درست مانتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے
کہ دوئیت باد ہی وید کا سدھانت ہے اور بموجب ان شلوکوں کے جو اوپر
لکھے گئے ہیں۔ ادوئیت بادیوں نے ارتھ بدل کر اپنا کام چلایا ہے۔ اور شنکراچارج
سے پہلے ادویت باد کا کہیں پتہ بھی نہیں ملتا

ادوئیت بادی۔ گیتا میں جو مہابھارت کا ایک حصہ ہے جس کو مہاتما

کرشن نے ارجن کو جو اپدیش کیا ہے ادویت باد کو ٹھیک بتلایا ہے۔ اور مہابھارت
کو مہاتما بیاس نے بنایا ہے۔ اسواسطے ویدانت سوتر اور گیتا کا بنانے والا ایک
ہے۔ جب گیتا کا سدھانت ادویت باد ہے تو ویدانت سوتر کا سدھانت بھی
ادویت باد ہی سمجھنا چاہئے

دویت بادی۔ مہابھارت اور گیتا میں بھی بہت سا ملایا ہوا ہے اسواسطے
یہ خود پرمان کی محتاج ہیں۔ اور چونکہ شنکراچارج گیتا کو بھی ویدانت سمجھ کر
اس کا بھاشیہ بھی کر گئے ہیں۔ اس سے گیتا خود پایہ بحث میں شامل ہے
وہ کس طرح پرمان تسلیم کی جاسکتی ہے

غرضیکہ جب ادویت بادی اور دویت بادی کا جھگڑا بہت بڑھ گیا اور ایک
دوسرے کو برا بھلا کہنے لگا تب مہاتما دتیا رشی جی بولے کہ سنو مہاتما یہ
سبھا رشیوں کی دھرم چرچا کے واسطے ہے نہ کشتریوں کے یدھ کرنیکے واسطے یہاں
پکش اور ہار جیت کا خیال چھوڑ دینا چاہئے۔ میرے نزدیک تم لوگ بیفائدہ جھگڑا
کررہے ہو اصل میں دویت بادی اور ادویت بادی کا کچھ فرق نہیں صرف
اوستھا کا فرق ہے۔ دویت بادی جاگرت اوستھا میں ہے ادویت بادی سشپتی
اوستھا میں ہے دویت بادی کو گیان ہے وہ اپنے معبود کو اپنے سے علیحدہ
سمجھتا ہے اسے اپنا اور ایشور دونوں کا گیان ہے۔ ادویت بادی کا گیان
برہم کی جھلک اور برہم نے ڈھانپ لیا ہے اسے اپنی اور پرائی کچھ سدھ نہیں کیول
آنند ہی آنند نظر آتا ہے۔ اور آنند ہی برہم کا سروپ ہے۔ ادویت اس
آنند میں مگن ہو کر سارے سنسار میں آنند ہی برہم کو ہر جگہ موجود دیکھتا ہے
تب وہ کہتا ہے अयमात्मा ब्रह्म یعنی یہ جو میرے اندر موجود ہے
یہی برہم ہے۔ اس کا یہ کتھن خود غرضی یا اور کسی سبب سے نہیں بلکہ سچے پریم
اور خیالات میں سوائے ایشور کے کسی دوسری چیز کے نہ رہنے سے اسکو سوائے
ایشور کے کوئی دوسرا معلوم نہیں ہوتا۔ وہ ایشور کے سچے پریم میں ایسا محو
ہوتا ہے کہ وہ دنیا سے بالکل بیخبر ہو جاتا ہے اور اسواسطے مہاتما کپل
جی نے اپنے سانکھ شاستر میں لکھا ہے

समाधि सुषुप्ति मोक्षेषु ब्रह्मरूपता ॥

ادتھ یعنی سمادھی سشپتی اور مکتی یہ تینوں حالتیں ایسی ہیں۔ کہ جنمیں جیو کو
سوائے برہم کے دوسرے کا گیان نہیں ہوتا۔ اور ان تینوں حالتوں میں جیوتما
اپنے آپ کو آنند سروپ پرماتما میں مگن ہونے سے آنند سے بھرپور خط محسوس کرتا
ہے کیونکہ اُسوقت پراکرتی من اور اندریوں کی علیحدگی سے صرف پرماتما کا ہی
بودھ ہوتا ہے اور پرماتما کی اپنا سے آنند سے پورا ہوکر وہ جیوآتما جو کہ ست
چت سروپ تو پہلے ہی تھا۔ اب آنند کی پراپتی سے سچدانند ہو جاتا ہے لیکن فرق
صرف اتنا رہتا ہے کہ پرماتما سوبھاوک سچدانند ہے اور جیوآتما ست چت سوبھاوک
اور آنند۔ پرماتما کے سبب سے ہے۔ جیسے جل اگنی کے سنیوگ سے گرم ہو جاتا ہے اور
اُسوقت اگنی کی طرح گرم معلوم ہوتا ہے لیکن یہ گرمی اس کی سوبھاوک نہیں بلکہ
اگنی کے سبب سے پیدا ہوئی ہے جسطرح اگنی کے سپرش سے لکڑی کپڑا وغیرہ جل
اُٹھتا ہے اسطرح گرم جل کے سپرش سے نہیں جلتا ہے۔ کیونکہ اس جل میں موجود
گرمی کے زور کے بھی جل کا سیتل پن جو سبھاوک گن ہے موجود رہتا ہے اگرچہ
اگنی کی زبردست طاقت اور سردی کو محسوس نہیں ہوتی۔ لیکن اس کا ابھاؤ نہیں
ہو جاتا اور نہ وہ جل سوبھاوک گرم کہلا سکتا ہے ایسی حالت میں علیحدگی اور ایکتا کا
پہچاننا وچار والے آدمیوں کا کام ہے اور جو لوگ مایا اور اودیا کے سروپ پر اعتراض
کرتے ہیں اُس کا سبب صرف غلط فہمی ہے ورنہ سب شاستروں میں یہ بات قابل تسلیم ہے اودیا
ہے ملن ستیہ پردھان اور مایا کا شدھ ستیہ پردھان۔ اب دیکھنا چاہئے
کہ پردھان تو پرکرتی کا نام ہے یہ تو مایا اور اودیا دونوں میں موجود ہے ستیہ
کہتے ہیں تین کال میں رہنے والے کو چونکہ پرکرتی ستیہ یعنی تین کال میں رہنے والی
ہے اسواسطے مایا اور اودیا میں صرف شدھ اور ملن کا فرق رہا اور یہی ویدانتیوں
کے جیو اور ایشور کا فرق ہے۔ کیونکہ جب وہ ملکشن کرتے ہیں

कारणोपाधि सहित

جیوانہ یعنی جسکو کارن اپادھی سے تعلق ہے وہی
پردھان یعنی پرکرتی۔ اب یہاں شدھ کی جگہ کارن اور ملن کی جگہ کاریہ کا لفظ
آیا ہے۔ چونکہ کارن روپ پرکرتی سے مقصد گیان نہیں پیدا ہوتا۔ اسواسطے

وہ بندھن کا سبب نہیں اور وہ بدھ جیوؤں کو معلوم ہی نہیں ہوتی اسواسطے
اس کا تعلق صرف مکت جیوؤں سے رہتا ہے اور کاریہ روپ پرکرتی جس کا نام
وکرتی ہے جو مختلف قسم کے رنگ روپ کو دھارن کرکے سنسار میں موجود ہے اس
کا تعلق بدھ جیوؤں سے ہے کیونکہ یہ اندری سے گرہن ہوتی ہے اور جبتک اندری
نہ ہو اس کا گیان نہیں ہوتا اسواسطے یہ بندھن کا سبب اور کاریہ اپادھی کہلاتی
ہے اب صاف معلوم ہوا کہ مایا اور اودیا پرکرتی کی دو حالتوں کا نام ہے اور ایشور
اور جیو کی دو حالتوں کا نام ہے۔ یعنی مکت جیو ایشور ہو جاتا ہے۔ اور بدھ
جیو جیو کہلاتا ہے۔ اور کارن روپ پرکرتی مایا کہلاتی ہے۔ اور کاریہ روپ
پرکرتی اودیا کہلاتی ہے۔ اب سوال یہ باقی رہا۔ کہ ویدانتی لوگ چھ پدارتھوں
کو انادی مانتے ہیں اور پانچ کو انادی سانت اور ایک کو انادی اننت
مانتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ کبھی تو جیو ایشور ہوتا ہے اور کبھی ایشور
جیو ہوتا ہے۔ یعنی کبھی مکت جیو بندھن کو پراپت ہو جاتا ہے۔ اور کبھی بدھ
جیو مکتی کو حاصل کرکے ایشور ہو جاتا ہے۔ چونکہ جیو کے بندھن اور مکتی دونوں
کا انت ہے اسواسطے جیو اور ایشور دونوں سانت ہیں۔ لیکن چونکہ یہ سلسلہ کہ کبھی
جیو بدھ ہو اور کبھی مکت ہو انادی ہے اس واسطے جیو اور ایشور پرواہ سے
انادی ہیں ایسا ہی پرکرتی کا حال ہے۔ کہ کبھی وکرتی روپ ہو جاتی ہے
اور سرشٹی میں مختلف قسم کے رنگ اور روپ میں نظر آتی ہے۔ اور کبھی پھر
پرکرتی روپ ہو جاتی ہے جب کہ رنگ روپ کا بالکل گیان نہیں ہو
سکتا اسواسطے پرکرتی کی یہ دونوں حالتیں بھی اننت ہیں۔ اور یہ دونوں
حالتیں پرواہ سے انادی ہیں۔ کیونکہ ان کے آغاز کا کوئی وقت نہیں ہو
سکتا اسواسطے ان کو انادی سانت کہا گیا کہ یہ سروپ سے انت والی ہیں
اور پرواہ سے انادی ہونے سے انادی مانا گیا اب رہا ان کا تعلق سو
کبھی جیو پرکرتی سے تعلق پیدا کرتا ہے اور کبھی اس کا ناش ہو جاتا ہے
اور کبھی پرکرتی کارن روپ ہوتی ہے۔ اور کبھی کاریہ روپ اسواسطے یہ تعلق
بھی انت والا ہے۔ اور پرواہ سے یہ بھی انادی ہے۔ کیونکہ اسکا آغاز

بھی حد عقل سے باہر ہے
سوال۔ مہاراج آپ جو کہتے ہیں پرواہ سے اناوی اور سروپ سے آدی ہے۔ اس کا مطلب ہماری سمجھ میں نہیں آیا آپ اسکو صاف کریں
جواب نت ودیا۔ پرواہ کہتے ہیں سلسلہ کو جیسے رات کے بعد دن اور دن کے بعد رات ہوتی ہے۔ کوئی عقلمند ثابت نہیں کرسکتا کہ یہ سلسلہ کب شروع ہوا اور چھپ گیا (یعنی آغاز اور فروع ہے) اس کا آدا اور انت جانتے ہیں یہ سروپ کہلاتا ہے اب تم سمجھ گئے ہو گے۔ کہ سلسلہ سے تو جیو اور ایشور مایا اور اودیا اور ان کا تعلق اناوی ہے اور سروپ سے سب سانت ہیں۔ کیونکہ ان کا انت ہو جاتا ہے۔ صرف برہم ایک ایسا ہے جو پرواہ کے تعلق سے علیحدہ ہے وہ سروپ سے اناوی اور اننت ہے
سول۔ تو مہاراج یہ لوگوں نے جو جھگڑے ڈال رکھے ہیں اور ایک دوسرے سے لڑ رہا ہے۔ اس کا کیا سبب ہے۔ کیونکہ ہم بہت سے ایسے لوگوں کو بھی جو دنیاوی جھگڑوں سے بالکل علیحدہ ہیں اور دھرم کے خیال میں مست ہیں۔ جن کو خواہش نفسانی بالکل نہیں دن رات جھگڑا کرتے دیکھتے ہیں۔ اگرچہ ہمارے خیال میں دنیاداروں کے جھگڑے خودغرضی کے سبب سے ہیں۔ لیکن ایسے لوگوں کے جھگڑوں کا کیا سبب ہے
جواب۔ اودیا ہی سنسار میں سارے جھگڑوں کا مول ہے۔ کیونکہ سارے جیو سُکھ چاہتے ہیں۔ لیکن اودیا کے سبب سے اُس کے سادھنوں کا ٹھیک گیان نہیں رکھتے اسواسطے ہر ایک الگیہ جیو اپنے طریقہ کو سچا دوسرے کو غلط بتلاتا ہے
سوال۔ مہاراج مورکھ لوگ ہی ایسا نہیں کرتے بلکہ بڑے بڑے پنڈت سوکوسی اور عالم لوگ جو اپنے آپ کو سب شاستروں کا جاننے والا کہتے ہیں۔ وہ بھی جھگڑا کر رہے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اودیا کے سوائے اور بھی کوئی سبب ہے۔ بلکہ وہ لوگ یہاں تک کہتے ہیں: کہ شاستروں میں بھی جھگڑا ہے۔ ایک شاستر دوسرے کا کھنڈن کرتا ہے۔ نیایک

لوگ ویدانتیوں کو جھوٹھا بتلاتے ہیں اور ویدانتی نیا یکوں کو ناستک کہتے ہیں

جواب۔ یہ سب بھی اودیا اور شاستروں کو ٹھیک طور پر نہ جاننے کا سبب ہے۔ کیونکہ شاستروں میں بالکل جھگڑا نہیں سب شاستر ایک تت ہیں البتہ اُن کی اصطلاحیں علیحدہ علیحدہ ہیں اور وہ مختلف حالتوں کا بیان کرتے ہیں۔ لیکن نشا ر۔ مطلب اور اُس کے حصول کے طریق سب ایک ہی ہیں یہ جس قدر جھگڑے ہیں سب اودیا کے سبب سے ہیں ورنہ سب شاستر ایک تت ہیں

سوال۔ مہاراج آپ کیا کہتے ہیں۔ ایسے ایسے پنڈت جن کی زبان پر چھ شاستر موجود ہیں۔ اگر موقع پڑے تو کل شاستروں کو سلسلہ وار لکھ کر پیش کر دیں۔ جب وہ لوگ شاستر ارتھ کیواسطے بیٹھتے ہیں۔ تو کئی دن تک برابر شاستروں کے مضامین پر بحث کرتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگوں کے شاستر ارتھوں کا نتیجہ بھی سوائے تو تو میں میں کے اور کچھ نہیں دیکھا۔ آخر میں غصہ میں بھر کر اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں

جواب۔ جو لوگ شاستروں کے ارتھ کو ٹھیک سمجھتے ہیں۔ وہ تو کبھی جھگڑا ہی نہیں کرتے اور تم جو کہتے ہو کہ چھ شاستر اُن کی زبان پر ہیں اور وہ شاستر ارتھ کرتے وقت آپس میں لڑتے ہیں وہ درحقیقت شاستری طوطے ہیں۔ جنہوں نے شاستری الفاظ تو حفظ کر لئے ہیں۔ لیکن وہ اُن کی بیوستھا کرنا نہیں جانتے اسی واسطے اُن کے دل میں ہار جیت کا خیال دن رات لگا رہتا ہے اور وہ شاستری طوطے پکشی ہو کر اپنے پکش پر لڑتے ہیں لیکن اُن کے سبب سے جسقدر شاستروں کی حفاظت ہوتی ہے اُس سے زیادہ انہی جھگڑوں سے شاستروں کی ہتک ہوتی ہے ہمارے خیال میں بہت بڑی اودیا میں پڑے ہوئے ہیں

سوال۔ مہاراج آپ کہتے ہیں وہ بیوستھا کرنا نہیں جانتے وہ لوگ تو رات دن بیوستھا دیتے ہیں دیکھئے سالیقوں کو کشتری بنا دیا ایسے ہی

سینکڑوں بیوستھا کاشی کے پنڈت جو اس زمانہ میں سارے ملک میں ودوان گنے جاتے ہیں برابر دے رہے ہیں آج ایک اور بھی بات سُنی ہے کہ کاشی کے ایک ودوان مہامہوپادھیائے نے برہم کے ساکار ہونیکی بیوستھا دی ہے

جواب۔ وہ لوگ بہت بڑی اودیا میں پھنسے ہوئے ہیں انہوں نے دھرم کرم کو ٹکے کے ہاتھ بیچدیا ہے۔ کیا وہ بلا کچھ لئے کبھی بیوستھا دیتے ہیں اگر کہو کہ وہ کتنا لیتے ہیں تو سچ پوچھو تو انہیں لوگوں نے دھرم کا ناش کردیا ہے کیونکہ جو زیادہ روپیہ دے اُسی کی طرف بیوستھا دے دیتے ہیں وہ لوگ بالکل مورکھ ہیں جو ان پنڈتوں پر وشواس کرتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے پکش کے واسطے ایشور کو ساکار تو کیا اگر ایشور کا ابھاؤ بھی ثابت کریں تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اول تو ان کو سنسکار جنیہ اودیا ہی لگی رہتی ہے جس کے سبب سے انہیں دھرم ادھرم کچھ بھی نہیں سوجھتا جس سمپردائے اور مت کے سنسکار پڑ گئے ہیں اپنی جھوٹی سچی دلیلوں سے جسطرح سے ہو سکتا ہے اسکی پُشٹی کرتے ہیں اور سنسار میں روپیہ ہی کو اپنی زندگی کا اُدیش سمجھتے ہیں بیچارے کیا کریں مفلس برہمنوں کے لڑکے جنکو لڑکپن اور نوجوانی میں تو روپیہ ملا نہیں صرف کشتریوں کی روٹیوں سے پیٹ پالتے ہیں اور تعلیم پاتے ہیں۔ مندروں میں گھوٹنے اور بھانگ پینے کا ابھیاس بھی ساتھ ہی ہوجاتا ہے جس سے اُن کی بدھی میں اودیا برابر اثر کرتی چلی جاتی ہے ادھر تو لوگ شاستر پڑھے ہوئے انت میں نت بدھی اور دُکھ میں سُکھ بدھی اور اشوچی میں شوچی بدھی اور اناتما میں آتم بدھی کرنا اودیا سمجھتے ہیں اُدھر خود اناتما اودیا کھاتی میں آتم بدھی کرتے ہیں اسواسطے اس قسم کے ملے ہوئے سنسکاروں سے ان کے آتما کی وچار شکتی بالکل نشٹ ہو جاتی ہے۔ اور یہ دھرم ادھرم کے خیال کو چھوڑ کر ہار جیت اور پرتشٹھا اور لوبھ میں اپنا جیون کھو دیتے ہیں

سوال۔ مہاراج ان میں بہت سے لوگ تو بڑے کرم کانڈی اور وچار شیل بھی ہیں ان سے جب اکیلے ملو تو بالکل سچ کہتے ہیں لیکن مورکھوں کے ڈر سے بعض باتوں کو صاف نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ مورکھوں کے گھو

سے عزت بچانی بہت مشکل ہو جاوے
جواب۔ جو لوگ مورکھوں سے ڈر کر سمت بات کہنے کیواسطے تیار نہیں اُن کو پنڈت کہنا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ وہ لوگ مورکھوں کو پرمیشور سے بھی بڑھکر مانتے ہیں۔ کیونکہ ایشور کا خوف نہ کرکے مورکھوں سے خوف کرتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگوں نے رشی کل کو کلنکت کردیا اور انہیں لوگوں کے آچار ہوہار نے لاکھوں آدمیوں کو ویدک دہرم سے علیحدہ کردیا انہیں لوگوں کے مطابق حال ایک پنجابی مثل ہے۔ کہ خدا نزدیک ہے یا گھونسہ۔ ایسے لوگوں نے کہا گھونسہ۔ یہ لوگ ست شاستروں کی اصلیت سے بالکل ناواقف ہیں۔ صرف ویاکرن کو رٹ کر اور شاستروں کے تت کو اُلٹا سمجھکر اُن میں جھگڑے بتلا رہے ہیں۔ ورنہ شاستروں میں ایسا سیدھا راستہ بتلایا ہے۔ کہ جس سے سنسار کے سارے جھگڑے ختم ہو جاویں
سوال۔ تو کیا مہاراج رشیوں کے شاستروں میں کچھ اختلاف نہیں۔ اگر ایسا مان لیا جاوے تو یہ شاستر مختلف ناموں سے کیوں موسوم ہوئے اور اس حالت میں تو ایک ہی شاستر کافی تھا مختلف ناموں سے بنانے کی کیا ضرورت تھی
جواب۔ کیا شریر کی پانچوں گیان اندریوں میں کوئی اندری کسی دوسری اندری کے مخالف ہے۔ بالکل نہیں کیا اس حالت میں ان کو مختلف ناموں سے موسوم کرنا غلطی ہے یہ بھی نہیں اسی طرح جب یہ پانچ گیان اندری اور چھٹا من جو کرم اندری اور گیان اندری دونوں کا کام دیتا ہے۔ جسطرح پرتکش پدارتھوں کے معلوم کرنیکے واسطے یہ چھ اندری پرمان ہیں۔ اسی طرح پردکش پدارتھوں کے بتلانے کے واسطے یہ چھ درشن پرمان ہیں
سوال تو کیا مہاراج چھ شاستروں میں کوئی کسی کے مخالف نہیں ہم سنتے تو تھا ہے کہ ایک ایک شاستر کار دوسرے کی علانیہ تردید کرتے ہیں اور ان کے شاستروں میں ... ایسے ... ہیں ... کے صاف

صاف مخالفت ہو سکتی ہے

جواب۔ بالکل مخالف نہیں بعض منتروں پر یورپ پنڈتوں کے سو ترجمے جو انہوں نے درج کئے ہیں۔ اُن کے مطلب کو نہ سمجھ کر مورکھ لوگ رشیوں کے درشنوں میں مخالفت بتلاتے ہیں ورنہ درشنوں میں ایک دوسرے کی ضد کوئی مضمون نہیں ہے جس قدر اختلاف ہے وہ نئے ترجمہ کرنے والوں نے اپنی غلط فہمی سے ڈالدیا ہے عقلمند آدمی سمجھ سکتا ہے۔ کہ رشی کہتے ہیں۔ وید منتروں کے ٹھیک ارتھ جاننے والے کو جب کہ سب رشی وید منتروں کے جاننے والے ہیں تو اُن میں اختلاف دو طرح سے ہو سکتا ہے۔ کہ یا تو کسی نے جان بوجھکر وید کے خلاف لکھا یا وید میں ہی اختلاف موجود ہو۔ پہلی حالت میں جو شخص وید کا مخالف لکھنے والا ہے اُسکے واسطے بھی دو حالتیں ہیں۔ یا تو اُس نے وید کے مطلب کو سمجھا نہیں یا جان بوجھ کر کسی غرض سے اُس کے خلاف لکھا پہلی حالت میں تو وہ رشی ہی نہیں رہ سکتا کیونکہ وید کے ارتھوں کو جانتا نہیں اور رشی وید کے جاننے والے کا نام ہے دوسری حالت میں بھی وہ رشیوں کی منڈلی میں نہیں آسکتا۔ کہ وہ وید کے ورودھ کام کرتا ہے۔ رہی یہ بات کہ ویدوں میں اختلاف ہو سو بالکل ٹھیک نہیں کیونکہ گیان میں اختلاف نہیں ہوتا۔ بلکہ اختلاف اودیا اور اگیان میں ہی ہوتا ہے۔ اور آجتک جتنے ودوان رشی ہوئے ہیں۔ سب اس بات پر متفق ہیں کہ ویدوں میں بیا گھات دوش نہیں اسواسطے رشیوں کی تحریر ایک دوسرے کے خلاف نہیں ہو سکتی

سوال۔ نیائے درشن اور ویشیشک سانکھیہ تیرہ میں جو جیو کے مختلف لکشن کئے گئے ہیں۔ کیا آپ اسے اختلاف نہیں کہینگے

جواب۔ اس اختلاف کو مخالفت ماننا بالکل غلطی ہے کیونکہ یہ تو اوستھا کے بھید سے ان کی مختلف حالتوں کا بیان ہے۔ جبوقت جیو ہوتا ہے اُسوقت اُسکے اور لکشن ہوتے ہیں جب بدھ ہوتا ہے۔ تب اور لکشن ہوتا ہے ایسی حالت کا نام مخالفت نہیں

سوال۔ نیاد درشن سولہ پدارتھ مانتا ہے۔ ویشیشک چھ پدارتھ مانتا ہے

سانکھیہ چھبیس تت مانتا ہے۔ کیا اسکو بھی ایک ہی کہنا اور مخالفت نہ ماننا بڑی بھاری غلطی نہیں ہے میں جہاں تک سمجھتا ہوں یہ تو بڑی سخت غلطی ہے

جواب نیائے درشن کے سولہ پدارتھ صرف تحقیقات کے متعلق اجزا ہیں جس سے ہر ایک محقق کو تحقیقات میں مدد ملتی ہے۔ جب تک ان کا گیان نہ ہو تب تک کوئی آدمی ٹھیک ٹھیک تحقیقات کا مادہ نہیں رکھتا اور یہ تت گیان کی پہلی منزل ہے۔ دوسرے ویشیشک درشن میں پرمیہ کے متعلق بحث ہے۔ اور اُن کی موافق اور مخالف صفات کا ذکر ہے۔ جب تک یہ نہ معلوم ہو کہ کونسی صفت کس چیز سے ملتی ہے۔ اور کونسی مختلف ہے تب تک موافق چیزوں کے حصول کی کوشش اور مخالف چیزوں کے تیاگ کا خیال نہیں ہو سکتا اور جب تک موافق کا حصول اور مخالف کا تیاگ نہ ہو تب تک دُکھ اور سُکھ کی نورتی اور پراپتی نہیں ہو سکتی رہا سانکھیہ اُس میں پرکرتی اور پُرش کا وچار ہے اور پرکرتی کی کل صفات کا ذکر ہے جس سے جڑ اور چیتن صرف دونوں کو علیحدہ علیحدہ کہا گیا ہے

سوال مہاراج اگر سارے رشی جو اس سبھا میں موجود ہیں اپنے شاستروں سے تت گیان کے مختلف حصوں کو ٹھیک ٹھیک طور پر سمجھاویں اور اُس سے ہملوگ سمجھ جاویں کہ ان مضامین کے بیان میں رشیوں میں بالکل اتفاق رائے ہے۔ تو بیشک اُن سادھنوں کو پورا کرنے میں ہم پورے زور سے کام کر سکیں گے

جواب - اب تم لوگ آرام کرو کل ہم سب رشیوں سے پرارتھنا کرینگے کہ وہ اپنے مکھ سے اپنے شاستر کا سدھانت مکتی وغیرہ ضروری مضامین پر بیان کریں جس سے ہر شخص کو ان کی اصلیت سے واقفیت ہو جاوے اور جس کسی کو کسی قسم کا شک ہو وہ بھی سوال کرکے دریافت کرتا جاوے۔ جس سے سب کے سندیہہ مٹ جاویں اور رشی منڈل کے ہونے کا پھل حاصل ہو جاوے۔ اور جو لوگ دھرم کی ٹھیک ٹھیک عظمت کو نہ سمجھنے سے دھرم پر

پورا وشواس نہیں رکھتے وہ لوگ بھی دھرم کرم میں لگ جاویں۔ ادم تھم

تیسرا پرکرن

مکتی کا سروپ

اگلے دن جب رشی سندھیا اگنی ہوتر نت کرم سے فارغ ہو گئے تو تجویز ہوئی کہ آج کسی مسئلہ پہ بحث ہو۔ اس پر مہاتما وششٹ جی نے کہا کہ سارے پرانیوں کا جو مکھیہ اُدیش مکتی ہے۔ آج اس کے سروپ کا وچار ہونا چاہیئے۔ کیونکہ جب تک مکتی کے سروپ کا ٹھیک ٹھیک گیان نہ ہو جاوے تب تک اس میں پوری پرپتی نہیں ہو سکتی۔ اسواسطے ہر ایک مہاتما کو چاہیئے کہ پہلے مکتی کا سروپ بیان کرے اُس کا حاصل کرنا اپنی زندگی کا مدعا سمجھے اس واسطے اب ہر ایک رشی کو مکتی کا سروپ بتلانا چاہیئے اور میرے خیال میں سب سے پہلے مہاتما گوتم جی مہاراج کو جو نیائے درشن کے کرتا اور درشن شاستر کے پہلے آچاریہ ہیں۔ اُن کو کہنا چاہیئے۔ پھر درشنوں کی بناوٹ کے سلسلہ کے ساتھ ہی اس پہ بحث ہو۔ وششٹ جی کی اس بات کو سُن کر مہاتما گوتم منی نے کہا کہ میرے خیال میں جو مکتی کا سروپ ہے۔ اُس کو بیان کرتا ہوں سُنکر جس کسی کو شک ہو وہ سوال کرکے اُسکو دور کر سکتا ہے

گوتم جی۔ میں نے اپنے شاستر میں مکتی کے واسطے अपवर्ग شبد کا استعمال کیا ہے۔ جس کی تعریف میں نے یہ کی دیکھو سوتر نمبر (۱) ادھیائے اول

तदत्यंत विमोक्षो ऽपवर्गः ।।

یعنی دُکھ کا بالکل چھوٹ جانا مکتی ہے۔ اب بہت سے لوگ ایسا کہتے ہیں کہ دُکھ کا अत्यन्त। भाव یعنی دُکھ کا عدم مطلق مکتی ہے اور میرے سوتر کا بھی یہی مطلب بتلاتے ہیں۔ یہ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ عدم مطلق جس چیز کا ہوتا ہے۔ اُس کی ہستی سنسار میں کہیں کبھی نہیں ہوتی۔ لیکن ایک چیز کے مکت

ہو جانیسے دُکھ سنسار میں موجود رہتا ہے۔ بلکہ سب جیوں کے مُکت ہونے پر بھی دُکھ کا ابھاو نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ جیو کا دھرم نہیں وہ جس کا دھرم ہے اُس میں نت رہیگا۔ کیونکہ کوئی دھرمی دھرم کے بنا قایم نہیں رہ سکتا

سوال۔ جس دُکھ سے چھوٹنے کا نام آپ مُکتی بتلاتے ہیں۔ اُس کا لکشن کیا ہے اور آپ کے مت میں مُکتی کے قسم کی ہے۔ ہم لوگ جو چار پرکار کی مُکتی مانتے ہیں سایُجیہ یعنی پرماتما میں شامل ہو جانا سارُوپیہ پرماتما جیسا روپ ہو جانا سالوکیہ پرماتما کے لوگ میں رہنا سامیپیہ پرماتما کے نزدیک رہنا۔ ان میں سے آپ کی مُکتی کسی سے بھی نہیں ملتی اسواسطے ہم لوگ آپ سے بہت سے سوال کرنا چاہتے ہیں۔ آپ معقول جواب دیکر ہمارے شک کو رفع کر دیجئے

جواب گوتم جی۔ دُکھ کا لکشن ہے بادھنا-لکشنم دُکھم قید یا آزادی کا ہونا اور یہ جڑ چیزوں کا دھرم ہے اور جڑ کے سنگ سے چیتن کو بھی معلوم ہوتا ہے۔ اور جڑ چیزیں تو ہمیشہ آزادی سے علیحدہ رہتی ہیں اور پرماتما سرب بیاپک ہونیسے قید ہو نہیں سکتا صرف جیو آتما جو ایک دیشی اور تھوڑے گیان والا ہے وہ ہمیشہ آزاد اور قید ہوتا ہے۔ پس جب وہ قید ہوتا ہے۔ تب اُسے دُکھ اور بندھن کہتے ہیں اور جب وہ دُکھ سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اُسے مُکتی کہتے ہیں اور تمہاری چار قسم کی مُکتی تو ہر وقت جیو کو حاصل ہے کوئی بھی پاپی سے پاپی جیو اس سے خالی نہیں کیونکہ پرماتما سب جیوؤں کے اندر باہر موجود ہیں اسی واسطے ہر ایک جیو اُس سے ملا ہوا ہے۔ اور پرماتما بھی نراکار اور چیتن ہے۔ پرماتما کا لوک جو برہمانڈ ہے سب جیو اس میں رہتے ہیں اُس سے باہر کہیں جا ہی نہیں سکتے جو تھے پرماتما سے کوئی جیو بھی دور نہیں اس واسطے سامیپ مُکتی بھی سب کو حاصل ہے۔ جو چیز حاصل ہے اُس کو حاصل کرنے کی کوشش کرنا فضول ہے۔ بلکہ ہر ایک شخص کو جو دُکھ میں پھنسا ہوا ہے۔ دُکھ سے چھوٹنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور یہی منش کا فرض اعلےٰ ہے

سوال۔ کیا کبھی جڑ چیز بھی دُکھ کا ادھکرن ہو سکتی ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو مکان وغیرہ جڑ پدارتھ بھی اپنے دُکھ کو پرکاش کر لیتے لیکن ایسا کہیں بھی نہیں پایا جاتا اور آپ نے بھی تو جیو کا لکشن دُکھ کو قرار دیا ہے۔ جیسا کہ آپ نے اپنے نیائے شاستر میں لکھا ہے

सुखदुःखइच्छाद्वेषप्रयत्न ज्ञानानि आत्मनो लिङ्गम्

جواب گوتم جی۔ اگرچہ دُکھ یعنی آزادی کا نہ ہونا جڑ کا بھی دھرم ہے۔ لیکن اُس کا گیان چیتن کو ہی ہو سکتا ہے۔ جیسے آگ گرم ہے۔ یہ گرمی کس کو معلوم ہوتی ہے۔ چیتن کو اور پانی ٹھنڈا ہے ٹھنڈک کا کسکو گیان ہوتا ہے چیتن کو ایسے ہی دُکھ روپ جگت سے دُکھ کا گیان چیتن کو ہی ہوتا ہے اور جو تم نے ہمارے سوتر کا حوالہ دیا سو اس میں ہمارا یہ مطلب نہیں جو تم سمجھ رہے ہو۔ لکشن دو قسم کے ہوتے ہیں ایک سروپ لکشن۔ دوسرے تٹستھ لکشن سروپ لکشن اُسے کہتے ہیں جو لکشن کے ساتھ ہمیشہ رہتا ہے۔ جیسے آگ میں گرمی اور دوسرا تٹستھ لکشن وہ ہے۔ جیسے کسی نے پوچھا ہر بھگوان کا مکان کونسا ہے دوسرے نے بتلایا وہ جس پر مور بیٹھا ہے اور جس کے آگے بھینس بندھی ہوئی ہے۔ اب یہ مور کا بیٹھنا اور بھینس کا بندھا ہونا مکان کے سروپ سے بالکل علیحدہ ہے اور یہ بدلنے والا ہے آپ کو اتنا تو وچارنا چاہئے تھا۔ کہ اگر جیو کا سروپ لکشن دُکھ کو مان لیا جاوے تو دُکھ کسی طرح بھی ہو نہیں سکتا اور دُکھ کے ناش سے جیو کا ناش نہ ہوگا ایسے ہی سُکھ بھی جیو کا سبھاوک دھرم نہیں وہ بھی سنیوگ سے پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح اچھا اور دویش بھی جیو کے ذاتی صفات نہیں بلکہ شریر کے تعلق سے پیدا ہوتے ہیں۔ جیو کا سروپ لکشن تو گیان پرتین ہے

سوال۔ یہ اس وقت اپنے کہا ہے۔ لیکن آپ کی پستک میں ایسا کہیں نہیں [illegible] بتلایا ہے۔ [illegible] سب لوگ ان چھ ہی گنوں کو سروپ لکشن سمجھتے ہیں اور بہت سے

اس پر اعتراض بھی کرتے ہیں۔ اگر آپ کسی سوتر میں اس کو صاف
کر دیتے۔ تو لوگوں کو بہت سے شکوک نہ پیدا ہوتے

جواب گوتم جی۔ لوگوں کو شکوک تو ان کی اپگیتا سے پیدا ہوتے ہیں
ورنہ ہم نے تو دوسرے ہی سوتر میں اس کو صاف کر دیا ہے دیکھو سوتر
یہ ہے

दुखजन्मप्रवृत्तिदोषमिथ्याज्ञानानामुत्तरोत्तरापाये तदनन्तरापायादपवर्गः

ارتھ۔ ڈکھ جنم پرورتی دوش اور متھیا گیان کے اسطرح پر ناش ہونے سے
کہ نت گیان سے متھیا گیان کا ناش ہوا ور متھیا گیان کے ناش سے اس
سے پیدا ہونیوالے راگ۔ دویش کا ناش ہو جاویگا اور راگ دویش کے
ناش سے پرورتی، یعنی شغل نہیں پیدا ہوگا اور پرورتی کے نہ پیدا ہونیسے کرم اور جنم
سوال مہاراج اس میں تو سلسلہ ہے اس میں یہ کہاں لکھا ہے۔ کہ
ڈکھ سکھ۔ اور اچھا دویش یہ جیو کا سروپ لکشن نہیں یہ نہ تو سوتر سے
یہ گرٹ ہوتے ہیں اور نہ بھاشکار نے لکھا ہے

جواب گوتم جی۔ بھائی جب یہ بتلا دیا کہ یہ چاروں متھیا گیان سے پیدا
ہوتے ہیں اور جیو کے نت ہونے سے اُس کے سارے دھرم ہمیشہ رہنے
والے اور جو چیز پیدا ہوتی ہے وہ ہمیشہ رہ نہیں سکتی پس یہ دھرم بھی
جیو کے ساتھ ہمیشہ نہیں رہیں گے۔ اور جو لکشن کے ساتھ ہمیشہ نہ رہے
وہ سروپ لکشن کہلا نہیں سکتا اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ چاروں
جیو کا سروپ لکشن نہیں

سوال۔ مہاراج اس سوتر میں صرف ڈکھ کا نام تو آیا ہے۔ لیکن اچھا
دویش اور سکھ کا تو نام بھی کہیں نہیں آیا اس سے ڈکھ کو چھوڑ کر باقی
پانچ جیو کے سروپ لکشن ماننے چاہئیں

جواب مہاتما گوتم جی۔ اچھا دویش دونوں دویش کے کہنے سے آگئے
اور سکھ کی اچھا اور ڈکھ سے دویش ہوتا ہے اس واسطے ڈکھ کے کہنے

سے سکھ کا بھی بودھ ہو جاتا ہے سوتروں میں زیادہ تشریح نہیں کیجاتی

سوال۔ دویش شبد سے اچھا اور دویش کا کس طرح گرہن ہو سکتا ہے کیونکہ سوتر میں اس کے واسطے کوئی لفظ نہیں

جواب گوتم جی۔ اچھا سے اور دویش سے سنسار کے لوگ پرورتی کہتے ہیں۔ یعنی جس کام کو سکھ کا سبب سمجھتے ہیں اس کی اچھا کر کے اس کو کرنا شروع کرتے ہیں اور جس چیز یا فعل کو دکھ کا سبب سمجھتے ہیں۔ اسمیں دویش ہو جاتا ہے۔ اور اس کے ناش کرنے کے واسطے کوشش ہوتی ہے۔ اس واسطے ہر ایک کام اچھا یا دویش کے سبب سے شروع کیا جاتا ہے۔ اور جو پرورتی یعنی شکل کا سبب ہے وہ بھی دویش ہے جیسا کہ سوتر میں لکھا ہے

पवर्तनालक्षणादोषाः ॥

ارتھ جو پرورتی کا سبب ہو اسے دویش کہتے ہیں اور ان دونوں کے سوائے پرورتی کا کوئی سبب نہیں اسواسطے دویش لفظ سے اچھا اور دویش کا گرہن کرنا چاہئے

سوال تو کیا مکتی میں دکھ کا بالکل ناش نہیں ہوتا۔ اگر دکھ جیو کا سوبھاوک دھرم نہ مانا جاوے صرف متھیا گیان سے مانا جاوے تو متھیا گیان کے ناش سے دکھ کا ناش ہو جاویگا۔ پس وہ دکھ کا اینتا بھاؤ ہوگا

جواب گوتم جی۔ دکھ کے معلوم کرنے کا سبب متھیا گیان ہے اور متھیا گیان بھی جیو کا سوبھاوک دھرم نہیں پس کارن ناش ہونے سے اس کے کاریہ کا ناش ہو جاویگا۔ لیکن وہ اینتا بھاؤ نہیں بلکہ دھنس بھاؤ کہلاویگا اور اینتا بھاؤ تو تب کہلاتا جب دکھ کہیں ہوتا ہی نہیں۔ جس چیز کا تین کال میں ابھاؤ ہو اسے اینتا بھاؤ کہتے ہیں لیکن دکھ کا تین کال میں تو تم ابھاؤ نہیں مانتے ہیں اسواسطے سدھانت یہ ہے۔ کہ جیسے اگنی کے ملاپ سے جبوقت ہوا میں گرمی آجاتی ہے۔ اسی وقت جل کا گرہ سیت اس میں بالکل نہیں رہتا اور اس کا مطلب نہ سمجھ

لینا۔ کہ ایک جگہ کی ہوا میں گرمی ہونے سے سارے سنسار کی ہوا میں سے سردی کا ناش ہو گیا۔ بالفرض محال اگر سارے سنسار کی ہوا میں سے بھی سردی کا ناش ہو جاوے تو جل میں جو سردی اصلی ہے وہ سردی ضرور ہو گی۔ اسی طرح جس جیو کو تت گیان ہو گا اور وہ جب تک رہیگا۔ اُسوقت تک اُس جیو کو دُکھ سے بالکل علیحدگی ہوگی۔ اور دُکھ اُسے نہیں ستائے گا

سوال۔ کیا تت گیان ہو کر بھی ناش ہو جاتا ہے

جواب گوتم جی۔ جو چیز پیدا ہوتی ہے اُس کے ناش ہونے میں کیا شک ہے۔ کیونکہ جو کچھ پیدا ہوتی ہے۔ وہ انتیہ ہے اور جس کے واسطے سادھنوں کی ضرورت ہے۔ وہ انتیہ ہے اسواسطے تت گیان جیو کا سوبھاوک دھرم تو بھی نہیں صرف سادھنوں سے پیدا ہوتا ہے اس واسطے اس کو انتیہ مانتے ہیں کوئی یکتی اور پرمان نہیں

سوال۔ تت گیان کے سادھن کیا ہیں جس سے اُس کی اُتپتی مانی جاوے لوگ تو کہتے ہیں۔ کہ تت گیان جیو کا سوبھاوک دھرم ہے اُس کو مِتھیا گیان نے ڈھانپ لیا ہے

جواب گوتم جی۔ تت گیان کے سادھن پرمان ہیں پرمانوں کی کسوٹی سے ہر ایک وستو کا ٹھیک گن کرم سوبھاؤ معلوم ہو جاتا ہے بس یہی تت گیان ہے

سوال۔ پرمان کتنے ہیں اور ہر ایک پرمان سے کس پدارتھ کا گرہن ہوتا ہے ؟

جواب گوتم جی۔ پرمان چار ہیں۔ پرتیکش۔ انومان۔ اُدپمان اور شبد جو چیزیں نزدیک اور پرتیکش ہوتی ہیں۔ اُن کا گیان بذریعہ اندریوں کے ہوتا ہے سو یہ اندر ئیں بھی پرتیکش پرمان کہلاتی ہیں اور جو پدارتھ پرتیکش کے لائق تو ہیں۔ لیکن بسبب دوری کے اُن کے دھرموں کا پورا گیان

ہوتا ہے اور پہلے اس صفت کا موصوف کے ساتھ تعلق ثابت ہو چکا ہے
تو ایسی حالت میں اُس ایک صفت سے ہی موصوف کی ہستی کے گیان
کا نام انومان پرمان ہے اس کا آدھار من ہے اور جب ایک چیز کی تشبیہہ
سے دوسری چیز کو معلوم کیا جاتا ہے۔ تو اُسے اُپمان کہتے ہیں۔ یہ
تینوں پرمان تو اپروکش چیزوں کے واسطے ہیں اور جو چیزیں پروکش ہیں
اُن کے گیان کے واسطے شبد پرمان ہے اور اُس کا آدھار بدھی ہے

سوال۔ شبد پرمان سے آپ کیا مراد لیتے ہیں۔ ہر ایک شبد پرمان ہو سکتا
ہے اور اُس سے پروکش پدارتھ کا گیان ٹھیک طور پر ہو سکتا ہے یا نہیں

جواب۔ ہر ایک آدمی کا کہنا پروکش گیان کیواسطے پرمان نہیں ہو سکتا
اور ہم نے شبد پرمان کے لکشن میں بتلا دیا ہے۔ کہ شبد دو قسم کا ہوتا ہے
ایک وہ جس کا ارتھ ظاہر ہے ایک وہ جس کا ارتھ پوشیدہ ہے

आप्तोपदेशः शब्दः

ارتھ۔ جو آپت کا اُپدیش ہو اُسے شبد پرمان کہتے ہیں آپت کے معنی
ہیں جس نے دھرم یعنی صفات کے امتحان سے موصوف کا ٹھیک ٹھیک
علم حاصل کر لیا ہو اور وہ اپنے اُس علم کو جو دوسروں کے بھلے کیواسطے
اُپدیش کرے اور ست آپت سرب بیاپک پرماتما ہے اُس کا جو اُپدیش
ہے وہی شبد پرمان ہے اور اُس کے انوکول بولنے والے اور لوگوں کا کہنا
شبد پرمان میں گنا جاتا ہے۔ لیکن جو اُس پرماتما کے اُپدیش کے خلاف
ہو وہ کسی حالت میں قابل تسلیم نہیں جب مہاتما گوتم جی نے مکتی دُکھ
کے دور ہونے کا نام تبلایا اور اُس کا ہیتو یعنی سبب پرمان آدی سولہ
پدارتھوں کا ٹھیک ٹھیک گیان جتلا دیا تب مہاتما وشسٹ جی نے کہا
کہ گوتم جی کا سدھانت مکتی کے مضمون پر معلوم ہو گیا وہ دُکھ سے چھوٹنے
کا نام مکتی مانتے ہیں اور جب اکثر لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ گوتم جی دُکھ
کے بالکل ابھاو کو مکتی مانتے ہیں۔ ایسا نہیں۔ بلکہ مکتی کال میں اگر مدت

...کو بالکل دُکھ کا ابھاو مکتی مانتے ہیں اور یہ جو لوگ خیال کرتے تھے

کہ دکھ جیو کو متھیا گیان کے سبب سے پیدا شدہ مانتے اور دکھ وغیرہ
کے گیان کو شریر میں رہنے والے آتما کا لکشن بتلاتے ہیں اور گیان اور
پریتن جیو آتما کا لکشن بتلاتے ہیں اب سب کو سمجھ لینا چاہیئے کہ مکتی کے
سروپ اور جیو کے سروپ اور لکشن میں گوتم جی کا بالکل فرق نہیں اور جو
لوگ نیائے کو اس مضمون میں اور شاستروں کے مخالف سمجھتے ہیں وہ بالکل
غلطی پر ہیں اور اسی قسم کی غلطی کرنے والوں نے رشیوں کے شاستروں
کو بدنام کر دیا ہے اور لوگوں کی شردھا اس میں سے ہٹا دی ہے اب میرے
خیال میں مہاتما کناد جی کو اس مضمون پر اپنا سدھانت ظاہر کرنا چاہیئے
کناد جی۔ مکتی کے سروپ میں مہاتما گوتم جی سے اتفاق ہے۔ بلکہ میرے
شاستر میں بھی اس کا نام नि:श्रेयस ہی لکھا ہے اور اس کا لکشن بھی
ویسا ہی ہے۔ کیونکہ اس کا مطلب دکھ کا بالکل ابھاو ہی ہے۔ لیکن سوال
یہ ہوتا ہے۔ کہ موجودہ دکھ کے دور ہونے کو مکتی کہو گے یا گذرے ہوئے
دکھ کے دور ہونے کا نام مکتی ہے یا آنے والے دکھوں کے نہ ہونے
کو مکتی ماننا پڑیگا یا تین کال میں دکھ کے نہ ہونے کو مکتی کہا جاویگا
اس کا اتر یہ ہے۔ کہ گذرے ہوئے دکھ کا دور ہونا مکتی نہیں کیونکہ وہ تو
سب کا دور ہو گیا ہے۔ ورتمان دکھ کا دور ہونا بھی مکتی نہیں۔ کیونکہ وہ
بھی اگلے کشن میں بھوگ ہو کر خود بخود دور ہو جاتا ہے۔ صرف آنیوالے
دکھ کا نہ ہونا مکتی ہے اور تین کال میں دکھ کا دور ہونا جو لوگ مکتی
مانتے ہیں وہ تو بالکل ٹھیک نہیں کیونکہ تین کال میں دکھ کا نہ ہونا تو
جڑ کو ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس کو گیان ہی نہیں یا سروگیہ پرماتما کو
ہو سکتا ہے کیونکہ اس کو متھیا گیان ہو نہیں سکتا اور دکھ متھیا گیان
سے پیدا ہوتا ہے اور اس بات میں بھی ہمیں اتفاق ہے۔ کہ مکتی تت گیان
سے ہوتی ہے۔ کیونکہ سوائے تت گیان کے اور کوئی چیز متھیا گیان
کو ناش نہیں کر سکتی اور جب تک متھیا گیان ناش نہ ہو تب تک
مکتی نہیں ہو سکتی اور ہم نے اپنے سوتر میں دھرم کا لکشن کرتے ہوئے

صاف طور پر لکھا ہے۔ دیکھو سوتر

यतोऽभ्युदयनिःश्रेयससिद्धिसधर्मः॥

ارتھ۔ جس سے تت گیان کے سبب جب مکتی حاصل ہو جو تت گیان
کے ذریعہ سے مکتی کا سبب ہو اُسے دھرم کہتے ہیں۔ بعض لوگ یہ ارتھ
کرلیتے ہیں کہ جس سے سنسارک سُکھ اور مکتی حاصل ہو اُسے دھرم کہتے
ہیں۔ لیکن یہ ٹھیک نہیں کیونکہ مکتی اور سنسارک سُکھ ایک دوسرے
کے متضاد ہیں۔ سنسارک سُکھ اندریوں کی خواہش پورا کرنے اور پرکرتی
کی اُپاسنا سے ہوتا ہے اور اندریوں کے وشے اور پرکرتی کی اپاسنا
مکتی کے واسطے ہانی کرنے والی ہے اسواسطے تت گیان ہی لینا چاہیئے
اب سوال ہوتا ہے۔ کہ تت گیان سے کیا فائدہ اگر سیدھا یہ کہا
جاوے۔ کہ جس کے کرنے سے مکتی ہو اُسے دھرم کہتے ہیں تو اُس کا
جواب یہ ہے۔ کہ پہلے دھرم کرنا ہوگا اور بعد میں مکتی ہوگی۔ ایسی حالت
میں ادھرم بھی دھرم کہلا سکتا ہے اور اسی خیال نے ہزاروں قسم کے
مت پھیلا دیئے اور ہر ایک مت والا اپنے مت کو مکتی کا سادھن سمجھتا ہے
یہاں تک تو ہوا کہ ایسے متوں سے مکتی کا سروپ بھی بگڑ جاتا ہے۔ اس
واسطے ایشوری نیم کے مطابق پہلے دیکھنا پھر چلنا دھرم ہے اور پہلے
چلنا اور بعد میں دیکھنا ادھرم ہے اسواسطے جہاں تت گیان کے بغیر
کرم بتلایا جاوے وہ کبھی مکتی کا سادھن نہیں ہو سکتا

سوال۔ کیوں جی تت گیان کس کا ہونا چاہیئے۔ جس کے مطابق دھرم
کرنے سے مکتی ہو اگر کہو ہر چیز کا تو ایسا گیان جیو آتما کے واسطے کبھی ممکن
نہیں اگر کوئی خاص چیز ہے تو اُس کا نام بتلانا چاہیئے

جواب۔ چونکہ سنسار میں دیکھا جاتا ہے۔ کہ ہر ایک چیز جس کی صفات
اپنے موافق ہوں اُس سے ترقی یعنی سُکھ ہوتا ہے۔ اور جس کی صفتیں
مخالف ہوں اُس سے نقصان پہونچتا ہے اسواسطے سکھ دُکھ کے
سادھنوں کی [illegible] کا گیان ہونا چاہیئے اور [illegible]سی

ایسی چیزیں ہیں۔ کہ جن کا گیان نہ بھی ہو کوئی ہرج نہیں
سوال۔ سکھ دکھ کے سادھن جو تم مخالف اور موافق صفات کو بتلاتے ہو تو وہ صفات کسی موصوف میں رہتی ہیں یا بذات خود کوئی چیز ہیں
جواب۔ دربیہ گن۔ کرم۔ سامانیہ۔ وشیش اور سمبائے یہ چھ پدارتھ ہیں۔ دربیہ میں گن رہتے ہیں اور گنوں کے مجموعہ کا نام دربیہ ہے جن میں سامانیہ گن ہوں اُن میں اتفاق ہوتا ہے اور وشیش گن ایک کو دوسرے سے علیحدہ کرتا ہے۔ اسی طرح پر سب پدارتھوں کے دھرم کو جانکر جو کرم ہوتا ہے اُس سے سکھ ہوتا ہے۔ جہاں بغیر جانے کرم ہوتا ہے وہاں دکھ ہوتا ہے
سوال۔ جو دکھ کی نورتی مکتی مانتے ہو یہ ٹھیک نہیں بلکہ نت سکھ کی پراپتی کو مکتی کہنا چاہیئے۔ جب تک سکھ حاصل نہ ہو تب تک منشیہ کی آتما کو شانتی کسی طرح نہیں ہو سکتی
جواب۔ جو چیز حاصل ہوتی ہے یا جسکا سنیوگ ہوتا ہے وہ کبھی نت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جو سکھ حاصل ہوگا۔ وہ کسی وقت میں ضرور حاصل ہوگا اور اس سے پہلے بالکل نہیں ہوگا اگر پہلے بھی تھا تو حاصل کیا ہوا اور اگر پہلے نہیں تھا تو نت سکھ کیسے ہوا کیونکہ نت کے معنے تین کال میں رہنے والے کے ہیں اور جس کا آدی ہو اس کا انت ضروری ہے اسی واسطے یہ نیائے رکھا گیا ہے۔ کہ جو چیز پیدا ہوتی ہے وہ انت ہے اور جو چیز پیدا نہیں ہوتی وہی نت ہے۔ اب تمہارے جس سکھ کا سنیوگ ہوا ہے۔ وہ سنیوگ نت کس طرح ہو سکتا ہے
سوال۔ اگرچہ مکتی سے پورب سکھ موجود تھا۔ لیکن اس کو بیرونی دکھ نے ڈھانپ لیا تھا اب وہ آورن نشٹ ہوگیا تو بلا شک سکھ معلوم ہونے لگا۔ اگر نیا سکھ کہیں سے ملتا تو اس کا سنیوگ پایا جاتا جس کے واسطے ماتس کی ضرورت بھی ہوتی جیسے کپڑے کی سفیدی کا رنگ

نے ڈھانپ لیا جب رنگ دور ہوگیا سفیدی نکل آئی چونکہ سفیدی کپڑے
کا سوبھاوک گن ہے اسواسطے یہ انیتہ نہیں ہو سکتی اسی طرح سکھ کو
سمجھنا چاہیئے

جواب یہ مثال اور کہنا بالکل ٹھیک نہیں کیونکہ اول تو جیو سوبھاوک
مکت ہے۔ یہ مسئلہ ہی قابل بحث ہے کیونکہ سوبھاوک مکت
ہونیسے پرم اور جیو میں لکشنوں میں کچھ فرق نہیں رہتا بالفرض محال اگر مان بھی
لیا جاوے تو بھی بھاری غلطی ہے۔ کیونکہ کپڑے کی سفیدی دوسرے انسانوں
کی نظر سے چھپ گئی وہ تو ممکن ہے۔ یہاں جیو کا گن جیو سے کیسے چھپ سکتا
ہے۔ ڈھانپنا ہمیشہ دوسرے سے ممکن ہے۔ لیکن گن اور گنی میں ڈھانپنا
نہیں ہو سکتا۔ اگر دونوں کو نیمتک مانو تو نت سکھ نہیں رہ سکتا اسواسطے
نت سکھ کی پراپتی مکتی ہے یہ خیال ٹھیک نہیں

سوال اگر مکتی میں سکھ کی پراپتی نہ مان کر دکھ کی نورتی ہی مانی جاوے
تو ایسی مکتی سے اور جڑ پدارتھوں سے کیا فرق ہے۔ کیونکہ جڑ پدارتھ
بھی دکھ سے علیحدہ ہے اسے کچھ بھی دکھ نہیں معلوم ہوتا نہ دوسرے
سشپتی اوستھا میں بھی دکھ نہیں ہوتا تو سشپتی اور مکتی کا کیا فرق
ہوگا۔ ایسے ہی غفلت اور مدہوشی میں بھی مکتی ہی سمجھنی چاہیئے
کیونکہ اس وقت بھی دکھ کا گیان نہیں ہوتا

جواب۔ یہ خیال ٹھیک نہیں کیونکہ قید سے آزادی ہر شخص چاہتا ہے
آزادی میں سوائے آزادی کے اور کیا نفع ہے۔ اور جو تم جڑ پدارتھوں
کو مکت کے مقابل لاتے ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ہر ایک جڑ اپنی ہستی
کے گیان سے لاعلم اور بالکل دوسرے لوگوں کے اختیار میں ہے اور
ہم نے جو مکتی میں سکھ کی تردید کی ہے وہ نت سکھ کی تردید ہے۔ اور
نیمتک آنند تو اسی وقت ہوتا ہے۔ لیکن سکھ کے خواہش والوں کو
بھی پہلے دکھ کی نورتی لازمی ہے۔ جب تک دکھ دور نہ ہو جاوے
تب تک سکھ کا گیان کیسے ہو سکتا ہے۔ کیونکہ من کا سوبھاو ہے

کہ وہ ایک کال میں دو چیزوں کا گیان نہیں حاصل کرسکتا اسواسطے جب دُکھ کا گیان ہوگا تب سُکھ کا نہیں ہوگا۔ اس لئے دُکھ کا دور ہونا ہی مکتی ہے اور مکتی شبد کا ارتھ بھی چھوٹنا ہے نہ کہ کسی چیز کا حاصل کرنا

جب مہاتما کنادجی نے مکتی کے سروپ میں مہامنی گوتم کا ساتھ دیا اور سوال جواب سے ان کا سدھانت پد بھی معلوم ہوا اور اُن کی تحریر سے صاف ظاہر ہوگیا کہ مہاتما کناد اور گوتم مکتی کے سروپ میں ایک رائے رکھتے ہیں۔ تب مہاتما وشسٹ جی نے کہا اب مہاتما کپل جی کو مکتی کے سروپ میں اپنا سدھانت بیان کرنا چاہئے جس سے معلوم ہوا۔ کہ اُن کے شاستر کا کیا منشا ہے۔ چونکہ سندھیا کا وقت ہوگیا اسواسطے سبھا برخاست ہوگئی اور اگلے روز صبح ہی اشنان سندھیا اور اگنی ہوتر سے فارغ ہو کر سب رشی لوگ دھرم چرچا اور مکتی کے سروپ کو تحقیق کرنے کے واسطے سبھا میں آموجود ہوئے۔ تت ودیتا رشی جی نے سب لوگوں سے کہا۔ کہ مہاتما کپل جی کا اُپدیش ہے آپ لوگ غور سے سُنیں کیونکہ اُن کی نسبت مورکھوں نے بہت سے شکوک عام کے دل میں ڈال دیئے ہیں اس کے بعد سب لوگ مہاتما کپل جی کا ویاکھیان مکتی کے سروپ پہ سُننے کے واسطے ایکاچت اور خاموش ہو کر بیٹھ گئے

کپل جی کا ویاکھیان

مہاتما کپل جی بولے کہ میں نے اپنے شاستر کے شروع میں ہی لکھدیا ہے۔ کہ تین قسم کے دُکھوں کی نورتی ہی مکتی ہے۔ جس اُپدیش اور مکتی ہے میرے شاستر کا پہلا سوتر یہ ہے

ارتھ اودھیاتمک ، (آدھی بھوتاک) (آدھی دیوک) ان تین قسم کے دکھوں کا دور کرنا ہی نشش جیون کا منزل مقصود ہے اور دکھوں کا دور ہونا ہی مکتی ہے

سوال ۔ ادھیاتمک دکھ کسے کہتے ہیں

جواب ۔ جو دکھ اندر ہی پیدا ہو کر تکلیف دے جس کا سبب کوئی بیرونی چیز نہ ہو جیسے حسد ۔ حرص بیماری وغیرہ

سوال ۔ آدھی بھوتک دکھ کسے کہتے ہیں

جواب ۔ جو کسی جیو کے تعلق سے پیدا ہو جیسے کسی کو سانپ نے کاٹا یا کسی کو شیر نے مار دیا یا کسی کو کسی آدمی نے ہتھیار سے تکلیف دی

سوال ۔ آدھی دیوک کسے کہتے ہیں

جواب ۔ جو دکھ کسی دیبہ شکتی سے پیدا ہو جیسے بجلی کے گرنے یا بارش کی کمی زیادتی وغیرہ سے جو تکلیف ہوتی ہے

سوال ۔ دکھ کا چھوٹنا اگر مکتی مانیں تو کس قسم کا دکھ چھوٹنا چاہیئے کیونکہ زمانہ کے لحاظ سے دکھ تین قسم کا ہے اول گذشتہ دوسرے موجودہ ۔ تیسرے آئندہ ۔ اگر کہو گذشتہ دکھ کو دور کرنا مکتی ہے تو ہر شخص مکت ہو گیا ۔ کیونکہ سب کے سب دکھ دور ہو گئے اگر کہو موجودہ دکھ کا دور کرنا مکتی ہے تو بھی نہیں ہو سکتا ۔ کہ جتنی دیر تک آپ اس کے دور کرنے کا پرشارتھ کرینگے ۔ تب تک یہ گذشتہ ہو کر گذر جائیگا ۔ اگر کہو آنے والے دکھ کا دور کرنا مکتی ہے ۔ تو بھی ٹھیک نہیں ۔ کیونکہ جو بیماری ابھی پیدا نہیں ہوئی اس کا علاج ہی کیا ہو سکتا ہے جیسے جو بیماری ہم کو دس برس بعد ہو گی ۔ آج ہم اس کی نسبت کیا انتظام کر سکتے ہیں

جواب ۔ آنے والے دکھ کی دور کرنا مکتی ہے ۔ کیونکہ گذشتہ اور موجودہ کے واسطے تو انسان و حیوان ہر دو برابر ہیں ۔ صرف آئندہ

کے انتظام کے واسطے انسان کو عقل دی گئی ہے اسی واسطے انسان کو بتلایا گیا ہے۔ کہ وہ دُکھ کے کارن کو جان کر اُس کے ناش کی کوشش کرے اور جب کارن موجود نہ ہوگا تو کاریہ پیدا نہیں ہوگا جیسا کہ لکھا ہے

कारणाभावात्कार्यभाव

یعنی کارن کے نہ ہونے سے کسی حالت میں بھی کاریہ نہیں ہو سکتا اس واسطے دیکھنا چاہیے۔ کہ دُکھ کا کارن کیا ہے جب معلوم ہو جاوے تب اس دتیاگ کر دُکھ سے بچ سکتے ہیں جیسے گرم چیزوں کے کھانے اور دھوپ میں پھرنے یا بہت آدمیوں کی بھیڑ میں رہنے سے گرمی کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔ اگر آدمی ایسا نہ کرے تو کبھی بیماری پیدا نہ ہوگی

سوال۔ کیا دُکھ کا بھی کوئی کارن ہے کیونکہ دُکھ تو جیو کا سوبھاوک گن سنا جاتا ہے۔ جب دُکھ سوبھاوک گن ہے تو اس کا ناش کسطرح پر ہو سکتا

جواب۔ اگر دُکھ جیو کا سوبھاوک گن ہوتا وہ کسی طرح بھی ناش نہیں ہو سکتا اور اس کے ناش سے جیو کا بھی ناش ہو جاوے گا کیونکہ گن اور گنی کا نت سمبندھ رہتا ہے اور چونکہ وید میں بھی مُکتی کے سادھنوں کا اپدیش کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دُکھ سوبھاوک گن نہیں کسی کارن سے پیدا ہوتا ہے

न स्वभावतो बद्धस्य मोक्षसाधनोपदेशविधि ॥

ار کو وید میں سوبھاوک دُکھ کے دور کرنے کا طریقہ نہیں ہے کیونکہ وید کا اُپدیش غلط باتوں کے واسطے کبھی نہیں ہو سکتا

سوال۔ اگرچہ وید میں مُکتی کا اُپائے لکھا ہے لیکن ہم لوگ کسی تحریر کو بغیر مُکتی کے نہیں مان سکتے اور ہمیں کچھ جیو کا سوبھاوک گن معلوم ہوتا ہے

جواب۔ جو اگر کسی وقت میں رہے اور کسی وقت میں نہ رہے وہ اُس کا سوبھاوک گن نہیں ہو سکتا۔ چونکہ اکثر موقع پر دُکھ نہیں رہتا اس واسطے اس کو جیو کا سوبھاوک گن نہیں کہہ سکتے اور جو دُکھ کو سوبھاوک

مانتے ہیں ان کو بیماری کا علاج اور بھوک کیواسطے غذا نہ کھانی چاہیے
سوال ڈکھ جیو کا سوبھاوک گن ہے اور وہ ہر وقت جیو کو ہوتا ہے
لیکن کبھی سُکھ اُسے ڈھانپ لیتا ہے اسواسطے اُسوقت اُسے
معلوم نہیں ہوتا ڈکھ ایسی چیز نہیں جو کبھی ہو اور کبھی نہ ہو
جواب سوبھاوک گن کا آورن نہیں ہو سکتا کیونکہ آورن دوسرے
کی نظر میں ہوتا ہے کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ آگ کی گرمی آگ میں
محسوس نہ ہو بلکہ درمیان میں پردہ آجانے سے دوسروں کو معلوم نہیں
ہوتی اور تم جو کہتے ہو کہ ڈکھ کو سُکھ ڈھانپ لیتا ہے تو کیا سُکھ جیو کا
سبھاوک گن نہیں
سوال ہم سُکھ ڈکھ دونوں جیو کے سوبھاوک گن مانتے ہیں جب سُکھ کی
سامگری ہوتی ہے تب سُکھ ڈکھ کو دبا لیتا ہے اور جب ڈکھ کی سامگری
ہوتی ہے تب ڈکھ سُکھ کو دبا لیتا ہے
جواب سُکھ ڈکھ دونوں متضاد گن ہیں یہ دونوں صفتیں ایک ہی موصوف
میں ایک کال میں کبھی نہیں رہ سکتیں چونکہ سوبھاوک گن یا ذاتی صفت
ہونے سے دونوں کا اپنے موصوف جیو میں ہر وقت رہنا لازمی ہے
اور اس کے واسطے سنسار میں ایک موصوف میں ایک کال میں دو متضاد
صفتیں رہتی ہوں
سوال سنسار میں ہم متضاد گنوں کا ایک موصوف میں ہونا دیکھتے
ہیں کیونکہ ایک آدمی جو بولنے کی طاقت رکھتا ہے اور وہی خاموش
بھی رہتا ہے خاموشی اور بولنا دونوں متضاد صفات ہیں
جواب یہ دلیل ٹھیک نہیں کیونکہ جسوقت بولتا ہے اُسوقت
خاموشی نہیں اور جسوقت خاموشی ہے اُسوقت بولتا نہیں دوسرے
بولنا چلنا وغیرہ صفات نہیں بلکہ فعل ہیں فعل کا کرنا یا نہ کرنا
فاعل کے اختیار میں نہیں
سوال اس کے واسطے اور بھی بہت سی مثالیں ہیں مثلاً ایک

لکڑی میں آگ اور پانی کے اجزا ایک کال میں دونوں رہ سکتے ہیں
اور آگ اور پانی دونوں متضاد صفت والے موصوف ہیں۔ اس سے
صاف پایا جاتا ہے۔ کہ ایک ہی موصوف لکڑی میں دونوں قسم کے
متضاد اجزا موجود ہیں

جواب۔ یہ مثال اُس سے بھی زیادہ غلط ہے۔ کیونکہ اجزا اکثر یہ مختلف
چیزیں ہوتی ہیں۔ مختلف چیزوں میں مختلف گن رہ سکتے ہیں لیکن موصوف
میں، ایک کال میں دو متضاد صفات کا ہونا ناممکن ہے آگ علیحدہ
چیز ہے۔ پانی علیحدہ چیز ہے۔ اسواسطے یہ دونوں ایک لکڑی میں موجود
ہیں۔ لیکن غور سے سوچنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ دونوں نہ تو ایک
موصوف کی متضاد صفتیں ہیں اور نہ ہی ایک جگہ پر رہتی ہیں کیونکہ
جس جگہ پر پانی ہے وہاں آگ نہیں اور جہاں اگنی ہے وہاں پانی نہیں

سوال۔ چونکہ موصوف مجمع صفات ہوتا ہے اور کل مجمع اجزا ہوتا ہے
اسواسطے صفت اور جز میں کوئی فرق نہیں پس جب متضاد اجزا
کی صفات ملتی ہیں اس سے صاف پایا جاتا ہے۔ کہ ایک موصوف میں
دو متضاد صفتیں رہ سکتی ہیں جسطرح ایک کل میں دو متضاد جز رہ سکتے ہیں

جواب کیونکہ کل وجز دونوں صفتیں رکھنے سے موصوف ہیں اور صفت
میں صفت نہیں رہ سکتی جیسا کہ گن کے لکشنوں میں بیان کیا گیا ہے

द्रव्याश्रय गुणवान

الکھ۔ جو کسی دربیہ یعنی جوہر چیز کے سہارے ہیں اور وہ خود عرض
یا گن نہ رکھتا ہو اُسے گن یعنی عرض کہتے ہیں۔ پس جبکہ صفت میں
صفت کا نہ ہونا اُس کی تعریف ہے اور جز میں صفات موجود ہوتی ہیں
اسواسطے صفات و اجزا کو ایک بتلانا بالکل غلطی ہے

سوال جیسے گرم پانی میں گرمی تو موجود نظر آتی ہے اور اُس کی
صفت سردی بھی ضرور ماننی پڑیگی کیونکہ صفت اپنے موصوف سے
کبھی علیحدہ نہیں ہو سکتی اسواسطے ایک ہی پانی میں دو متضاد

صفات گرمی اور سردی موجود دیکھنے سے صاف پایا جاتا ہے۔ کہ یہ نیم گرم دو متضاد صفتیں ایک موصوف میں نہیں رہ سکتیں غلط ہے

جواب۔ یہ مثال اور بھی غلط ہے کیونکہ گرمی اگنی کی صفت ہے اور آگ بسبب لطیف ہونے کے پانی میں داخل ہو سکتی ہے اسواسطے گرم پانی آگ اور پانی دو اجزا سے مرکب ہے اور دونوں متضاد صفتیں اپنے اپنے موصوفوں میں رہتی ہیں۔ ایک موصوف میں نہیں

سوال۔ ہم آگ کو دربیہ یعنی جوہر نہیں مانتے اسواسطے گرمی کو آگ کی صفت کہنا ٹھیک نہیں کیونکہ جوہر کے واسطے وزن کا ہونا لازمی ہے اور آگ میں وزن نہیں اور آجتک جس قدر سائینس دان ہوئے ہیں سب آگ میں وزن نہیں مانتے

جواب۔ صرف وزن دار ہی کو دربیہ ماننا یہ آپ کی غلطی ہے کیونکہ دربیہ کا یہ لکشن ہے

॥ क्रियागुणवत्समवायिकारणमिति द्रव्यलक्षणम् ॥

ارتھ۔ جس میں کریا یعنی حرکت سے لیکر۔ اور گن یعنی صفت اور سمبائے کارن یعنی علت مادی ہو لنے کی طاقت ہو اُسے دربیہ کہتے ہیں پس جوہر میں عرض کا ہونا لازمی ہے۔ لیکن وزن کا ہونا لازمی ماننا صرف غلطی ہی نہیں بلکہ وزن کی پیدائش کو نہ جاننے میں داخل ہے۔ کیونکہ وزن صرف زمین کی کشش سے پیدا ہوتا ہے جس قدر کشش زمین کسی چیز پر اثر کر سکتی ہے اُسی قدر اس میں وزن معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً ایک چیز اگر نیچے کی طرف اگرائینگے تو اس میں بالکل وزن نہیں معلوم ہوگا یا بہت کم معلوم ہوگا۔ لیکن اوپر کیطرف اٹھانے میں بہت ہی تکلیف بھی ہوگی اور وزن بھاری معلوم ہوگا اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ وزن زمین کی کشش ہے۔ بلکہ یہی ساری کلوں کی ایجاد کا سبب ہے کیونکہ اسی آکرشن شکتی یعنی پرتھوی کی کشش کے خیال سے پہلے پہیہ بنایا گیا اور اس سے تمام کلیں ایجاد

ہوئیں۔ لیکن اگنی بہ سبب لطیف ہونے کے کشش زمین کا اثر بہت
کم پڑتا ہے دوسرے اگنی کا خاصہ ہمیشہ زمین کے خلاف ہے زمین
ہر چیز کو اپنی طرف کھینچتی ہے اگنی چیزوں کو لطیف کر کے جس پر
زمین کی طاقت اثر نہیں کر سکتی ہر چیز کو اوپر کی طرف لیے جاتی
ہے زمین ہمیشہ سکوڑتی ہے۔ اگنی ہمیشہ پھیلاتی ہے۔ باوجود یکہ زمین
اور پانی دو چیزیں اگنی کے خلاف کام کرتے ہیں لیکن اگنی کی
لطافت کی وجہ سے اُس کا کچھ نقصان نہیں کر سکتے اور اسی سے
پیٹ اور انجن کی ترکیب نقلی ہے

سوال۔ اگر دُکھ جیو کا سوبھاؤک گُن نہ مانیں تو سرشٹی میں جو پہلا
جنم ہوا ہے اُس میں دُکھ کس طرح ہوا۔ کیونکہ اُس وقت تک نہ تو
متھیا گیان وغیرہ دُکھ کے سادھن تھے اور نہ ہی اور کوئی ایسا نشت
کرم تھا جس سے دُکھ مل سکے

جواب۔ اول تو سرشٹی پرواہ سے انادی ہے۔ لیکن ہر ایک سرشٹی
کے شروع میں تو سانکلپک سرشٹی ہوتی ہے جن کے گربھ میں نہ آنے
سے اور گیانی ہونے سے اُنہیں کچھ بھی دُکھ نہیں ہوتا۔ اور جو لوگ گربھ
میں آتے ہیں ان کے پہلی سرشٹی کے کرم موجود ہوتے ہیں

سوال۔ تمہارا پرواہ اور سروپ انادی اور شروع کہنے کا مطلب کیا ہے
یہ مہمل بات ہے کہ ایک چیز انادی ہو اور اُس کا شروع بھی ہو

جواب۔ جسطرح روز صبح سے دن شروع ہو کر شام کو ختم ہو جاتا ہے اسی
طرح ہر دن کا شروع اور ختم سروپ سے سادی کہلاتا ہے دوسرے
جس طرح رات سے پہلے دن اور دن سے پہلے رات ہوتی ہے اسی طرح
سرشٹی کے اول فنا اور فنا کے اول سرشٹی ہوتی ہے اس سلسلہ کو پرواہ
کہتے ہیں پس یہ سرشٹی سروپ سے سادی اور پرواہ یعنی سلسلے سے انادی ہے

سوال۔ کوئی بنا گربھ کے پیدا ہوتا ہے؟ اگر ایسا مانا جاوے تو سرشٹی
کا بالکل کوئی نیم ہی نہیں رہتا

جواب۔ بیشک گربھ کے بنا بھی لوگ پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن اس سے سرشٹی کے نیم میں کوئی خلل نہیں آتا۔ کیونکہ سرشٹی چھ طرح سے پیدا ہوتی ہے ایک سانکلپک یعنی خواہش سے دوسری جرُوج یعنی گربھ سے تیسرے سودج یعنی پسینے سے چوتھے انڈج یعنی انڈوں سے پانچویں اُدبھج یعنی زمین سے جس طرح درخت اور نباسپتی پیدا ہوتی ہے۔ چھٹے سان سیدھک جس طرح دھاتیں پیدا ہوتی ہیں

سوال۔ یہ تو مختلف قسم کی چیزوں کی پیدائش کے واسطے مختلف نیم ہیں لیکن صرف انسانوں کی پیدائش کے واسطے دو نیم کس طرح ہو سکتے ہیں۔ کہ وہ بغیر گربھ کے بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور آج کل بغیر گربھ کے کوئی پیدا نہیں ہو سکتا اسواسطے سرشٹی کے نیموں میں اختلاف ہونے سے ان [illegible] میں ایک ہی نیم ہو سکتا ہے۔ خواہ نیم بغیر گربھ کے تسلیم کر دیا [illegible] [illegible] ہیں سے گربھ سے پیدائش تو برابر نظر آتی ہے اور گربھ کی سرشٹی بغیر [illegible] گربھ سے لیکن نہیں اسواسطے بغیر گربھ کے سانکلپک سرشٹی ماننا [illegible] کے واسطے کوئی پرمان [illegible] ما غلطی ہے

جواب سنسار میں جس قدر ٹائپ اور سانچے [illegible] بنائے گئے ہیں اور جن سے آج کل ٹائپ اور سانچے بنتے ہیں یہ سب [illegible] پہلے ہاتھ سے تیار کئے گئے۔ لیکن اب سانچے سے ڈھالے جاتے ہیں [illegible] چیزوں کے اختلاف سے بھ [illegible] سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ جہاں [illegible] نیموں میں فرق ہونا لازمی ہے۔ شروع سرشٹی میں سانکلپک سرشٹی [illegible] کا ہونا اور اب اس کے گربھ سے سرشٹی کی پیدائش ماننے میں کوئی [illegible] [illegible] میں نہیں۔ جس طرح سے کاریگر کاپی نویس پہلے کاپی ہاتھ سے لک [illegible] کر پتھر پر جما دیتا ہے اور اُس کی تکمیل کے بعد وہ چھپنا شروع [illegible] ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بنا گربھ کے [illegible] دنیا میں ایشور کی صفت [illegible] دنیا میں انسانوں کی پیدائش ممکن ہے

سوال۔ تو اس طرح مختلف قسم کے طریق پیدائش ہوں گے اسواسطے تمہاری چھ قسم کی سرشٹی کی بجائے بہت قسم کی سرشٹی ہو جائے گی

جواب۔ بالکل نہیں کیونکہ سانکلپک سرشٹی میں ہر قسم کے نیموں کا پہلے

بنتا جاتا ہے۔ وہ سب مہاتما حقیقی سے تیار ہوئے ہیں

سوال۔ تمہارے اس مسئلہ میں پرتیکش پرمان نہیں، اور جس میں پرتیکش پرمان نہ ہو اس کا انومان وغیرہ بھی قابل یقین نہیں۔ کیونکہ انومان بیاپتی یعنی تعلق کے گیان سے ہوتا ہے۔ اور تعلق کا گیان پرتیکش سے ہوتا ہے۔ اور جس کا تینوں کال میں پرتیکش نہ ہو اس میں انومان وغیرہ کا ماننا ٹھیک نہیں

جواب۔ تمہارا یہ خیال ٹھیک نہیں۔ کیونکہ سنسار میں دو قسم کی چیزیں ہیں ایک اپروکش۔ دوسری پروکش۔ اپروکش چیزوں کا گیان تو پرتیکش سے ہوتا ہے۔ اور پروکش چیزوں کا گیان پرتیکش پرمان یعنی اندریوں سے نہیں ہوتا۔ اسواسطے ان کا گیان شبد اور بدھی سے ہوتا ہے

سوال۔ شبد پرمان بھی پرتیکش کے بغیر قابل تسلیم نہیں۔ کیونکہ شبد خود ثبوت کا محتاج ہوتا ہے۔ اسواسطے پرتیکش کا جھوٹا یا سچا ہونا سے بنا اور کوئی پرمان قابل یقین نہیں کیونکہ ثبوت کے محتاج ہیں

جواب۔ تمہارے کہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تم صرف اندریوں کے پرتیکش کو ہی پرمان مانتے ہو۔ لیکن یہ تمہارا ماننا ٹھیک نہیں کیونکہ مانسک پرتیکش ہی ہوتا ہے۔ اگر تم مانسک پرتیکش کو تسلیم نہ کروگے۔ تو تمہارے واسطے کوئی پروکش پدارتھ سنسار میں نہ رہیگا۔ اسوقت اول تو تمہارے دکھ سکھ اور من بدھی وغیرہ سب ہی کا انکار ماننا پڑیگا۔ کیونکہ ان کا گیان کسی اندری سے ہوتا نہیں اور بنا اندری کے پرتیکش مانتے نہیں پھر تمہیں اپنا گیان بھی نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ تم بھی پرتیکش نہیں ہو اسی واسطے شرتی نے بتلایا ہے کہ ودوان لوگ پرتیکش کی نسبت انومان اور شبد کو زیادہ پرمان مانتے ہیں اور جو چیزیں پروکش میں انہیں سے زیادہ پیار کرتے ہیں جیسا کہ لکھا ہے

परोक्षप्रिया इव हि देवाः प्रत्यक्षद्विषः ॥

ارتھ۔ دیو یعنی ودوان لوگ پرتیکش کے خلاف اور پروکش کے

پیارے ہوتے ہیں۔ کیونکہ پرتیکش پرمان تو نشچے اور ایشور میں سامانیہ ہے۔ اور اُس کا دشئے بھی صرف جڑ پدارتھ ہیں جن کے سمبندھ سے جیو آتما کو سوائے دُکھ اور ہانی کے کچھ بھی لابھ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ جڑھ پرکرتی بھی جب تک پرتیکش کا وشئے نہیں ہوتی یعنی استھول حالت کو پراپت نہیں ہوتی۔ تب تک دُکھ کا سبب نہیں ہوتی۔ اس واسطے جو کچھ پرتیکش کا دشئے ہے وہ سب راگ دویش اور متھیا گیان کو پیدا کرکے دُکھوں کا سادھن ہوتا ہے۔ صرف پروکش پدارتھ جو کارن روپ جیو آتما۔ پرماتما اور پرکرتی وغیرہ ہیں۔ اُنہیں کے گیان سے مکتی نصیب ہوتی ہے۔ اور ان کا گیان پرتیکش سے ہوتا نہیں۔ اور نہ ہی مکتی پرتیکش کا دشئے ہے پس جبکہ مکتی اور مکتی کے سادھن دونوں پرتیکش کا دشئے نہیں۔ تو کونی عقلمند آدمی ایسے پرمان پر کس طرح بھروسہ کر سکتا ہے۔ جس سے اُس کا مطلب حاصل ہونے کی امید ہی نہیں

سوال۔ ابھی تو شبد کو پرمان تسلیم نہیں کیا گیا۔ تم شرتی کا پرمان کیوں دیتے ہو یہ تمہارا پرمان سادھیہ سم ہیتوابھاس साध्यसम हेत्वाभास ہے۔ جب تک تم شبد کو پرمان سدھ نہ کر لو تب تک تمہارا شرتی پرمان دینا بالکل ٹھیک نہیں۔ تمہارے اس طریقہ سے تمہارے سدھانت کی کمزوری ثابت ہوتی ہے

جواب۔ پرتیکش کو تم نے کسطرح پرمان تسلیم کیا۔ اگر کہو سرب بکتی یا آچاریوں کے کہنے سے تو تمہارا پرتیکش بھی اُسی دوش سے دوشت ہے۔ کیونکہ آچاریوں کے کتھن اور سربگیہ مکتی کا گیان تمہیں شبد سے ہوا اور شبد کو تم نے پرمان تسلیم نہیں کیا۔ اگر کہو پرتیکش کو ہم پرتیکش سے ہی سدھ مانتے ہیں۔ تو تمہارے پرتیکش کی سدھی بھی وہی پرتیکش پرمان ہے۔ یا کوئی دوسرا پرتیکش ہے۔ اگر کہو وہی ہے تو آتما شرے आत्माश्रय دوش ہے۔ اگر کہو اَور پرتیکش سے علیحدہ ہے تو انوستھا یعنی دور تسلسل آجائیگا

سوال۔ اگر مانسک پرتیکش مان لیں تو پھر پروکش پدارتھوں کا گیان تو ہو جائیگا ایسی دشا میں شبد وغیرہ پرمان ماننے کی ضرورت نہیں رہیگی

جواب۔ شبد وغیرہ کو ہر حالت میں پرمان ماننا پڑیگا۔ کیونکہ مانسک پرتیکش تو سب کا سب کو تو ہوگا نہیں۔ اور آچاریہ وغیرہ کا واکیہ شبد ہو نہیں پرمان نہیں گنا جائیگا۔ تو اُس وقت پڑھنے پڑھانے کا سب سلسلہ ختم ہو جائیگا۔ اور کم علم آدمی نہ تو عالم بن سکوں گے اور نہ ہی دوسرے علم سے فائدہ اٹھایا جائیگا

جب کپل جی کے ویاکھیان پر اس طرح کے مختلف سوال ہونے لگے جنکا تعلق مکتی کے سروپ سے سیدھے طور بالکل کچھ نہ تھا تو تت ویتا رشی جی نے کہا۔ کہ اس وقت وچار پر کرن سے باہر جا رہا ہے اور اس طریقہ سے کسی مسئلہ کا فیصلہ قیامت تک نہیں ہو سکیگا۔ ان مسایل کی بحث شاستروں کے مسایل کی بحث میں کی جا دیگی اور مہاتما کپل جی نے مکتی کا سروپ دکھوں کی نورتی بتلایا اور نورتی پراپت کی ہوتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ موجودہ حالت میں جو دکھ ہے وہ آگے کو نہ رہے یہی دکھ کی نورتی کہلاتی ہے۔ اسواسطے مہاتما کپل جی تین کال میں دکھوں کی نورتی تو مانتے ہیں۔ بلکہ آگے آنیوالے دکھوں کی نورتی کو مکتی بتلاتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مکتی کے سروپ میں مہاتما کپل جی کبھی گوتم جی اور کناد جی کیساتھ اتفاق رکھتے ہیں۔ ان تینوں رشیوں کے شاستروں میں دکھ کا اینتا بھاو مکتی نہیں بلکہ دکھ کا دھونسا भाव अत्यन्ताभाव

بھاو مکتی ہے جس کا دھونس یعنی ناش ہوتا ہے۔ اس کی اتپتی لازمی ہے جس کا سنیوگ ہوتا ہے۔ اُس کا ویوگ لازمی ہے۔ اس واسطے دکھ جیو کا سوبھاوک دھرم نہیں۔ جو لوگ مہاتما گوتم اور کپل میں جیو کے سروپ کا جھگڑا بتلاتے ہیں۔ وہ بالکل غلطی کرتے ہیں۔ کیونکہ گوتم جی بھی دکھ نیمتک مانتے ہیں۔ یعنی متھیا گیان کی سنتان یعنی اولاد جانتے ہیں اور کپل جی بھی دکھ کو جیو کے سروپ سے علیحدہ بتلاتے ہیں۔ کیونکہ اُنہوں نے لکھا ہے۔ کہ

असंगोऽयं पुरुषः॥

یعنی جیوآتما اسنگ ہے۔ یہاں تک معلوم ہو گیا کہ گوتم۔ کپل اور کناد کا جیو کے سروپ اور مکتی کے سروپ میں اتفاق ہے۔ اب مہاتما پتنجلی

جی بھی مکتی کا سروپ بیان کریں گے۔آپ سب لوگ اُن کے ویاکھیان کو دل لگا کر سنیں اور جو اعتراض ہوں۔ اُن سے پوچھ سکتے ہیں۔ لیکن ساری بحث تحقیقات علمی کی نظر سے ہو ہار جیت کے خیال کو لا کر بحث کر کے رشیدون کا وقت بیکار نہ کھوئیں

مہاتما پتنجلی جی کا ویاکھیان

ہم بھی آنے والے دُکھ کو دور کرنا ہی مکتی مانتے ہیں۔کیونکہ کوئی منشیہ ایسے کام کے واسطے پُرشارتھ نہیں کرتا کہ جو یا تو حاصل ہو یا اسادھیہ असाध्य ہو۔ ہمارے خیال میں گذشتہ دُکھ کی نورتی تو حاصل ہے۔ اُس کے واسطے پُرشارتھ کرنا بے فائدہ ہے۔ اور موجودہ دُکھ کی نورتی موجودہ حالت میں اسادھیہ (असाध्य) یعنی ناممکن ہے اور جس کال میں وہ پرشارتھ سے دور ہوگا۔ تب وہ گذشتہ میں چلا گیا ہوگا۔ اور یہی ہم دنیا میں نظر آتا ہے۔ کہ پشو اور لشو بدھی والے آدمی موجودہ کا ہی انتظام کرتے ہیں وہ گذشتہ کے نتیجوں کو لے کر اُن سے آگے کا انتظام نہیں کر سکتے صرف وودان لوگ ہی گذشتہ نتیجوں اور کاریہ کارن کے گیان سے آنے والے دُکھوں کے دور کرنے کا پرشارتھ کر سکتے ہیں اسواسطے ہمارے خیال میں یہی منش اور پشو میں فرق ہے۔ اور یہی منش جیون کا اُدیش ہے

हेयं दुःखमनागतम्

یعنی آنیوالے دُکھ کو دُور کرنا چاہئے۔اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ آنے والے کو کس طرح پر دور کر سکتے ہیں۔ اُس کا جواب یہ ہے۔ کہ جس طرح ویدک شاستر کے گیانی حکیم بیماری کے اسباب کو معلوم کر کے بیماری کو دور کرتے ہیں یعنی ویدک شاستر میں یہ چار چیزیں لازم جاننے لائق ہیں۔ اول بیماری دوسرے بیماری کا سبب تیسرے صحت، چوتھے صحت کے اسباب۔ اگر غور سے

سوچا جاوے۔ تو موکش شاستر میں بھی ان چاروں چیزوں کا جاننا ضروری ہے اول دُکھ جو دور کرنے لائق ہے۔ دوسرے دُکھ کے اسباب۔ تیسرے صحت کی حالت یعنی مکتی یا جیو کا اصلی سروپ۔ چوتھے مکتی یعنی صحت کے اسباب پس ہمارے شاستروں میں بھی ان سب کی تشریح موجود ہے۔ مکتی کو ثابت کرنے کے واسطے اگرچہ سنسار میں کوئی درشٹانت عوام کی نظر میں نہیں لیکن سمجھدار لوگوں کے واسطے پرماتما نے ایک ایسی مثال دی ہے۔ جو صاف طور پر ثابت کرتی ہے۔ کہ مکتی دُکھ کے چھوٹنے کا نام ہے اس مثال کو جو مکتی اوستھا کا گیان کراتی ہے سشپتی اوستھا کہتے ہیں یہ اوستھا کنگال سے لیکر امیر تک کو ہر روز نصیب ہوتی ہے۔ اب سوچنا چاہئے۔ کہ سشپتی کی حالت میں کوئی اندری اپنی اندری کی طرف نہیں لگتی جس سے متھیا گیان اور دُکھ پیدا نہیں ہوتا سب لوگ اُٹھ کر یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم سکھ سے سوئے تو دُکھ کا نہ ہونا ہی پرم سکھ یا مکتی ہے اسواسطے ہر ایک آدمی کو دُکھوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دُکھ جس قدر پیدا ہوتے ہیں سب متھیا گیان سے پیدا ہوتے ہیں اور متھیا گیان اندری اور ارتھ کے سنیوگ سے پیدا ہوتا ہے اسواسطے جب تک اندری اور ارتھ کا سنیوگ نبدنہ ہو۔ تب تک نہ تو متھیا گیان دور ہوگا اور نہ ہی متھیا گیان سے پیدا ہونیوالے راگ دویش اور دُکھ سکھ سے کنارہ ہوگا جیسا کہ اوپنشد کا رستے لکھا ہے چونکہ جیو آتما اندریوں کو باہر کیطرف پھیلاتا ہے اندر کی طرف نہیں اسلئے اندر کی چیزوں کو ہی دیکھتی ہے۔ یعنی اُسے پراکرت پدارتھوں کا ہی گیان ہوتا ہے۔ اسواسطے جاگرت اوستھا میں سب کو دُکھ ہوتا ہے۔ اور سشپتی اوستھا میں سکھ ہوتا ہے

سوال سشپتی اوستھا کو مکتی کے واسطے مثال ٹھہرانا ٹھیک نہیں کیونکہ سشپتی اوستھا بالکل اگیان کی حالت ہے اور مکتی اوستھا پورن اور یتھارتھ گیان کی دشا ہے

جواب ہم نے سشپتی اور مکتی کو صرف دُکھ اور اندریوں سے سمبندھ

کے نہ ہونے کے واسطے مثال بس پیش کیا ہے۔ سو دونوں حالتوں میں اندریوں اور دُکھ کا سمبندھ جیو کے ساتھ نہیں ہوتا اور اسی اگیان کے فرق کو دور کرنے کے واسطے ہم نے سمادھی کا انتظام کیا ہے۔ اور اس کے سادھنوں کا ذکر اپنے شاستر میں ٹھیک طور پر کیا ہے

سوال۔ کیا تم مکتی سمادھی اور سُشپتی کو ایک ہی سروپ جانتے ہو یا تمہارے اس میں کچھ بھید ہے اور سمادھی آنند کی پراپتی کے واسطے کرتے ہو یا دُکھ کی نورتی کے واسطے

جواب جب اگیان سے جیو آتما اندریوں اور من سے علیحدہ ہوتا ہے اُس حالت کا نام سُشپتی ہے اور جب گیان سے اندریوں کو روک من کو ایکاگر کرتا ہے اور سنسار کے وشیوں سے بالکل علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اسی کا نام مکتی ہے۔ اور سمادھی میں جب دُکھوں کی نورتی ہو جاتی ہے تب برہم کا آنند جو کہ ہمیشہ چاروں طرف بھر رہا ہے اُسکو پرتیت ہونے لگتا ہے اور جب تک پراکرت اندری اور من سے بالکل علیحدہ نہ ہو جاوے تب تک دُکھ دور نہیں ہو سکتا اور جب تک دُکھ دور نہ ہو تب تک برہمانند کے سروتر ویاپک ہونے سے بھی اُس کا ذرا بھی گیان نہیں ہوتا۔ اسی واسطے کہا ہے۔ کہ تین ہی حالتوں میں برہم کے سمبندھ سے آنند کی پراپتی اور دُکھ کی نورتی ہوتی ہے۔ جیسا کہ کپل جی نے سانکھیہ سوتر میں کہا ہے

समाधिसुषुप्तिमोक्षेषु ब्रह्मरूपता ।।

ارتھ۔ سمادھی سُشپتی اور مکتی ان تین حالتوں میں جیو کو برہم کا آنند پراپت ہوتا ہے

سوال۔ مکتی آنند کی پراپتی کا نام ہے دُکھ کی نورتی کا نام نہیں یا یوں کہو کہ تین قسم کے دُکھوں کی نورتی اور آنند کی پراپتی کا نام مکتی ہے

جواب۔ مکتی صرف دُکھ کی نورتی کا نام ہے۔ اور آنند کی پراپتی

اُس کا پھل ہے۔ جیسا کہ قید سے چھوٹنے کا نام آزادی ہے۔ اور چھوٹ کر سُکھ کے سادھنوں کے حاصل کرنے کا نام آزادی نہیں اگر کہو کہ ایسا لکشن ماننے میں کیا دوش ہے۔ کہ دُکھوں سے چھوٹ کر آنند کو پراپت ہونا مکتی ہے۔ تو سوال یہ پیدا ہوگا۔ کہ ایک ہی کال میں نورتی اور پراپتی ہوگی یا کچھ دیر بعد اگر کہو ایک کال میں دونوں کی پراپتی ہوگی۔ تو ٹھیک نہیں کیونکہ انپگیہ جیو آتما ایک کال میں بہت سے پدارتھوں کا گیان نہیں کر سکتا اگر کہو کر سکتا ہے تو جیو سروگیہ ہو جائیگا۔ یا تم کو نیم کرنا پڑے گا۔ کہ اتنے پدارتھوں کا ایک کال میں گیان کر سکتا ہے اس سے زیادہ کا نہیں۔ اگر کہو سروگیہ ہو جائیگا تو کیا ہانی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ محدود چیز لا محدود طاقت نہیں دیکھ سکتی اگر کہو پہلے دُکھ سے نورتی ہوگی اور بعد میں آنند کی پراپتی ہوگی تو تمہاری مکتی پراپت نہیں کیونکہ جس کال میں دُکھ کی نورتی ہوگی اُس کال میں آنند کی پراپتی نہیں ہوگی۔ اور جس کال میں آنند کی پراپتی ہوگی اُس کال میں دُکھ کی نورتی نہیں ہوگی اور تم دونوں کی پراپتی کو مکتی مانتے ہو اور دونوں ایک وقت میں ہو نہیں سکیتں

سوال۔ نہیں ایک ہی کال میں دونوں ہونگے جیسے جب پرکاش آتا ہے تب ہی اندھکار نشٹ ہو جاتا ہے ایسے ہی آنند کی پراپتی ہونے سے دُکھوں کی نورتی ہو جائیگی

جواب۔ اگرچہ عام لوگ ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ لیکن درحقیقت یہ ٹھیک نہیں کہ جس لمحہ میں روشنی آتی ہے۔ اُسی کال میں اندھیرا چلا جاتا ہے کیونکہ ایسا ماننے سے روشنی اندھیرے کے دور کرنے کا سبب نہیں رہیگی پہلے لمحہ میں روشنی کا آنا دوسرے میں اندھیرے کا جانا ممکن ہو سکتا ہے اور یہ خیال کہ دونوں ایک ساتھ ہو لیتے ہیں صرف اُن لوگوں کا خیال ہے جو موٹی عقل رکھتے ہیں

جب مہا تما پتنجلی نے اپنا سدھانت بیان کر دیا تب مہا تما نت دیتا جی نے کہا کہ اب اس معاملہ میں زیادہ گفتگو کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی کیونکہ جب چار شاستر کاروں کے مت میں دُکھوں کے دور ہونے کا نام مکتی ہے تو باقی دو کا سدھانت اس کے خلاف نہیں ہو سکتا جہاں کہیں شرتی میں آنند کے حاصل کرنے کو مکتی کہا گیا ہے وہاں مطلب یہ ہے۔ کہ جس مطلب کی خواہش سے مکتی کی ضرورت ہے۔ اس مطلب کو بھی اُسی نام سے ظاہر کر دیا ہے۔ دراصل دُکھوں سے چھوٹنا مکتی ہے اور آنند پراپتی اُس کا پھل ہے جس طرح کوئی پھل بنا پرکرش کے پیدا نہیں ہو سکتا یا بنا کارن کے کاریہ نہیں ہوتا۔ اسی طرح بغیر دُکھوں سے چھوٹنے کے الپگیہ آتما برہمانند کو نہیں پراپت کر سکتا اور جب تک آنند پراپت نہ ہو تب تک اچھا یعنی خواہش دور نہیں ہوتی اور جب تک خواہش دور نہ ہو تب تک شانتی اور آزادی حاصل نہیں ہوتی اس واسطے ہر ایک آدمی کو پہلے دُکھ کی نورتی کے واسطے من اور اندریوں کو روک کر پرکرتی کی اُپاسنا سے علیحدہ ہونا لازمی ہے۔ پھر برہمانند جو ہر جگہ پر موجود ہے صرف دُکھوں کے آورن سے معلوم نہیں ہوتا۔ خود بخود پراپت ہو جائیگا یہ کہکر نت دیتا جی نے کہا۔ کہ اب سندھیا کال ہو گئی ہے۔ اسواسطے اب سبھا کو ختم کر کے کل پھر اشنان سندھیا کے بعد کسی دوسرے ضروری مضمون پر وچار کیا جاوے گا۔ آپ لوگوں نے اس مضمون کو تو سمجھ ہی لیا ہو گا۔

پہلا حصہ ختم ہوا

شری سوامی درشنانند سرسوتی ترک شرومنی جی کرت چند پستکیں
جن کا مطالعہ ویدک سدھانتوں کو سمجھنے کیلئے نہایت ضروری ہے

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
نیائے درشن بمعہ اردو ترجمہ	عہ	ایشور سدھی ویراپتی اردو	۳
ویشیشک درشن " "	عہ	گورو شکشا "	۲
سانکھ " "	۱۲	ویدوں کی عظمت "	۲
ویدانت جلد اول " "	۱۵	کنیتما چندر اودسے یعنی دہرم کا دوسرا الکشن اردو	۴
منڈک اپنشد " "	۱ہ	ست برتی بھانند ناول یعنی دہرم کا پہلا لکشن	۶
مانڈوکیہ " "	۳	آریہ سدھانت ہندی مجلد	۱۰
پرشن " "	۶	نئی اور پرانی تعلیم کا مقابلہ اردو	۱
اکنٹھ اپنشد " "	۶	اودیا کے چار انگ "	۱
کین " "	۲	مباحثہ آگرہ بمعہ قران کی چھان بین اردو	۳
نوین ویر اچین ویدانت بمعہ اردو ترجمہ	۳	مباحثہ پادری جوالا سنگھ و سوامی جی اردو	۱ہ
نوین ویدانت کی بنیاد اور اس کا ریویو۔ اس میں نوین ویدانت کا زبردست کھنڈن اور پراچین ویدانت کی عظمت ہے بمعہ اردو ترجمہ	عہ	مباحثہ مولوی ثنا اللہ و سوامی جی اردو	۱ہ
دہرم ویر اردو	۶	سانکھ درشن ہندی بھاشیہ	۱۲
نیت دیا رشی کی کتھا اردو	۶	نیائے " "	۸

علاوہ ازیں سوامی جی کی دیگر پستکیں و ٹریکٹ اور ہر پرکار کی ویدک دہرم سمبندھی پستکیں منگوا سکتے ہیں

وزیر چند شرما منیجر ویدک پستکالہ لاہور روڈ لاہور متصل ہری گیان مندر

تت وتیا رشی کی کتھا

دوسرا حصہ

اگلے روز سب رشی لوگ نت کرم کرنے کیلئے تت وتیا جی مہاراج کے مکان پر جمع ہوئے
اور یہ وچارنے لگے۔ کہ آج کس مضمون پر بات چیت ہونی چاہیئے۔ تب مہاتما وششٹ جی
بولے کہ اب بندھن کے سبب پر وچار ہونا چاہیئے۔ کیونکہ جبتک بندھن کے سبب کا
گیان نہ ہو جاوے تب تک مکتی کے سادھنوں کا یتھارتھ گیان نہیں ہو سکتا اور
جبتک کسی چیز کے سادھن یا کسی منزل کے راستہ کا گیان نہ ہو جاوے۔ تب تک اس
منزل کو جیو حاصل نہیں کر سکتا۔ اسواسطے میرے خیالمیں اسی سلسلہ سے سب
شاستر کار اپنے شاستروں کے مطابق بندھن کے اسباب پر ویاکھیان دیں تب مکتی کے
اسباب کا بھی وچار ہو سکیگا۔ اور سب سے پہلے مہاتما گوتم جی کو دکھ کے سادھنوں کا وچار
کرنا چاہیئے جس سے عوام کو پتہ لگجاوے کہ دکھ کا سبب کیا ہے۔ مہاتما وششٹ
جی کی اس آگیا کو سنکر مہاتما گوتم جی جو سب ترک کرنیوالوں سے افضل گنے جاتے
ہیں۔ ویاکھیان کیواسطے کھڑے ہوئے۔

گوتم جی کا ویاکھیان

رشی گن آج میرا ویاکھیان بندھن کے اسباب پر ہوگا۔ بندھن کے معنی جیو کا دکھ
سکھ کیساتھ تعلق ہوتا ہے۔ یہ تو آپ لوگوں کو معلوم ہوگا کہ جیو جبتک شریر کیساتھ
تعلق رکھتا ہے۔ اسوقت تک دکھ سکھ بھوگ سکتا ہے۔ اور جب اسکا شریر کیساتھ
تعلق نہ رہے تب اسے دکھ کا لیش بھی نہیں ہوتا۔ اور یہ بھی آپ لوگونکو اچھی طرح سے
معلوم ہے۔ کہ جیو کا شریر کیساتھ اہنکار کیوجہ سے جو من کی ایک برتی ہے تعلق
ہوتا ہے۔ یعنی جب جیو من کے تعلق سے اندری من شریر وغیرہ سامان کو اپنا جانتا
ہے۔ یہی اسکا شریر کیساتھ تعلق ہے۔ ورنہ نراکار جیو آتما کا سنسار کے ساکار پدارتھوں
کیساتھ اور کسی قسم کا تعلق ہو ہی نہیں سکتا۔ اب تعلق شریر کیساتھ کرموں کا پھل

بھوگنے کیواسطے ہوتا ہے۔ جو ۲ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک شبھ دوسرے اشبھ
شبھ کرموں کے پھل سے جیو سکھ بھوگتا ہے۔ اور اشبھ کرموں کے پھل سے جیو دکھ بھوگتا
ہے۔ اور انہیں کرموں کے پھل سے جنم اور موت دو بھاری دکھ پیدا ہوتے ہیں سب
دکھ جنم اور موت سے جو کرموں کا پھل ہے پیدا ہوتے ہیں اور کرموں میں شغل راگ
اور دویش سے پیدا ہوتا ہے۔ جس چیز میں راگ یعنی محبت ہے اسکے حاصل کرنیکے
واسطے محنت کیجاتی ہے اور جس چیز سے نفرت ہے اسکے تیاگنے یا دور کرنیکے
واسطے پرشارتھ کیا جاتا ہے۔ دنیا میں جسقدر پرشارتھ ہو رہا ہے۔ وہ سب راگ اور دویش
کیوجہ سے ہو رہا ہے۔ جبتک راگ دویش یعنی خواہش اور نفرت موجود رہیگی تب تک
پرشارتھ برابر بنا رہیگا۔ اور جہاں راگ دویش دور ہوا وہیں پر درتی یعنی چیزونکے
حاصل کرنے اور تیاگنے کا پرشارتھ دور ہو جاویگا۔ اور یہ راگ دویش متھیا گیان یعنی
غلط علم سے پیدا ہوتے ہیں کیونکہ یہ سارے سنسار کے پدارتھ جو پرتکش پرمان جانے جاتے
ہیں پنچ بھوتونکے بنے ہوئے ہیں پنچ بھوت سب جڑ ہیں اور انکا جیو آتما سے
کوئی تعلق نہیں ہے۔ نہ کوئی بھوت جیو آتما کیواسطے مفید ہے نہ مضر ہے لیکن
البتہ یہ جیو آتما اپنی علمی کمزوری سے بھوتونکی بنی ہوئی چیزونمیں کسیکو اپنے موافق
سمجھتا ہے کسیکو اپنے مخالف جن چیزونکو موافق سمجھتا ہے انمیں راگ یعنی خواہش پیدا
ہوتی ہے اور جنکو مخالف سمجھتا ہے انمیں دویش یعنی نفرت پیدا ہوتی ہے پس یہ سارے
سنسار کے جھگڑے جن سے جیو آتما بندھن میں معلوم ہوتا ہے۔ سب متھیا گیان سے
پیدا ہوتے ہیں اور متھیا گیان بہونک کاریونکے سبب سے پیدا ہوتا ہے۔ اور جب
تک بھوت پرمانو روپ میں رہتے ہیں تب تک جیو آتما کو انمیں متھیا گیان پیدا نہیں
ہوتا اور جب کاریہ روپ میں ہوتے ہیں تو انکو اندریونکے ذریعے سے محسوس کر کے متھیا
گیان پیدا ہو جاتا ہے جسکے سلسلہ کو ہمنے دوسرے سوتر میں بھی لکھا تھا۔ دیکھو نیا درشن
ادھیائے پہلا سوتر دوسرا۔

दुःख जन्म प्रवृत्ति दोष मिथ्या ज्ञा
नानामुतरो-तरा पाये तदनंतरा पायाद पवर्ग ॥ २ ॥

ادرکھ ۔ دکھ جنم پرورتی ۔ دوش اور متھیا گیان کے سلسلہ وار دور ہونیسے اپیرگ
یعنی مکتی ہوتی ہے ۔ میں نے اس سوتر میں بندھن کے اسباب سلسلہ وار ٹھیک ٹھیک طور
پر بیان کر دیئے ہیں کہ سب دکھونکی جڑ متھیا گیان ہے ۔ سو اسکو آپ لوگ پرتیکش طور پر
سنسار میں بھی دیکھ سکتے ہیں کیونکہ سنسار میں جتنے دکھ ہوتے ہیں سب اُلٹے گیان سے
ہی ہوتے ہیں ۔ مثلاً ہر ایک آدمی جانتا ہے ۔ کہ اناج کھانا ہر ایک منش اور پشو پکشی کی
زندگی کا سبب ہے ۔ لیکن جسوقت وہی اناج کچا کھایا جاوے ۔ تو اُس سے بدہضمی ہیضہ وغیرہ
پیدا ہوکر موت کا سبب ہو جاتی ہے ۔ اور گھی کو ہر ایک آدمی عمدہ خوراک سمجھتا ہے اور
بعض لوگ تو اُسے بل اور عمر کے نام سے تعبیر کرتے ہیں لیکن وہی گھی جو بل کہلاتا ہے
بخار کے بیماروں کے واسطے موت کا سبب ہو جاتا ہے ۔ اگر اُسیکو ویدک شاستر طریقے
سے پکا کر کھایا جاوے تو جذام جیسے زبردست بیماریوں کو دور کر کے منش کیواسطے سب سے
اُتم چیز معلوم ہوتی ہے ۔ ان باتوں سے صاف ظاہر ہے کہ اس سنسار میں کوئی چیز
جیو کیواسطے مضر نہیں ہے ۔ کیونکہ جیو نراکار ہر ایک مادے سے لطیف ہے اور کوئی
کثیف چیز کسی لطیف کو نقصان نہیں پہنچا سکتی لطیف کے اندر کثیف کو دخل نہیں ہو
سکتا ۔ اور جو جسکے اندر داخل نہ ہو سکے وہ اُسکو ذرا بھی نقصان نہیں دے سکتی
اور نہ ہی یہ مادی چیزیں جیو آتما کو کوئی فائدہ دے سکتی ہیں انسے جیو آتما کو نفع
نقصان کچھ نہیں ہو سکتا ۔ صرف جیو آتما نے متھیا گیان سے اُنکو اپنے واسطے مفید یا
مضر مان لیا ہے اور یہی جیو آتما کے بندھن کا کارن ہے ۔ جبتک متھیا گیان رہیگا تب تک
جیو آتما بندھن کے سبب چھوٹ نہیں سکتا ۔ اسواسطے ہر ایک منش کو متھیا گیان سے بچنے
کیواسطے پرشارتھ کرنا چاہیئے ۔ جو لوگ متھیا گیان میں پڑ جاتے ہیں وہ سنسار میں کسیطرح بھی
سکھی نہیں ہو سکتے متھیا گیان کی حد نہیں بہت سے لوگ پرکرتی کے پدارتھوں دولت
مکان وغیرہ کو اپنا مانکر اُنکے تغیرات سے دکھ سکھ مانتے ہیں کچھ لوگ شریر کو آتما مانکر اُسکے
تعلقات کو آتما میں فرض کر لیتے ہیں ۔ کچھ لوگ من کے ہرش شوک کو آتما میں مانتے ہیں اسی
طرح بہت پرکرتی شریر اندری من و پرانوں کے دھرم کو آتما پر لگانا متھیا گیان ہے جبتک

جیو اس متھیا گیان سے نہ چھوٹے تب تک وہ شانتی سے دور رہتا ہے ماب میں ہر
ایک مہاتما کو وقت دیتا ہوں کہ وہ میرے سدہانت میں جو اعتراض رکھتے ہوں
اسوقت پوچھ لیں تاکہ پھر کسیکو مجھپر دوش لگانیکا موقعہ نہ ملے۔

اتری جی کیا آپ جیو کو دکھ سکھ سے علیٰحدہ ملنتے ہیں۔ یا سکھ دکھ جیو کے سوبھاوک
دہرم ہیں۔ آپ لوگونکو معلوم ہے کہ میرا سدہانت یہ ہے کہ جبکا سینوگ ہوتا ہے اسیکا
ویوگ ہوتا ہے۔ جب میں دکھ کے ناش کو مکتی یا اپیرگ مانتا ہوں تو دکھ کو جیو کا سوبھاوک
دہرم کسطرح کہہ سکتا ہوں۔ میں نے تو اپنے شاستر کے دوسرے سوتر میں بھی اسبات کو صاف
کردیا تھا۔ کہ دکھ جنم مرن سے ہوتا ہے۔ اور جنم مرن پرورتی سے ہوتے ہیں اور پرورتی
راگ دویش سے ہوتی ہے۔ اور راگ دویش متھیا گیان سے ہوتے ہیں جب میں دکھ
کی پیدائش مسلسل متھیا گیان سے مانتا ہوں۔ اسکو جیو کا سوبھاوک دہرم ماننا تو میرے
سدہانت کے خلاف ہے۔ کیونکہ میرا سدہانت تو یہ ہے۔
لیعنی جو پیدا شدہ ہے۔ وہ انتیہ یعنی ناش ہونیوالا ہے۔ اور میں دکھ کو ناش کرنا مکتی
کیواسطے ضروری مانتا ہوں تو صاف ظاہر ہے کہ میں اپنے سدہانت کیموافق دکھ کو
پیدا شدہ مانتا ہوں اور سوبھاوک دہرم کو پیدا شدہ ماننا بالکل غلطی ہے جبکہ میں جیو آتما
بھی پیدا شدہ نہیں مانتا جو جسکا گن ہوتا ہے اسمیں ہمیشہ رہتا ہے اگر دکھ جیو آتما کا گن
ہو تو وہ اس سے علیٰحدہ کبھی نہیں ہو سکتا پھر دکھ ناش کی کوشش کرنا فضول ہوا اس
واسطے دکھ جیو آتما کا گن نہیں۔

داتری جی پھر تم نے یہ کیوں لکھا۔ کہ دکھ سکھ۔ اچھا۔ دویش۔ پریتن یہ جیو آتما کے
لنگ یعنی نشان ہیں۔ دیکھو نیائے درشن ادہیائے اول۔ سوتر دہم!

دگوتم جی لکشن دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک سروپ لکشن دوسرے تٹستھ لکشن سروپ
لکشن اسے کہتے ہیں جو لکشیہ یعنی چیز کیساتھ ہمیشہ رہتا ہے۔ اور تٹستھ اسے کہتے
ہیں جسکا تعلق چیز کی ہمیشگی نہیں ہوتا۔ مثلاً کسی نے پوچھا کہ دیودت کا مکان کونسا ہے
دوسرے نے جواب دیا جسپر کوا بیٹھا ہوا ہے۔ اب اسوقت تو وہ پوچھنے والیکو اس مکان پر کوا بیٹھا ہو

دکھلا رہا ہے۔ لیکن دلیودت کے مکان پر کوے کا ہمیشہ بیٹھا رہنا ضروری نہیں اسی طرح جو
نکھ دکھ اچھا دولیش یہ جیو آتما کے آٹھ شتھ لکشن ہیں اور گیان و پرتین جیو آتما کے سروپ
لکشن ہیں۔ جبتک جیو آتما کا تعلق شریر و من کیساتھ رہتا ہے تب تک یہ لکشن رہتے
ہیں۔ اور جہاں ان سے تعلق چھوٹا تب لکشن بھی نہیں رہتے اور سیشپتی اوستھا میں جبکہ
جیو سے اور شریر کا تعلق نہیں رہتا ہے تب یہ صفات نہیں رہتیں صرف گیان اور پرتین ہی رہتا ہے
داتری، اگر تم متھیا گیان سے بندھن مانو تو تمہارے سدھانت میں جگت کی پیدائش
کسطرح ہو سکتی ہے۔ کیونکہ متھیا گیان جسم میں آکر ہو سکتا ہے اور جسم میں آنا تمہارے
سدھانت کیموافق متھیا گیان کے بغیر نہیں ہو سکتا جسمیں ہمارے دوش انوستھا
یعنی جنم متھیا گیان کے بغیر نہیں ہو سکتا اور متھیا گیان جنم کے بغیر نہیں ہو سکتا جس سے
دور تسلسل لازم آتا ہے جو ناممکن ہے۔

گوتم جی سرشٹی دو قسم کی ہے۔ ایک یونی سے پیدا ہونیوالی ایک ایونی۔ ایونج
سرشٹی جو کہ ماں باپ کے سبب سے پیدا نہیں ہوتی۔ وہ مکت جیو کی خواہش سے پیدا
ہوتی ہے۔ اسمیں جب اسکا پرکرتی کیساتھ تعلق ہوتا ہے تب اسکو متھیا گیان سے عمل
میں جانا پڑتا ہے۔ اسواسطے دور نہیں آتا۔ کیونکہ یونج شریر متھیا گیان کے سبب سے
ہوتا ہے اور متھیا گیان ایونج شریر میں ہوتا ہے۔

اتری جی متھیا یونی کے پیدا ہونا ناممکن ہے۔ کیونکہ اسکو پرتیکش سے نہیں
دیکھتے اور جو چیز پرتیکش نظر نہ آئے۔ اسکا انومان بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ انومان پرتیکش
کے موافق ہوا کرتا ہے جسمیں پرتیکش نہو اسمیں انومان کسطرح بھی نہیں ہو سکتا

گوتم جی سنسار میں دو قسم کے مت ہیں ایک وہ جو سنسار کی پیدائش کو مانتے
ہیں دوسرے وہ جو سنسار کو انادی مانتے ہیں۔ انکو تو ایونج سرشٹی ماننے سے انکار
ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ جو سب سے پہلے ہوگا۔ وہ والدین کے سبب سے نہیں ہو سکتا اور
جو لوگ دنیا کی پیدائش نہیں مانتے انکو بھی ایونج سرشٹی سنسار میں نظر آتی ہے
جیسے جوں فنگیو پسینہ سے پیدا ہونیوالے جانور ہیں وہ ماں باپ کے سبب سے پیدا

نہیں ہے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایونج سرشٹی یعنی بلا باپ کے پیدا ہونیوالے جیو موجود ہیں
انتری جی۔ آپ نے یہ جو کہا۔ کہ ایونج سرشٹی مکت جیو کی خواہش سے پیدا ہوتی ہے
جبکہ مکت جیو کو بھی خواہش رہی۔ تو اچھا جیو آتما کا سوبھاو کرگن مانتی ہوگی دوسرے
مکت کو کمی ہوئی جسکے پورا کرنیکے واسطے وہ شریر میں جنم لیتا ہے۔
گوتم جی۔ جیو آتما کی خواہش سے ہمارا یہ مطلب نہیں کہ جیو نے اچھا سے شریر اتپن کیا ہے
بلکہ مطلب یہ ہے۔ کہ جبکہ پرلے کال میں مکت جیو ونکا نیمتک گیان جو کہ وید وابھیاس سے
سے پیدا ہوا تھا۔ وید ونکا ابھیاس نہ رہنے سے رفتہ رفتہ کم ہو گیا تو جیو کو گیان کی کمی سے
آنند کی پراپتی نہ رہی چونکہ مکت جیو ماں باپ کے تخم سے پیدا نہیں ہوسکتا کیونکہ اسمیں کہہ
ہوتا ہے۔ اسواسطے اسکو ایونج سرشٹی میں جنم دیا جاتا ہے۔ جسکو سائنٹفک سرشٹی بھی کہتے
ہیں اور یہی شریر خواہش پیدا ہونیوالا کہلاتا ہے۔ خواہش کے معنی یہاں گیان کی کمی ہے
انتری جی۔ خواہش من کا دھرم اگر مان لیں اور من کو قدیم مان لیں تو اسمیں ہرج ہو
گوتم جی۔ من چونکہ پرکرتی یا پنچ بھوتوں سے بنا ہوا ہے۔ اسواسطے وہ قدیم
نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح جب گوتم منی سے بہت پرشن کر نیپر بھی ان کا سدہانت یہی معلوم
ہوا۔ کہ وہ متھیا گیان ہی کو بندھن کا سبب مانتے ہیں۔ اور متھیا گیان کا سبب دنیا کے
انتہا قسم کا ہوتا ہے اور جیو کی الپگتا کا بھی نشچے ہو گیا تو وشسٹ جی نے مہاتما کناد جی کہا
کہ اب آپ اپنا سدہانت بتلائیں کہ آپکے مت میں بندھن کا سبب کیا ہے کیونکہ لوگ
آپکے خیالات کو جانچنے کی بہت خواہش رکھتے ہیں تب کناد جی نے اپنا ویاکھیان شروع
کر دیا۔

کناد جی کا ویاکھیان

رشی گن میں آپکے سامنے بندھن کے متعلق اپنا سدہانت بتلانا چاہتا ہوں
میرے خیالمیں جیو کا بندھن میں آنا صرف جیو کی الپگتا ہے جسکی وجہ سے جیو ہر ایک
پدارتھ جس کیساتھ اسکا تعلق ہوتا ہے ٹھیک ٹھیک گیان نہیں ہوتا اور ٹھیک
گیان نہ ہونے سے جیو سادھرم یعنی اپنی موافق دھرم والے چیتن اور وید ہرم یعنی مخالف
دھرم والے چیتن پرکرتی یا پنچ بھوتوں کے سروپ کو ٹھیک طور پر نہیں جان سکتا اور اس سے

اُسکو اُلٹا گیان اُتپن ہو جاتا ہے۔ جس سے یہ سنسار کے وشیوں میں پڑکر بندہن میں آجاتا ہے۔ جیو آتما کی الپگتا دور کرنیکے واسطے بغیر اُسکی سہائتا کے اسکا کام نہیں چل سکتا۔ اور جب تک الپگتا رہتی ہے تب تک متھیا گیان دور نہیں ہوتا۔ اور جب تک متھیا گیان دور نہ ہو۔ تب تک شانتی نہیں ہوتی۔ اسواسطے جیو کو سادہرم ویدہرم کا جاننا ضروری ہے جس کے بغیر راگ دویش اور سنسار کے وشیوں سے بچنا مشکل ہے۔ جب جیو کو یہ گیان ہوتا ہے۔ کہ سادہرم والیکی اُدپاسنا یعنی سنگت سے فائدہ ہوتا ہے اور ویدہرم یعنی مخالف دہرم والیکی سنگت سے نقصان ہوتا ہے۔ تب وہ جڑ پرکرتی کو جو اُسکے موافق دہرم والی نہیں بلکہ مخالف دہرم والی ہے۔ اپنی ترقی کا سبب نہیں سمجھتا۔ اور جب پرکرتی کو اپنا مخالف سمجھتا ہے۔ تو اُسکے وشیوں سے بھی ویراگ حاصل کر لیتا ہے۔ اور جس جیو کو سادہرم اور ویدہرم کا گیان نہیں ہوتا۔ وہ یہ بھی نہیں جانتا کہ پرکرتی کی اُدپاسنا سے اُسکی سراسر ہانی ہے۔ کیونکہ اُسکو پرکرتی کی چیزیں سکھدائی معلوم ہوتی ہیں۔ اور اُنکے حاصل کرنیکے واسطے رات دن پرشارتھ کرتا ہے جسمیں بہت قسم کے ایسے کام کرنے پڑتے ہیں۔ جو اُسکی آتما کیواسطے بہت دُکھ دینے والے ہیں۔ اسواسطے جیو کی دشا کو سدہارنیوالا دہرم ہے جسکا لکشن گیان کے موافق مکتی کا سادہن یعنی سبب ہوتا ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو گیان کے خلاف کام ہیں وہ سب مکتی کے مخالف ہیں اوسی سے بندہن ہوتا ہے کیونکہ جیو آتما کا لکشن گیان اور پریتن ہے۔ اور پرماتما کی شکتی سے بلا گیان کے پریتن یعنی حرکت تو جڑ چیزوں میں بھی موجود ہے۔ مثلاً اگنی میں اوپر چلنے کی حرکت ہمیشہ رہتی ہے اور اُسمیں ویوگ یعنی چیزوں کو علیحدہ کرنیکی طاقت ہمیشہ بنی رہتی ہے وہ کبھی حسب ضرورت اُسکے خلاف حرکت نہیں کر سکتی۔ تھا اگنی کبھی نیچے کیطرف چل سکتی ہے اور نہ ہی سنیوگ یعنی سکوڑنیکا کام کر سکتی ہے۔ اسی طرح جل میں نیچے کیطرف جانیکی عادت ہے۔ اور ہوا میں برابر چلنے کی طاقت ہے۔ لیکن گیان کے خلاف پریتن ہونیسے انکو جیو آتما نہیں کہہ سکتے۔ جیو آتما جسوقت ضرورت سمجھتا ہے منتر سے اگنی کو تیز کرکے

اوپر چڑہنا شروع کر دیتا ہے۔ اور جب چاہتا ہے پانی کو مدد دیکر اگنی کی طاقت کم کرکے (اور چلنا) نیچے بیٹھ جاتا ہے۔ اگرچہ پرکرتی میں پریتن نہیں لیکن پرماتما کے ہر چیز میں موجود ہو
اُسمیں پریتن ہوتا ہے۔ پرکرتی میں خالی پریتن جیو آتما میں گیان اور پریتن ہے
اور پرماتما آنند سے پورن ہیں اُن میں پریتن نہیں ہے۔
سوال چیتن پرماتما میں پریتن کیوں نہیں مانتے کیونکہ گیان اور پریتن ہی تو پرماتما کے گن ہیں
جواب۔ پریتن ایک ویشی چیز میں ہوتا ہے۔ سرب دیاپک پریتن لیعنی حرکت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ حرکت پانچ قسم کی ہے۔ ایک اوپر چلنا دوسرے نیچے گرنا تیسرے ترچھے چلنا
چوتھے سکڑنا۔ پانچویں پھیلنا یہ سب ایک دیشی ہی ہو سکتے ہیں سرب دیاپک میں نہیں
کیونکہ جہاں وہ پہلے نہووے وہاں جاوے جبکہ کوئی ایسی جگہ ہی نہیں اور اسکے
اوپر نیچے کچھہ نہیں ہے تو اسواسطے اُسمیں جانا آنا کسطرح ہوسکتا ہے۔
سوال۔ تم پہلے کہہ چکے ہو کہ پرکرتی میں پرماتما کے سنسرگ سے پریتن ہوتا ہے جب
پرماتما میں خود پریتن نہیں تو پرکرتی میں اُنکے سنسرگ سے کیسے ہو سکتا ہے مثلاً اگر
آگ خود گرم نہو۔ تو وہ دوسرونکو کیسے گرمی دیسکتی ہے۔ اسواسطے جبتک پرماتما
میں پریتن نہ مان لو تب تک پرکرتی میں اُنکے سنسرگ سے پریتن نہیں مان سکتے کیونکہ
جو طاقت کسی چیز میں خود نہیں وہ دوسری کو نہیں دیسکتی۔
جواب۔ اِس بات کا نیم نہیں اکثر موقعونپر اسکے خلاف دیکھا جاتا ہے مثلاً چمک پتھر
میں چلنے کی طاقت نہیں لیکن لوہے کو وہ ایسی طاقت دیتا ہے کہ لوہا چلکر چمک پتھر
سے جا ملتا ہے دوسرے دیوار پر جو لکھا ہوا ہو اُس سے دوسرونکو گیان ہو جاتا ہے، لیکن دیوار کو
گیان نہیں ہوتا۔ **سوال**۔ اگر پرماتما میں حرکت نہ مانیں تو اُسکے چیتن ہونیکا کیا
ثبوت۔ **جواب**۔ گیان کیموافق ہر چیز کی پیدائش جو جیو اور مادہ کی طاقت سے باہر ہے
سوال۔ جیو کو بندہن کس سبب سے ہوا ہے۔ **جواب**۔ سادہرم اور ویدہرم کو ٹھیک
ٹھیک نجاننے سے۔ **سوال**۔ سادہرم کسکو کہتے ہیں۔ **جواب**۔ جو
دہرم لیعنی گن اپنے موافق ہو۔ جیسے چیتن جیو آتما کا سادہرمی ہے۔

سوال۔ ویدھرم کس کو کہتے ہیں۔

جواب۔ مخالف دھرم کو جیسے جڑ پرکرتی چیتن جیوآتما سے مختلف دھرم رکھتی ہے۔

سوال۔ سادھرم ویدھرم نہ جاننے سے جیوآتما کو کیوں بندھن ہوتا ہے۔

جواب۔ جو جسکی اپاسنا کرتا ہے۔ اسکے گن اسمیں ضرور آجاتے ہیں جیسے ہوا اگنی کے سبب سے گرم ہوجاتی ہے اور جل کے سبب سے سرد ہوجاتی ہے سوبھاوک گن ہوا کا سپرش ہے اسیطرح جیوآتما جسکا گن گیان ہے جب ویدھرم دلی پرکرتی کو اپنے آتما کیموافق سمجھکر اسکی اپاسنا کرتا ہے تب اسمیں پرکرتی کے گیان وغیرہ گن آجاتے ہیں اور اسکی وچار شکتی نشٹ ہوجاتی ہے جس سے وہ شریر من اندریوں پر انکی ضرورتوں کو اپنی ضرورت سمجھکر اسکے نہ حاصل ہونیسے دکھ اور حاصل ہونیسے سکھ سمجھتا ہے۔ پس یہی بندھن ہے اور بندھن وشٹ گیان یعنی اودیا سے پیدا ہوتا ہے۔

سوال۔ اودیا کسطرح پیدا ہوتی ہے۔

جواب۔ इन्द्रि दोषात संस्कार दोषाच्चाविद्या

(ارتھ) اودیا کے پیدا ہونیکے دو سبب ہیں ایک اندریوں کے دوش سے جیسے کسی کی آنکھ میں پیلیا روگ ہوگا۔ تو وہ ہر ایک چیز کو جو واقعی پیلی نہیں ہے پیلی ہی معلوم کرتا ہے۔ یا جب کبھی پرکاش کی کمی سے آنکھ ٹھیک طور پر نہیں دیکھ سکتی۔ تو رسی میں سانپ کا وہم ہوجاتا ہے۔ یا سورج کے سبب سے بالو میں پانی کا بھرم ہوجاتا ہے۔ سوائے اس کے سنسکار دوش سے بھی اودیا پیدا ہوتی ہے۔ جیسے بچپن سے سنتا چلا آیا ہے کہ یہ پتھر کی مورتی دیوتا ہے۔ اب باوجود اسباب کو معلوم کرنیکے کہ مورتی کچھ بھی محنت نہیں کرسکتی اور نہ وہ کچھ انسان کی مدد کے بغیر حرکت کرسکتی ہے۔ لیکن تو بھی سنسکار جن اودیا کے سبب سے اس سے جاکر مرادیں مانگتے ہیں یا مردوں کی قبروں کو پتھر سمجھکر ان سے دعائیں مانگتے ہیں۔

سوال۔ کیا اودیا چیتن جیوآتما کا سوبھاوک دھرم ہے یا نیمتک اور اودیا سے مراد گیان کے نہ ہونیسے ہے یا کچھ اور۔

جواب۔ اودیا جیوآتما کا سوبھاوک گن نہیں۔ بلکہ نیمتک ہے۔

کیونکہ اِدہر ہم اندری دوش اَور سنسکار دوش بتلا چکے ہیں۔ اَور اودیا گیان کے ابھاؤ کو نہیں کہتے۔ بلکہ اُلٹے گیان کا نام اودیا ہے یعنی اَور چیز کو اَور جاننا اودیا ہے۔

سوال۔ اگر اودیا جیو آتما کا سوبھاوک گُن نہیں ہے۔ تو اُس کے پیدا ہونیکا کیا سبب ہے؟

جواب۔ اندریوں کا دوش اَور سنسکار دوش ہی اودیا کے پیدا ہونیکے سبب ہیں

سوال۔ یہ دوش جیو کے سوبھاوک گُن ہیں یا یہ بھی نیمتک ہی ہیں؟

جواب۔ دوش بھی جیو کا سوبھاوک گُن نہیں۔ بلکہ پرکرتی سنسرگ سے پیدا ہوتے ہیں۔

سوال۔ پرکرتی سنسرگ جیو کا سوبھاوک گُن ہے؟

جواب۔ وہ جیو کی الپگتا کے سبب سادہرم اَور ویدہرم کا گیان نہ رکھنے سے پیدا ہوتا ہے۔

سوال۔ الپگیتا جیو کا سوبھاوک گُن ہے۔ یا نیمتک گُن ہے؟

جواب۔ الپگیتا جیو کا سوبھاوک گُن ہے اِسکا کوئی سبب نہیں۔

سوال۔ اگر الپگیتا جیو کا سوبھاوک گُن ہے۔ تو اِسکا کبھی ناش نہیں ہوگا۔ اَور جب الپگتیا کا ناش نہ ہُوا تو جیو ہمیشہ بندھا رہے گا۔ اِس سے معلوم ہُوا کہ جیو سوبھاوک طور پر بندھا ہُوا ہے۔

جواب۔ اگرچہ الپگتیا جیو کا سوبھاوک گُن ہے۔ لیکن وہ دُور ہو سکتی ہے جیسے جل کا سوبھاوک گُن سردی ہے۔ اَور وہ اگنی کے سبب سے دور ہو سکتی ہے۔

سوال۔ جل کی سردی اگنی کے سنسرگ سے ناش نہیں ہو جاتی بلکہ اگنی کی گرمی اسکو محسوس نہیں ہونے دیتی۔ لیکن اگنی کا سوبھاوک گُن گرمی ہے اُسمیں سردی کبھی نہیں آسکتی۔ **جواب**۔ بیشک جل کی سردی کو آگ کی گرمی محسوس نہیں ہونے دیتی۔ لیکن ناش لفظ (نش) اَور نش دہاتو سے بنا ہے جسکے معنی ظاہر نہ ہونے ہیں۔ اَور اتپتی کا ارتھ ہی معلوم ہونا اَور ظاہر ہونا ہے۔ رہا اگنی میں سردی کیوں نہیں آ سکتی۔ اَور وہ اس وجہ سے کہ اگنی جل سے لطیف ہی لطیف میں

کثیف کو دخل نہیں بل سکتا۔ جب دربیہ اُسمیں داخل نہیں ہو سکتا تو اُس کے گن بھی اُسمیں نہیں جا سکتے۔

سوال۔ اگر ہم بندہن کو اودّیا کا کاریہ مانیں اور اودّیا کو اندری اور سنسکار دونوں سے مانیں تو لازمی ہوگا۔ کہ بندہن سے پہلے اندریوں کو تسلیم کریں چونکہ اندری بغیر شریر کے نہیں ہو سکتیں اسواسطے شریر کو بھی بندہن سے پہلے مان لیں لیکن شریر کرموں کا پھل بھوگنے کیواسطے ہوتا اور کرم اودّیا سے ہوتے ہیں۔ اسطرح چکر یعنی دور تسلسل آجائیگا۔

جواب شریر دو قسم کے ہوتے ہیں ایک جو ماں باپ کے تخم سے پیدا ہوتے ہیں دوسرے ایونج جو بغیر بیرج اور ماں باپ کے پیدا ہوئے ہیں۔ تو ایونج شریر دونمیں الپگتیا کے سبب سے اکثر پرکرتی سنسرگ سے جیو سادہرم دہرم کو نہ جانکر اودّیا سے بندھ جاتے ہیں۔

سوال۔ مکت جیوؤں کو کیا ضرورت ہوتی ہے۔ کہ وہ خواہ مخواہ مکتی کو چھوڑ کر بندہن میں آتے ہیں۔ کیونکہ اگر وہ ایونج شریروں میں نہ آئیں تو اُنہیں پرکرتی سنسرگ ہی اور نہ ہی وہ اودّیا میں پھسکر بندہن میں آئیں۔

جواب۔ چونکہ آتما سوبھاؤ سے الپگیہ ہے اور بغیر امداد کے تت گیان کو حاصل نہیں کر سکتا اسواسطے وہ تت گیان ویدوں کے ابھیاس سے پیدا ہوتا ہے۔ جیساکہ ہم نے اس سوتر میں بتلایا ہے۔

तद्धचनादाम्नायस्यप्रामाण्यम् ॥

یعنی پرماتما کا اپدیش ہونیسے وید تت گیان کے کرنیکا سبب ہے۔ اور اسی کے ذریعہ سے جیو اپنی الپگتیا کو دُور کر سکتا ہے جسطرح اگنی کے سبب سے جل کی سردی محسوس ہونیسے رہ جاتی ہے۔ اور اُس سے پیدا ہونیوالے کام بھی بند ہو جاتے ہیں اسی طرح ویدوں کے ابھیاس سے جیو کی الپگتیا دب جاتی ہے۔ اور اُس سے پیدا ہونیوالی اودّیا وغیرہ بھی پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب جیو مکتی میں چلا جاتا ہے۔ تب ویدوں کا ابھیاس یعنی مشق بند ہو جاتی ہے جسطرح اگر پانی کو خوب گرم کر کے آگ سے علیحدہ کر دیں۔ تو فوراً گرمی کم ہونی شروع ہوتی ہے۔ لیکن جب تک پانی آگ پر رہے تب تک گرمی بڑھتی جاتی ہے۔ اور سردی گھٹتی جاتی ہے۔ اور وہ گرمی جو آگ کے سبب سے پیدا ہوئی

تھی۔ کچھہ دیر میں علیحدہ ہو جاتی ہے۔ اور پانی ویسی کا ویسا ہو جاتا ہے اسیطرح پر ویدانتی تعلیم کے بند ہو جانیسے جیو کا نیمتاک گیان کم ہونے لگتا ہے اور آخر کو جیو اپنی اصلی حالتمیں آ جاتا ہے یعنی الپگیہ ہو جاتا ہے۔ جسکے دور کرنیکی ضرورت کو محسوس کرکے اور اُسکا علاج سوا وید منتروں کے ابھیاس کے دوسرا نہ دیکھکر اور بغیر جسم کے ویدونکے ابھیاس میں مجبور ہو کر جیو ایونج سرشٹی میں پیدا ہوتا ہے۔

سوال ۔ جو لوگ سرشٹی کے مانتے ہیں کیا پرمان ہے اگر کوئی نہ مانے تو کیا دوش ہوگا؟

جواب ۔ جو لوگ سرشٹی کا ارتھ جانتے ہیں۔ اُنکو تو ایونج سرشٹی ماننی ہی پڑتی ہے کیونکہ جو چیز پیدا ہوتی ہے اُسکا شروع ضرور ہوتا ہے۔ اور سب سے پہلے جو پیدا ہوگا۔ وہ ایونج کہلائیگا۔ اگر اُسکے ماں باپ ہونگے تو سب سے پہلا نہیں ہوگا۔ اور سرشٹی کی پیدائش ماننے والوں کے واسطے سب سے پہلا ہونا لازمی ہے۔ اِسواسطے ایونج سرشٹی ضرور ماننی پڑتی ہے۔

سوال ۔ اگر ہم سرشٹی کی پیدائش نہ مانیں تو کیا دوش ہے؟

جواب ۔ جو چیز حالت بدلتی ہے وہ کبھی انادی نہیں ہوسکتی کیونکہ جو چیز پیدا ہوتی ہے وہی بڑھتی ہے اور جو بڑھتی ہے وہی گھٹتی ہے۔ اور جو گھٹتی ہے وہ ناش اور پیدا ہونیوالی ہے۔

سوال ۔ دنیا کو حالت بدلتے کسی نے نہیں دیکھا کیونکہ اگر ساری دُنیا کو کوئی دیکھہ سکتا تو اُسکا کہنا بھی ٹھیک مان لیتے۔ لیکن آجتک دُنیا کو حالت بدلتے ہوئے نہ دیکھنے سے یقین ہوتا ہے۔ کہ دنیا ایسی ہی چلی آتی ہے۔

جواب ۔ جس چیز کے اجزا حالت بدلتے ہیں وہ کل چیز بھی حالت بدلا کرتی ہے۔ جبکہ ہم دنیا کی ہر ایک چیز کو حالت بدلتا ہوا دیکھتے ہیں۔ تو دُنیا کی حالت بدلنے میں شک ہی کیا ہے۔

اِتنا مباحثہ ہونیکے بعد تت دتیا جی نے کہا۔ کہ کنادجی کا بندھن کے متعلق سدھانت معلوم ہوگیا۔ ان کے اور گوتم جی کے سدھانت میں کچھہ بھی فرق نہیں چونکہ اب شام ہوگئی ہے۔ اسواسطے ہر ایک مہاتما نت کرم کرنیکے واسطے جائیں گے اور کل صبح آٹھہ بجے سے پھر اسی مضمون پر وچار ہوگا۔ اور مہاتما کپل جی جو سانکھیہ شاستر کے بنانیوالے ہیں۔ اپنا سدھانت بندھن کے متعلق بیان کرینگے۔

رشی کی آگیا پاکر سب لوگ اپنے اپنے مکانوں کو نت کرم کرنیکے واسطے چلے گئے اور تت وتیارشی نے اپنے ششیوں کے سہت سندھیا وغیرہ نت کرموں سے فارغ ہوکر اپنے ششیوں سے پوچھا کہ آجکے ویاکھیان سے تمہیں کوئی شک تو نہیں ہوا؟

پہلا ششیہ۔ مہاراج مجھے اس بات پر شنکا پیدا ہوئی۔ کہ ایشور بھی اپنی سرشٹی کے نیموں کو بدلتا رہتا ہے۔ کبھی تو ایونج سرشٹی یعنی بلا ماں باپ کے بنائے اور کبھی ماتا پتا کے سمبندھ سے اولاد پیدا ہونا بتلایا۔ چونکہ میرے خیال میں ایشور کے سارے نیم اٹل ہیں سو اسواسطے ایونج سرشٹی کا ہونا ٹھیک نہیں معلوم ہوتا۔ اگرچہ مہاتما کناداد کو تم جیسے ترک بادیوں کو مانتا ہوا دیکھکر مجھے یقین ہوتا ہے۔ کہ اسمیں بھی کوئی یکتی ہوگی ورنہ اس قسم کی تارکک کسی بات کو نہیں مان سکتی۔ آپ میری اس شنکا کو دور کردیجئے۔

تت وتیا جی۔ تمہاری شنکا اسبات کو ثابت کرتی ہے۔ کہ تمہارے دلمیں ست کے جاننے کی خواہش پیدا ہوگئی۔ تم نے کل سبھا میں کپل جی کے ویاکھیان کے بعد اس سوال کو پیش کردینا۔ رشی لوگ تمہاری شنکا کو دور کردیں گے۔

دوسرا ششیہ۔ مہاراج مجھے یہ شک ہے۔ کہ کنادجی نے ویدوں کو ایشور کا وچن بتلایا۔ لیکن وچن اسکا ہوتا ہے۔ جسکے اندری ہو۔ جبکہ پرماتما کی زبان ہی نہیں ہے تو اسکا وچن کیسے ہوسکتا ہے۔

تت وتیا جی۔ کیا وچن زبان سے ہی بولے جاتے ہیں۔ جب تم من ہی من روزمرہ گائتری کا جاپ کرتے ہو۔ تب کیا دل گائتری منتر نہیں بولتے ضرور بولتے ہو لیکن زبان اسوقت بالکل نہیں ہلتی۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ زبان سے بولنا صرف باہر والوں کو سنانے کیلئے ہے۔ جو محدود جیو آتما کے واسطے ہوتا ہے۔ سرب بیاپک پرماتما سے نہ تو کوئی آدمی یا چیز باہر ہے جسکو سنانیکے واسطے اس کو زبان کی ضرورت ہو۔ جسطرح تم اپنے من میں جاپ کرتے ہو۔ اور تمہارے کانوں کو بھی اس کی خبر ہوتی ہے۔ اسی طرح پرماتما کا اپدیش ہر ایک آتما کے اندر سے شروع ہوتا ہے چونکہ دوسروں کے اپدیش کرنیکو جو کہا جاوے۔ وہ وچن کہلاتا ہے۔ اس واسطے پرماتما جو جیوؤں کو اپدیش کرتے ہیں۔ وہ انکا وچن مانا جاتا ہے۔ چونکہ وہ

چیتن پرماتما کا گن ہے۔ اسواسطے اُسکا نام وید ہے۔

تیسرا انشش۔ مہاراج کیا آتما انت مکت نہیں ہے۔ کیونکہ جب اودیا سے بندھن ہوتا ہے تو بندھن سے پہلے جیو آتما ضرور مکت ہوگا۔ کیونکہ مکت ہوکر بھی بندھن میں آسکتا ہے جب جیو کا سوبھاؤ مکت ہے۔ تب بندھن ہو نہیں سکتا۔ جسطرح سوبھاوک گرمی آگ میں دیکھتے ہیں لیکن کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ کہ اگنی سرد ہو سکے اب مجھے یہ شک ہے کہ جیو آتما کا سوبھاؤ بدھ ہے یا مکت ہے نہیں جا ئیں۔ کیونکہ سوبھاوک بدھ ماننے سے مکتی اور سوبھاوک مکت ماننے سے بندھن نہیں ہو سکتا۔ جب جیو سوبھاوک مکت نہیں تو بندھن میں آنا غلط ہے۔ اور جب جیو سوبھاوک بدھ نہیں تو مکت ہونا بھی نہیں کہلا سکتا۔ اسواسطے میری سمجھ میں بندھن اور مکتی کوئی چیز نہیں۔ جب بندھن کوئی چیز نہیں۔ تو اس کا سبب کیا ہو سکتا ہے۔ اسواسطے جتنی بحث کیگئی اُس سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔

تت وتیا جی۔ آتما بدھ اور مکت دونوں سے علیحدہ ہے کیونکہ یہ دونوں نیمتک گن ہیں۔ ان میں سے آتما کا سوبھاوک گن کوئی نہیں جسطرح ہوا نہ سرد ہے نہ گرم ہے۔ لیکن اُسمیں سپرش ضرور ہے۔ سردی گرمی جو ہوا میں معلوم ہوتی ہے۔ وہ تو اگن اور جل کے سبب سے ہے۔ لیکن سپرش گن اُس کا اپنا ہے اسیطرح پر جیو آتما میں بندھن اور مکتی تو پرکرتی اور پرماتما کے سبب سے معلوم ہوتی ہے لیکن گیان جیو آتما کا گن ہے۔ جس سے جیو آتما اپنے آپکو بندھن میں یا مکت میں مانتا ہے۔

اگلے روز اشنان سندھیا وغیرہ نت کرم کے بعد سب رشی منڈل اکٹھا ہوا۔ اور مہاتما کپل جی سے کہا آپ ویاکھیان بندھن کے سادھنوں پر دیجئیے۔ اور کپل جی نے رشی منڈل کی پرارتھنا کو منظور کر کے اپنا ویاکھیان شروع کر دیا۔

کپل جی کا ویاکھیان

مہرشی گن جس وقت ہم بندھن کے اسباب پر وچار کرتے ہیں تو پہلے یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ بندھن سوبھاوک ہے یا نیمتک ہے۔ کیونکہ اگر بندھن سوبھاوک ثابت ہو جاوے۔ تو اسکا کوئی سبب نہیں ہو سکتا

اور نہ ہی اُس سے مکتی ہو سکتی ہے۔ اور نہ ہی موکش کے سادھنوں کا اپدیش ہو سکتا ہے
لیکن ویدوں میں موکش کے سادھنوں کا اُپدیش کیا گیا ہے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے
کہ بندھن سوبھاوک نہیں بلکہ کسی سبب سے پیدا ہوا اسواسطے ہم نے لکھا ہے :-

न स्वभावितो बद्धस्य मोक्ष साधनोपदेशविधि

یعنی سوبھاوک بندھن کیواسطے موکش سادھنوں کا اپدیش نہیں ہو سکتا ہم نے
اِسبات کو وید ہی سے نہیں مان لیا۔ کیونکہ ہمارا سدھانت یہ ہے :-

श्रोतव्यं श्रुति वाक्येभ्यो मन्तव्यश्चोपपत्तिभिः
पश्चात् सततं ध्येयं ऐते दर्शन हेतवः

سے اُسکو تحقیق کرنا اور تحقیق کر کے اُسپر عمل کرنا اسطرح پر دھرم کا پھل حاصل ہوتا ہے
جبکہ وید کے اُپدیش سے ہمیں معلوم ہو گیا۔ کہ بندھن جیو آتما کا سوبھاوک گن
نہیں ہے۔ تو ہم اُسکی دلیلوں سے تحقیقات کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ تو ظاہر ہے
کہ جو صفت سوبھاوک ہو گی۔ اُسکا ناش موصوف کی موجودگی میں کبھی نہیں ہو سکتا
لیکن ہم بندھن یعنی دکھہ کا ناش روز سُشپتی کیحالت میں دیکھتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے
کہ یہ جیو آتما کا سوبھاوک گُن نہیں۔ بہت سے لوگ یہ کہیں گے۔ کہ گیان جو جیو کا
سوبھاوک گُن ہے سُشپتی میں اُسکا بھی تو ابھاو ہوتا ہے۔ لیکن یہ کہنا ٹھیک
نہیں کیونکہ گیان کا ابھاؤ کسی کال میں نہیں ہوتا۔ مثلاً کوئی آدمی جب
غافل ہو کر سوتا ہے۔ تو جاگ کر یہ کہتا ہے۔ کہ آج ایسا غافل سویا کہ کچھہ
ہوش نہ رہے۔ اب ہوش نہ رہنے کا گیان اُسکو موجود تھا۔ بعض آدمی یہ
کہیں گے کہ یہ گیان اُس کو جاگنے پر ہوا۔ سونے کی حالت میں بالکل نہ
تھا۔ لیکن اُن کا یہ کہنا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ اگر سونیکی حالت میں
گیان نہ رہتا۔ تو جاگنے کیحالت میں بیہوشی موجود ہی نہیں۔ اب بے ہوشی
جب تھی تب اُسکو جانا نہیں اور جب بے ہوشی موجود نہیں تب جانا گیا
وشے کے ابھاؤ میں وشے کا گیان ہونا اور موجودگی میں نہ گیان ہونا
بالکل دلیل کے خلاف ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ بے ہوشی کیا چیز ہے

جیو آتما کا بیرونی اشیأ سے تعلق نہ ہونا۔ مثلاً ایک آدمی اپنے مکان میں بیٹھا ہوا ہے
جب وُہ مکان کا دروازہ کھولتا ہے۔ تب اُسکو باہر کی چیزوں کا گیان ہوتا ہے اور جب
دروازہ بند کر لیتا ہے۔ تو اُسکو باہر کی چیزوں سے کوئی تعلق نہیں رہتا اسیطرح
پرش اس شریر کے مکان میں بیٹھا ہوا ہے جب اندریوں کے دروازے کھلے رہتی ہیں تب
سنسار کی چیزوں کا اِسے گیان رہتا ہے اور جب اندری کام کرنا چھوڑ دیتی ہیں تب
باہر کا گیان بالکل نہیں رہتا۔ اور اِس باہر کے گیان نہ ہونیکو ہی بے ہوشی کہتے
ہیں جسطرح وُہ آدمی جس نے مکان کے دروازے بند کر لیئے ہیں اپنے گھر کے اندر کی
چیزوں کو دیکھ سکتا ہے اور اُنکے ساتھ تعلق بھی رکھ سکتا ہے۔ اسی طرح جیو آتما
بیہوشی کیحالت میں بھی اندرونی سارے کام کرتا ہے۔ پرانوں کی حرکت باقاعدہ جاری رہتی ہے
خون کی گردش بھی ٹھیک طور پر ہوتی ہے بدن کے زخم بھرتے ہیں کھانا تحلیل
ہوتا ہے۔ غرضیکہ دنیا کے اندر سارے کام چلے جا رہے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جیو کو
سُشپتی کیحالت میں گیان ہوتا ہے لیکن دُکھ سُکھ نہیں ہوتے۔ کیونکہ وُہ من کے
سبب سے پیدا ہوتے ہیں۔ جب من رہتا ہے تب رہتے ہیں جب من ناش ہو جاتا
تب ناش ہو جاتے ہیں۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دُکھ وغیرہ نیمتک دھرم ہیں
اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر بندھن کو نیمتک دھرم مانا جاوے تو یہ کس سبب پیدا ہوتا
ہے بعض لوگ ایسا کہتے ہیں کہ بندھن کال کے سبب سے پیدا ہوتا ہے جیسی پرلے کال کے
بعد جو مکت جیو جنم لیتے ہیں۔ اب اُنکے جنم میں سوائے کال کے کوئی دوسرا سبب تو ہے
نہیں۔ کیونکہ سنسار میں تو جنم کا سبب پچھلے کرم مانے جاتے ہیں۔ لیکن مکت
جیوُوں کے پچھلے کرم باقی نہیں رہتے۔ کیونکہ آجتک سب ویدوانوں کا سدھانت
ہے۔ کہ مُکتی میں کرموں کا بالکل ابھاؤ ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ کہا ہے۔

भिद्यते हृदयग्रन्थिश्छिद्यन्ते सर्वसंशयाः।
क्षीयन्ते चास्य कर्माणि तस्मिन्दृष्टे परावरे॥

(ارتھ) جب اُس پرماتما کو جیو جانتا ہے۔ اور سمادھی کیحالت میں اُسکے
آنند سروپ کو انوبھو سے دیکھتا ہے۔ تب اُس کے دِل کی جو گانٹھ ہے
جسمیں لاکھوں جنموں کے کرموں کے سنسکار موجود رہتے ہیں کھلجاتی ہے۔

اور اُسکے تمام شکوک جو اودیا اور الپگیتا کیوجہ سے پیدا ہوئے تھے ناش ہوجاتے ہیں اور تمام کرموں کا سلسلہ ختم ہوجاتا ہے۔ کیونکہ کرم کرموں کے سنسکار اور اُنکے پھل تب ہی تک رہ سکتے ہیں جبتک جیو آتما کیساتھ سنسکار رہتے ہیں اور جہاں جیو آتما کا سوکشم شریر علیحدہ ہوگیا۔ اُسیوقت کرموں کا تعلق بالکل نشٹ ہوجاتا ہے۔ چونکہ مکتی کیحالت میں جیو آتما استھول سوکھشم دونوں قسم کے شریروں سے علیحدہ ہوجاتا ہے۔ جیساکہ سمادھی اور سشپتی کیحالت میں نظر آتا ہے۔ کیونکہ مکتی کیواسطے یہی دو مثالیں دنیا میں موجود ہیں لیکن ان میں سے سمادھی بھی عوام کی نظر میں محتاج ثبوت ہے۔ جبتک اُسکو ثابت نہ کیا جاوے۔ اُسکی مثال سے کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ لیکن سشپتی ایسی حالت ہے جسکا تعلق ہر ایک جیو سے ہوتا ہے۔ جو تبلا رہا ہے کہ سمادھی اور مکتی میں بھی یہی حالت ہوتی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے۔ کہ جب جیو کا اگیان کی موجودگی میں بسم سی تعلق ہوتا ہے اور شریر بھی قائم رہتا ہے تو اُسکو سشپتی کہتے ہیں۔ اور جب گیان سہت اور شریر سہت بسم کیسا تعلق ہوتا ہے۔ تو اُسکو سمادھی کہتے ہیں اور جب گیان سہت اور شریر رہت بسم کیسا تعلق ہوتا ہے۔ اُسی مکتی کہتے ہیں۔ اِسواسطے ہمیں بندھ کے کارن کا وچار کرنا ہمیں لازم نظر آتے ہیں کوئی کہتا ہے۔ کہ کال کے سبب سے بندھن ہوتا ہے۔ جیسے بعض لوگ کلجگ کیوجہ سے یا سرگ کے شروع میں جو برے کال کیوجہ سی بندھن ہوتا ہے۔ لیکن یہ ٹھیک کیونکہ یہ بیدلیل ہے۔

नकालयोगतो व्यापिनो नित्यस्य सर्व सम्बन्धात ॥ १२ ॥

(ارتھ) کال کیوجہ سے بندھن نہیں ہوتا۔ کیونکہ کال بیاپک اور نتیہ ہے۔ اور اُسکا سب کیساتھ تعلق ہے۔ اگر کال کیوجہ سے دُکھ مانے جاوے تو کال کے نتیہ ہونے سے بندھن بھی نتیہ ہوگا۔ اور کال کا سب کیساتھ بوجہ ہر جگہ موجود ہونیکے تعلق ہوگا۔ اِسواسطے کوئی جیو بھی مکت نہیں ہوسکیگا۔ اور جب سب جیو بندھن میں رہینگے تو مکت بدہ کا نہ تو فرق ہی ہوگا۔ اور نہ مکتی مکتی ہوسکیگی۔ اِسواسطے کال یوگ سے بندھن ماننا غلط ہے۔

بہت سے لوگ دیش کیوجہ بندھن مانتے ہیں لیکن یہ بھی بیدلیل ہے کیونکہ دیش بھی ایک جیو کے ساتھ نہ تعلق رکھتا ہے۔ بلکہ اُس کا سب جیوؤں

کیساتھ تعلق ہے۔ اِسواسطے :۔

न देश योगतोऽप्यस्मात् ॥ ६३ ॥

دلیش کے سبب سے بندھن ہونا ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ دلیش کا تعلق بھی ہر ایک منشیہ سے ہے۔ پس اُس دلیش میں جسکے سبب بندھن پیدا ہوتا ہو کوئی مُکت نہ ہونا چاہیئے۔ اور سب کی پرکرتی ایک سی ہونی چاہیئے۔ بعض لوگ اوستھا یعنی حالت کیوجہ سے بندھن مانتے ہیں لیکن اُن کا یہ خیال بھی ٹھیک نہیں کیونکہ یہ بھی بیدلیل ہے :۔

नावस्थातो देहधर्मत्वात्तस्याः ॥ ६४ ॥

جاگرت، سُپن، سشپتی یا لڑکپن، جوانی اور بڑھاپے وغیرہ حالتوں کیوجہ سے بندھن نہیں پیدا ہوتا کیونکہ یہ حالتیں جسمانی ہیں روحانی نہیں۔ یہ سب استھول اور سوکھشم شریر کیوجہ سے ہوتی ہیں لیکن بندھن سے پہلے یہ شریر موجود نہیں ہوتے جب شریر موجود نہ ہوں گے تو اُن کے دھرم بھی موجود نہ ہونگے۔ اور جب انکے دھرم نہ ہونگے تو ان کوئی چیز کس طرح پیدا ہو سکتی ہے۔ جب بندھن ہو تو دونوں قسم کے استھول سوکھشم یعنی کثیف و لطیف جسم ہوں۔ اور جب جسم ہوں تو اُنکی حالتیں ہوں اور جب حالت ہو تو بندھن پیدا ہو اب بندھن کا پیدا ہونا جسم کے اختیار میں ہے۔ اور جسم کا پیدا ہونا بندھن پر منحصر ہے، اِسواسطے اوستھا سے یہ بندھن نہیں ہو سکتا۔ بعض لوگ کرم سے بندھن مانتے ہیں۔ لیکن یہ بھی ٹھیک نہیں کیونکہ۔ یہ بھی بیدلیل ہے۔

न कर्मणाऽप्यतद्धर्मत्वात् ॥ ६५ ॥

دارتھ) کرم سے بھی بندھن نہیں ہوتا۔ کیونکہ کرم شریر اور آتما کے سینوگ کیحالت میں ہوتا ہے۔ تو جو وششٹ کا دھرم ہے۔ وہ اکیلے جیو میں کیسے مانا جا سکتا ہے کیونکہ وششٹ کیحالت بُدھ دِشا کہلاتی ہے۔ بدھ دشا سے بندھن کی پیدائش ہو نہیں سکتی۔ کیونکہ یہ تب ہوگا جب شریر اور آتما کا سینوگ ہوگا۔ اور شریر اور آتما کا سینوگ ہی بندھن مانا جاتا ہے۔ تو بندھن کی دشا میں کرم ہوگا اور کرم سے بندھن کی دشا ہوگی۔ اِسواسطے دور (تسلسل) یعنی انوستھا دوش آ جائیگا۔ اِسواسطے وششٹ کا دھرم ہونیسے کرم بندھن ٹھیک نہیں ہو سکتا۔

بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ بندہن کا سبب پرکرتی ہے۔ لیکن یہ بھی ٹھیک نہیں ہے

प्रकृतिनिबन्धनाच्चेन्न तस्या अपि पारतन्त्र्यम् ॥ १८ ॥

ارتھہ۔ اگر کوئی کہے۔ کہ پرکرتی کے سبب سے بندہن کی پیدائش ہے تو بھی ٹھیک نہیں۔ کیونکہ پرکرتی خود مختار نہیں۔ یعنی جڑ ہونیسے اُسمیں بگڑنے اور ہونیکی طاقت نہیں۔ اور جو پرکرتی اپنے سنیوگ ویوگ میں خود مختار نہیں۔ وُہ دوسروں کو کسطرح باندھ سکتی ہے کیونکہ کرتا یعنی فاعل خود مختار ہونا چاہیئے۔ جو خود دوسرے کا محتاج ہے وہ فاعل نہیں ہو سکتا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اپادہی سے برہم ہی جیو ہو جاتا ہے۔ اور اپادہی بندہن کا سبب ہے۔ جب اُنسے پوچھتے ہیں کہ اپادہی کونسی ہے۔ تو وُہ اودیا کو اپادہی بتلاتے ہیں۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اودیا وستو یعنی کوئی چیز ہے یا نہیں۔ اگر کہو اودیا کوئی چیز ہے۔ تو وُہ دربیہ یعنی جوہر ہے۔ یا گن یعنی عرض ہے اگر کہو اودیا کوئی دربیہ ہے تو وُہ جڑ ہے۔ یا چیتن اگر کہو جڑ ہے تو وُہ پرکرتی کی طرح خود مختار نہیں ہوگی۔ اور جو خود مختار نہیں وُہ دوسرے کو کسطرح باندھ سکیگی۔ اگر اودیا چیتن ہے تو چیتن سے چیتن کا بندہن ہو نہیں سکتا کیونکہ روشنی میں پھیلانے کی طاقت ہے۔ سکوڑنیکی نہیں۔ اور چیتن گیان والیکو کہتے ہیں۔ وُہ مکت تو کر سکتا ہے۔ لیکن بندھن کا سبب نہیں ہو سکتا۔ اگر کہو اودیا گن ہے تو وُہ کس کا گن ہے۔ جیو کا یا برہم کا۔ اگر کہو برہم کے ایک دیش میں اودیا رہتی ہے۔ تو یہ ناممکن ہے۔ کیونکہ سورج کی کسی انش میں اندھکار نہیں رہ سکتا اگر کہو جیو کا تو یہ بھی ٹھیک نہیں کیونکہ اودیا بادجود کوئی چیز نہیں سوائے اودیا سے ڈھپے ہوئے چیتن کے چونکہ کسی چیز کا گن اُسکو ڈھانپ نہیں سکتا۔ بلکہ ہر ایک چیز کا گن اُسکو ہر کارش کیا کرتا ہے۔ اسواسطے چیتن جیو آتما کو ڈھانپنے والی اودیا اُسکا گن نہیں ہو سکتا۔ اور اودیا چونکہ اپادہی ہے۔ اور اپادہی ہمیشہ نہیں ہو سکتی وہ کسیوقت پیدا ہوا کرتی ہے۔ اور گن دربیہ کیساتھ ہمیشہ رہا کرتا ہے۔ اسواسطے بھی اودیا جیو کا گن نہیں ہو سکتی۔ اور دوسرے اودیا اپادہی سے بندہن ماننے والا سوائے برہم کے کسی دوسری چیز کا قائل نہیں۔ اب جب وہ اودیا کو چیز مان لیگا۔ تو اُسکے ادویت سدہانت کی ہانی ہو جاویگی۔ اسواسطے:-

नविद्यातो ऽप्यवस्तुनाबन्धायोगात ॥ २०॥

ارتھ۔ اَوِدیا کے کوئی چیز نہ ہونیسے اُس سے بندھن کی پیدائش نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ نفی سے کسی چیز کا بندھ جانا ممکن نہیں۔ باندھنے کیواسطے باندھنے والی ہستی کا ہونا لازمی ہے۔ اگر اوِدیا کو مثبت مانو گے۔

वस्तुत्वे सिद्धान्तहानि ॥ २१॥

ارتھ۔ اَوِدیا کے مثبت ماننے سے اَدویت برہم کا سدھانت گر جائیگا۔ کیونکہ

विजातीयद्वैतापत्तिश्च ॥ २२॥

برہم کے سوائے دوسری ذات والی اَوِدیا بھی قائم ہو جاویگی چونکہ ادوئیت بادی تو برہم کی ذات والی نہ دیگر ذات والی کوئی چیز مانتا ہے۔ اسواسطے اَودیا کوئی چیز نہیں ہوسکتی اَور اَوِدیا کی چیز نہونیسے اَوِدیا سے بھی بندھن نہیں ہُوا۔ لیکن اَوِدیا بادی کہتا ہے۔ کہ ہم اَوِدیا کو بھاؤ اَور ابھاؤ یعنی نفی اور مثبت سے علیحدہ مانتے ہیں۔ اسواسطے یہ اعتراض اُسپر نہیں آسکتے۔ لیکن اُس کا یہ کہنا ٹھیک نہیں ہے۔

न तादृक पदार्थाप्रतीतेः

ارتھ۔ چونکہ آجتک کوئی ایسی چیز معلوم نہیں جو نفی اَور مثبت سے علیحدہ ہو اسواسطے اَوِدیا کی ہستی نہیں مانی جاسکتی۔ اگر کہو کہ اَوِدیا ایسا انروچینی یعنی جسکو کہہ نہیں سکتے۔ پدارتھہ ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اُس اَوِدیا کے ہونیمیں کوئی پرمان یعنی دلیل ہے یا نہیں اگر دلیل ہے تو وہ پریہ یعنی مثبت ہو گیا۔ اگر کہو کوئی دلیل نہیں ہے۔ تو اُسکی ہستی کسطرح مانی جاسکتی ہے۔ کیونکہ لکشن اَور پرمان ہی سے چیز کے ہونیکا ثبوت مل سکتا ہے۔ اَور جسکے ہونیمیں کوئی پرمان نہ ہو۔ اُسکی ہستی کسطرح تسلیم کیجاسکتی ہے۔ اَوِدیا بادی کہتا ہے۔ کہ مقررہ پدارتھونکے ماننے والے نہیں۔ جیساکہ ویشیشک وغیرہ مانتے ہیں:۔

नवयंषट्पदार्थवादिनो वैशेषिकादिवत ॥

اَوِدیا بادی کہتا ہے۔ کہ ہم ویشیشک وغیرہ کی طرح چھہ پدارتھوں کے ماننے والے نہیں۔ جو تم کہہ سکو کہ ایسا کوئی پدارتھ نہیں ہم اننت پدارتھہ

مانتے ہیں۔ اُن میں ایسے بھی ہونگے۔ لیکن اودیا بادی کا یہ کہنا ٹھیک نہیں۔

अनियतत्वेऽपि नायौक्तिकस्य संग्रहोऽन्यथा बालोन्मत्तादिसमत्वम् (२६)

(ارتھ) خواہ مقررہ پدارتھ نہ مانکر بے انتہا مان لیئے جاویں لیکن بیدلیل پدارتھ کو اُس حالت میں بھی نہیں مان سکتے کیونکہ اُس حالتمیں پاگلوں کی بکواس اور بچونکی گپ شپ کے برابر ہے اودیا بادی کے خیالات ہو جائینگے لیکن پاگلوں کی بکواس کو صرف اِسواسطے تسلیم نہیں کیا جاتا کہ اُن میں دلیل کوئی نہیں ہوتی۔ بلکہ جو بیدلیل انڈ بنڈ بکواس کرتا ہے۔ اُسکو پاگل کہا جاتا ہے۔ اسواسطے اودیا ہی سے برہم کا آنا جیسا کہ اودیا بادی ماننا بھی غلط ہے اب لعض لوگ انادی باسنا یعنی قدیمی خواہش سے بندہن کا ہونا مانتے ہیں لیکن اُن کا یہ خیال صحیح نہیں اسطرح اور بھی جسقدر بندہن کے سادہن مانے جاتے ہیں وُہ سب ٹھیک نہیں۔ بندہن کا سبب صرف اُلٹا گیان ہے۔

बन्धो विपर्ययात्

ارتھ۔ بندہن یعنی دکھوں کے حاصل کرنے کا سبب اُلٹا گیان ہے۔ کیونکہ اُلٹے گیان کے سوائے اور کوئی بندہن کا سبب ہو نہیں سکتا۔ چونکہ سنسار میں بھی دیکھا جاتا ہے۔ کہ جسقدر دکھ پیدا ہوتا ہے۔ وُہ سب اُلٹے گیان کے سبب سے پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً انسان جن وشیوں کا بھوگ کرتا ہے ان سب کو سکھ کا سادہن سمجھکر کرتا ہے۔ لیکن انہیں وشیوں کے بھوگ سے روگ پیدا ہوتے ہیں۔ بندہن کا سبب متھیا گیان ہے۔ یہ کہکر کپل جی نے اپنا ویاکہیان ختم کر دیا۔ اور اُنکے ویاکھیان کے ختم ہونے پر سنت وتیا رشی جی کے ششش نے یہ اپنا سوال پیش کیا۔

سوال۔ جب بلا ماں باپ کے اولاد موجودہ زمانہ میں پیدا نہیں ہوتی تو اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قانون قدرت یہ ہے۔ کہ اولاد والدین کے سبب سے پیدا ہو لیکن سرشٹی کے آغاز میں ماں باپ کے لغیر اولاد پیدا ہوتی ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایشور کی نیم ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں۔ کبھی ماں باپ کے ذریعہ سے اولاد پیدا کرتا ہے اور کبھی بلا ماں باپ کے۔

جواب۔ مہاتما کپل جی نے کہا۔ کہ ایشر کا سرشٹی نیم لاتبدل ہے۔ وُہ کبھی

کبھی اپنے نیموں کو نہیں بدلتا۔ سرشٹی چھہ طرح سے پیدا ہوتی ہے۔ اوّل سانکلپک۔ دوسرے سانسدہک۔ تیسرے ادبھج۔ چوتھے سویج۔ پانچویں انڈج۔ چھٹے جرایوج۔

سوال۔ سانکلپک سرشٹی کسے کہتے ہیں۔

جواب۔ جو کلپ کے آغاز میں مکت جیوں کے سنکلپ اور ایشر کی پریرنا سے پیدا ہوتی ہے۔ اس سرشٹی کا ہر ایک جیو صرف سرشٹی نیم چلانیکے واسطے ہوتا ہے کرموں کا پھل بھوگنے کیواسطے نہیں ہوتا اور کوئی بدھ جیو اس سرشٹی میں جنم نہیں لے سکتا۔ یہ سرشٹی خالص مکت جیوئں کو جنکی مکتی کی معیاد ختم ہو چکی ہے۔ دوبارہ مکتی کے سادھن اور سرشٹی کا سلسلہ چلانے کیواسطے ہوتی ہے۔

سوال۔ سانسدہک سرشٹی کسے کہتے ہیں۔

جواب۔ جس سے دہاتو وغیرہ چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ جو صرف جڑ پدارتھوں سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ جسقدر سنسار کی چیزیں سوا چیتن کے اور چار قسم کی سرشٹی کے دیکھی جاتی ہیں۔ سب سانسدہک ہیں۔ سوال۔ ادبھج کسے کہتے ہیں۔

جواب۔ جو جڑ یعنی زمین میں پھیلتے ہیں۔ جیسے درخت بیل گھاس، آلن وغیرہ کی سرشٹی ہوتی ہے یہ ادبھج سرشٹی کہلاتی ہے۔ سوال۔ سویج کسے کہتے ہیں۔

جواب۔ جو پسینے اور میل کے ذریعہ سے جانور پیدا ہوتے ہیں جیسے مچھر پسو جوئیں بچھو۔ وغیرہ ہزاروں قسم کے جانور ہیں۔ سوال۔ انڈج کسے کہتے ہیں

جواب۔ جنکی پیدائش انڈوں کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ جیسے پرند اور سانپ وغیرہ

سوال۔ جرایوج کون ہیں جواب۔ جو حیوان یا انسان جھیر کے سبب سے پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے گائے بھینس وغیرہ۔

سوال۔ ہم سانکلپک سرشٹی کو نہیں مانتے کیونکہ اوّل تو اُس کا کوئی ثبوت موجودہ زمانہ میں نہیں مل سکتا۔ دوسرے وہ خلاف عقل ہے کیونکہ بغیر ماں باپ کے اولاد پیدا ہونا عقل تسلیم نہیں کرتی۔

جواب۔ تمہارے اِس کہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تم دنیا کی پیدائش کو نہیں مانتے۔ کیونکہ جو شخص سرشٹی کی پیدائش کو مانے گا۔ اُسے یہ بات لازمی

مانئی پڑے گی۔کیونکہ جس شخص کو وہ سب سے پہلے مانیگا اُسکو بلا ماں باپ کے پیدا شدہ ماننا پڑیگا۔ جیسے مسلمان اور عیسائی لوگ تو آدم کو بلا ماں باپ کے ایشر سے پیدا شدہ مانتے ہیں۔ اگر تم سرشٹی کے پیدا شدہ ہونیسے انکار کرو تو اُس سے بڑھکر دعولے بدلیل کوئی نہیں ہو سکتا۔کیونکہ کوئی متغیر چیز قدیم نہیں ہو سکتی۔ جس چیز کی پیدائش ہوگی۔ اُسی میں چھہ قسم کے دکار پائے جائینگے۔ اور جہاں اُنمیں سے دو بھی موجود ہوں وہاں باقی ضرور ہونگے۔ جو عقل متغیر چیزوں کو قدیم مانتے اُسے عقل کہنا بھی درست نہیں۔

سوال۔ چھہ قسم کے دکار کون سے ہیں۔

جواب۔ پیدا یعنی ظاہر ہونا۔ صورت تبدیل کرنا۔ ایک حالت پر جا کر بڑھنے سے رک جانا۔ تھوڑا تھوڑا گھٹنا۔ اور پھر ناش ہو جانا۔ یہ چھہ قسم کے تغیرات دکار کہلاتے ہیں۔ جن سے چیز کے پیدا ہونیکا حال معلوم ہوتا ہے۔

سوال۔ جس مکت جیو کو سنسار میں دوبارہ جنم لینا پڑتا ہے اُسکا سبب کیا ہے۔

جواب۔ سنسار میں ایک مکت جیو کو واپس آنے کا سبب الپگتا یعنی کم علمی ہے۔ کیونکہ جیو سوبھاؤ سے سروگیہ نہیں جب جیو ویدوں کو پڑھتا ہے تو اُسکو تتو گیان کے ہو جانیسے اُسکی الپگتا کچھہ وقت کیواسطے دور ہو جاتی ہے۔ لیکن مکت ہو جانے پر جیو ویدوں کی تعلیم سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اور ابھیاس یعنی مشق کے بند ہو جانیسے اُسکا گیان کم ہونے لگتا ہے۔ جب وہ پھر اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ تو تتو گیان کو حاصل کرنیکے واسطے پھر شریر کیضرورت محسوس ہونے لگتی ہے۔ اور اس ضرورت کو پورا کرنیکے واسطے وہ سانکلپک سرشٹی یعنی جب شروع دنیا میں مکت جیو بلا ماں باپ کے ایشر کے سنکلپ سے جنم لیتے ہیں۔ جنم لیکر سنسار میں آتا ہے۔

سوال۔ کیا گیان پیدا ہو کر ناش بھی ہو سکتا ہے ہم ایسا نہیں دیکھتے کہ وہ آدمی جو ایکدفعہ بی۔ اے پاس کر چکا ہو۔ دوبارہ الف اے پڑھنے لگجاوے۔

جواب۔ جو صفت ذاتی خاصہ نہ ہوگی۔ بلکہ کسی سبب سے پیدا ہوگی۔ وہ ضرور ناش ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ہر ایک صفت اپنے موصوف کے ساتھ ایسا تعلق رکھتی ہے۔ کہ اُسکے بغیر وہ رہ نہیں سکتی اور جہاں موصوف جائیگا وہاں

اُسکی صفت بھی جائیگی۔ اِس واسطے جب تک عارضی صفت کے سبب کیساتھہ تعلق رہیگا تب تک عارضی صفت موجود رہیگی۔ اور جہاں سبب سے تعلق منقطع ہو جاویگا جھٹ عارضی صفت دور ہو جاویگی۔ چونکہ چیزوں چیزوںکا تتو گیان بھی جیو آتما کے ویدوں کے ابھیاس سے پیدا ہوتا ہے۔ اسواسطے اس کا ناش بھی وید کے ابھیاس سے چھوٹ جانیسے ہو سکتا ہے مثلاً لوہے میں گرمی آگ کے سبب سے ہی جہاں لوہے کو آگ سے علیحدہ کرد یا جاویگا وہ گرمی کم ہونے لگیگی اور کچھہ دیر میں لوہا اپنی اصلی حالت میں آجاویگا۔ اور یہ بات عام لوگ جانتے ہیں۔ کہ مکتی کسی سبب سے ہوتی ہے۔ اور مکتی کیحالت میں سوکشم شریر سے علیحدہ ہونیکی وجہ سے ویدوں کا پڑھنا جسکا نام ویدوں کا ابھیاس ہے۔ بالکل بند ہو جاتا ہے۔ اِسواسطے جیو کا عارضی گیان موکش کالمیں دور ہوکر اصلی گیان جو جیو کا ذاتی خاصہ ہے۔ رہجاتا ہے۔ جو جیو کے سنسار میں دوبارہ آنیکا سبب ہوتا ہے۔

سوال۔ کیا سوکشم شریر کسی وقت جیو سے علیحدہ ہو سکتا ہے۔ اگر سوکشم شریر کی علیحدگی مانی جاوے۔ تو من وغیرہ کے الگ ہو جانیسے دہرم ادہرم وغیرہ سنسکار کس میں رہیں گے اور جب انکے سنسکار نہ رہے تو کرموں کا پھل کسطرح بھوگ کیا جاوے گا۔

جواب۔ چونکہ سوکشم شریر پرکرتی سے بنتا ہے جیساکہ بتلایا گیا ہی کہ پرکرتی سے مہتت اور اس سے اہنکار اور اہنکار سے پانچ تن ماترا۔ یعنی روپ۔ رس۔ گندہ۔ سپرش اور آواز اور اندری وغیرہ سب پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ پران اور اندرنی من وغیرہ ہی ملکر سوکشم شریر کہلاتا ہے۔ اور جب تک پرکرتی وکاروں سے جو بندہن کا سبب ہیں جیو آتما الگ نہ ہو جاوے تب تک مکتی کسی طرح بھی ہو ہی نہیں سکتی۔

سوال۔ کیا پرکرتی کے وکار بندہن کا سبب ہیں۔ تم پہلے گیان کو بندہن کا سبب مان چکے ہو۔ اب پرکرتی کے وکاروں کو بندہن کا سبب بتلاتے ہو۔ اِسواسطے تمہارا کہنا ٹھیک نہیں معلوم ہوتا۔ کیونکہ ایک چیز کے متعلق دو مختلف رائیں کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتیں۔

جواب۔ چونکہ متھیا گیان جو جیو کی الپگتا سے پیدا ہوتا ہے۔ وہ

پرکرتی کے وکاروں کا ہی ہوتا ہے۔ اسواسطے منتھیا گیان اور پرکرتی کے وکار دونوں ہی سبب ہیں۔ اگر دو آدمی دو مختلف باتوں کا ذکر ایک چیز کے متعلق کریں تو وہ غلط نہیں ہو سکتیں۔ بلکہ جہاں دو متضاد ہوں وہاں غلطی مانی جاتی ہے۔ مثلاً سنار، سونا اور سانچے ایک زیور کے بننے کا سبب ہوتے ہیں۔ اگر ایک آدمی یہ کہے کہ زیور سنار کے سبب سے بنا ہے۔ دوسرا کہے سونے کے سبب سے تیسرا کہے اوزاروں سے۔ تو تینوں میں کوئی بھی غلط نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ ہر ایک چیز اُسکے بننے کا سبب ہے۔

سوال۔ کیا سوکشم شریر کے بغیر جیو مکتی کا آنند حاصل کر سکتا ہے۔

جواب۔ جو چیزیں پرکرتی سے پیدا ہوتی ہیں۔ اُنکے معلوم کرنیکے واسطے جیو کو اندریوں کی ضرورت ہے کیونکہ نراکار جیو آتما اُن سے بغیر اندریوں کی مدد کے کوئی سکھ یا دکھ حاصل نہیں کر سکتا۔ لیکن نراکار پرماتما کے معلوم کرنیکے واسطے یہ اندری سب بیکار ہیں چونکہ مکتی کا آنند بھی پرماتما کے سبب سے ملتا ہے۔ اسواسطے اس آنند کے بھوگنے کیواسطے اندریوں کی ضرورت نہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ جیو کے الپگیہ ہونیکی وجہ سے باہر کی چیزوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنیکے واسطے اندریوں کی ضرورت ہوتی ہے لیکن مکتی کا آنند باہر سے نہیں ملتا۔ بلکہ جس سے آنند حاصل ہوتا ہے۔ وہ پرماتما اندر موجود ہیں۔ چونکہ اندر کی چیزوں کے واسطے اندریوں کی ضرورت نہیں اس واسطے مکتی میں آنند بھوگنے کیواسطے سوکشم شریر کی ضرورت نہیں۔

سوال۔ جبکہ شریر کے بغیر جیو کسی بھوگ کو بھوگ ہی نہیں سکتا تو تمہارا کہنا کسطرح صحیح ہو سکتا ہے

جواب۔ کہیں ایسا نیم یعنی قاعدہ نہیں ہے۔ کہ جیو بغیر شریر کے بھوگ نہیں سکتا بلکہ سشپتی اوستھا یعنی حالت خواب میں بغیر اندریوں کے سکھ بھوگتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اور جاگ کر بھی کہتا ہے۔ کہ آج میں سکھ سے سویا۔ اگر بغیر اندری اور شریر کے جیو بھوگ نہ سکتا تو کسطرح ایسا کہہ سکتا تھا۔

سوال۔ یہ درشٹانت تو ہمارے مطلب ہی کو پورا کرتا ہے۔ کیونکہ سشپتی اوستھا تو جسم میں رہنے ہی کی حالت میں ہوتی ہے۔ جب تک یہ ثابت نہ ہو جاوے کہ بغیر شریر کے ہونیکے کسی نے سکھ بھوگ کیا ہے۔ تب تک مکتی میں سوکشم شریر کا

موجود ہونا ماننا پڑے گا۔

جواب۔ سشپتی اوستھا میں اگرچہ شریر موجود ہوتا ہے۔ لیکن جیوآتما اُس سے کوئی کام نہیں لیتا۔ رہا یہ کہ کوئی شخص بغیر شریر کے کسطرح بھوگ کر سکتا ہے۔ اسکا جواب یہ ہے۔ کہ شریر تین قسم کے ہیں۔ ایک ستھول شریر یعنی جسم کثیف دوسرے سوکشم شریر یعنی جسم لطیف تیسرے کارن شریر یعنی جیو کے رہنے کا آدہار یعنی پرکرتی۔ اب کتی میں جسم کثیف کی ہستی سے تو ہر شخص انکاری ہے۔ لیکن جسم لطیف یعنی سوکشم شریر کے متعلق بحث ہے کیونکہ کارن شریر کو تو مکتی میں ہم بھی مانتے ہیں۔ جاگنے کیحالت میں جیو تین قسم کے اجسام سے تعلق رکھتا ہے اسواسطے دکھہ سکھہ کو بھوگتا ہے۔ اور سوپن کیحالت میں جیو دو شریروں سے تعلق رکھتا ہے۔ جس سے باوجود پراکرت یعنی مادی اشیاء کے نہ ہونیکے سمرتی یعنی وشیوں کی یادگاری سے دکھہ سکھہ بھوگتا ہے۔ لیکن سشپتی کیحالت میں صرف کارن شریر سے تعلق رکھتا ہے جس سے دکھہ بالکل نہیں ہوتا۔ صرف سکھہ ہی ہوتا ہے۔ اسواسطے ستھول شریر یعنی جسم کثیف اور سوکشم شریر یعنی جسم کے تعلقات سے سکھ دکھہ دونوں کا بھوگ ہوتا ہے۔ لیکن کارن شریر کے سبب سے صرف سکھہ ہی کا بھوگ ہوتا ہے دکھہ کا نہیں اسواسطے مکتی میں سوکشم شریر کا ماننا ٹھیک نہیں کیونکہ مکتی میں صرف سکھہ ہی ہوتا ہے۔ اور جبتک سوکشم شریر اور کرموں کے سنسکار باقی رہیں گے تب تک مکتی کیسی طرح نہیں ہو سکتی۔ اسی بات کو ثابت کرنیکے واسطے پرماتما نے سشپتی اوستھا قائم کی ہے۔

سوال۔ اگر سوکشم شریر مکتی میں نہ مانا جاوے تو آنند کا بھوگ کسطرح ہو سکتا ہے کیونکہ جیوآتما بغیر سوکشم شریر کے بھوگ کو نہیں محسوس کر سکتا۔

جواب۔ بھوگ دو قسم کے ہیں۔ ایک پرکرتی سے پیدا ہونیوالے دوسرے پرماتما سے آنند کے بھوگ۔ تو جیوآتما بغیر شریر کے بھوگ نہیں سکتا۔ کیونکہ پرکرتی جیوآتما سے باہر ہے اس کے اندر نہیں ہے۔ اور باہر کی چیزوں کو دیکھنے کیواسطے دروازہ کے کھلے بغیر کام نہیں چلتا اسواسطے سنسار کی جسقدر روشنی ہیں۔ اُن کے بھوگ تینوں جسموں کی موجودگی میں ہوتے ہیں۔ لیکن پرماتما جیو کے اندر موجود ہیں۔ جسوقت تک جیو بیرونی چیزوں کی طرف لگا رہتا ہے۔ اُسے پرماتما کا آنند معلوم ہی نہیں ہوتا۔ اور جہاں پرکرتی سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ وہاں پرماتما کے آنند کو محسوس کرنے

کرنے لگتا ہے کبھی جیو آتما بھوگ سے خالی نہیں رہتا خواہ وُہ پراکرتنا بھوگ کو حاصل کرے یا پرماتما سے آنند حاصل کرے۔ اُسکے واسطے ایک سچی مثال موجود ہے مثلاً آگ، پانی اور ہوا تین چیزیں موجود ہیں۔ آگ گرم ہے پانی سرد اور ہوا نہ سرد ہے نہ گرم بلکہ جس قسم کے پرمانو اسکے ساتھ ملتے ہیں ویسی ہی معلوم ہوتی ہے۔ گرمی کے دِنوں میں جب ہوا میں سورج کی کرنوں سے تیزی سے آگ کے ذرّے زیادہ مِل جاتے ہیں تب ہوا لُو کی شکل میں سخت گرم معلوم ہوتی ہے۔ اور جب پانی کے ذرّے مِل جاتے ہیں تب سرد ہو جاتی ہے۔ ہوا کبھی گرمی سردی سے علیحدہ ہو نہیں سکتی اُس میں کسی نہ کسی قسم کے ذرّوں کو ملا ہوا ہونا ضروری ہے۔ ورنہ سرد گرم محسوس کرنے والی کھال کو اُسکا علم ہی نہیں ہو سکتا۔ اِسواسطے پرکرتی کے وشیوں کے بھوگ کیواسطے سوکشم شریر کیفیر ورت ہے۔ آنند بھوگنے کیواسطے نہیں۔

سوال۔ کیا پرماتما بھی کبھی بھوگ ہو سکتے ہیں یہ بالکل ناممکن بات ہے۔ کیونکہ اوّل تو بھوگ ہمیشہ بھوگنے والے سے کثیف ہوتا ہے۔ دوسرے تم نے خود اپنے شاستر میں مان لیا ہے۔

चिद्वस्य नो भोग:

ارتھ۔ جسمیں چِنتا یعنی گیان ہو۔ وہی بھوگ ہے۔ اب چِنتا سے پری پورن پرماتما کسطرح پر بھوگ مانے جا سکتے ہیں۔

جواب۔ اُس بھوگ سے مطلب پرانوں کی خوراک سے ہے جو روزمرہ کھائی جاتی ہے۔ اور متغیر ہونیسے ہمیشہ حالت بدلتی رہتی ہے۔ اور وہاں ذکر ہی پرکرتی سے حرکت کی پیدائش کیواسطے جیو آتما کے بھوگ کی ہے۔ لیکن پرماتما سے اِس قسم کا بھوگ نہیں ملتا۔ بلکہ آنند کا گیان حاصل ہوتا ہے۔

سوال۔ جیو آتما من اور پرانوں کے بھوگ میں کیا فرق ہے۔

جواب۔ پران اپنے بھوگ کیحالت کو برابر ملتے رہتے ہیں جو خوراک کھائی جاتی ہے وہ برابر بدلتی رہتی ہے کبھی وُہ خوراک کیحالت میں ہوتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ خون گوشت چربی ہڈی اور بیرج بنکر پھر پرمانو ہوکر اُڑ جاتی ہے۔ اور من کو بھوگ دُکھ سُکھ من جس قسم کا موافق یا مخالف مادی اثر من پر ہوتا ہے۔ ویسا ہی اپنے آپکو دُکھی سُکھی معلوم کرتا ہے۔ اور من کی حالت بھی غذا کے سبب سے

بدلتی رہتی ہے۔ لیکن جیو آتما کا تعلق صرف گیان سے ہوتا ہے بھوگ صرف گیان ہی کے ذریعہ سے معلوم ہوتا ہے جسکو وہ اپنے الٹے گیان کیوجہ مفید یا مضر خیال کرتا ہے۔ اسی سے اپنے آپکو دکھی سکھی معلوم کرتا ہے۔ اور جب اُسے یہ گیان ہو جاتا ہے۔ کہ دنیا کی مادی چیزیں مفید یا مضر نہیں ہیں اور اُنکے ملنے یا ناش ہو جانیسے مجھے کچھہ فائدہ یا نقصان نہیں پہنچ سکتا بلکہ ہر ایک مادی چیز کا تعلق شریر اندری اور من سے ہوتا ہے۔ اور شریر اندری من سب مجھسے علیحدہ مادی چیزیں ہیں۔ اُن کے نفع نقصان سے مجھے کچھہ نفع یا نقصان نہیں ہو سکتا تب وہ مادی تعلقات سے علیحدہ ہوکر پرماتما کیطرف لگجاتا ہے اُسکو پرماتما کے گن آنند کا انوبھو ہونے لگتا ہے۔ پس بندہن کا سبب اُلٹا گیان ہی ہے۔ جو جیو کو مادی تعلقات کیوجہ سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور مادی سے جیو کا تعلق بسبب الپگتا اور آنند کے نہ ہونیسے ہوتا ہے یعنی جیو مادی کو آنند کا سبب اور آنند کے منبع یہ پرماتما کو بھولکر مادہ میں پھنس جاتا ہے۔ اگرچہ ہر ایک آدمی دنیا میں جانتا ہے کہ عورت وغیرہ کا جسم سب گندہ چیزوں سے بھرا ہوا ہے اسمیں سوائے ہڈی گوشت چمڑا پاخانہ پیشاب اور خون کے کوئی ایسی چیز نہیں کہ جسکو پاک اور آرام دینے والی کہہ سکیں لیکن اس الپگتا کیوجہ سے اُسکے ظاہری اور کھال وغیرہ کی صفائی کو دیکھکر ایسا مست ہوتا ہے کہ اُسے ذرا بھی اندر کی چیزوں کا گیان نہیں ہوتا۔ اور وہ سب مصیبتوں کی پرواہ نہ کرکے اپنے دھرم کو بٹہ لگاکر لوگ لاج اور دنیاوی خوف کو چھوڑکر اُسکے حاصل کرنیکے واسطے محنت کرتا ہے۔ عورت کا جسم تو پرکرتی کا ایک روپ ہے پرکرتی اس قسم کے ہزاروں روپ دہارن کرکے جیو کو دہوکے میں ڈالنے کا سبب ہوتی ہے کہیں لوگ چاندی سونے اور جواہرات کے خیال میں رات دن اپنی قیمتی زندگی کو خراب کرتے ہیں اگرچہ وہ لوگ جانتے ہیں۔ کہ چاندی سونے سے اُن کی روح و جسم کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا نہ یہ خوراک کا کام دیسکتے ہیں نہ پوشاک کا اور نہ ہی اُن سے کسی قسم کی خوشبو آتی ہے صرف ظاہری رنگت پر فریفتہ ہوکر اپنی بیش قیمت زندگی کو خراب کر رہے ہیں ایسی حالت میں صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ جیو اپنے کم علم ہونیسے پرکرتی پرستش یعنی سکھہ دکھہ کے سادہنوں کا ٹھیک گیان نہ رکھنے سے بندھن میں پڑتا ہے جیسا تما کپل جی کے دیا کھیان کے ختم ہونیپر لوگ سندھیا اور اپاسنا وغیرہ نتیہ کرموں کے واسطے چلے گئے دوسرے روز نتیہ کرموں سے فارغ ہوکر سب رشی مہاتما تت دیتا جی

کے آشرم پر جمع ہو گئے۔ اور کپل جی کی باتوں پر وچار کرنے لگے۔ اور بعض باتوں کو اپنے خیال
کے خلاف پا کر اسکی بابت تت وتیا رشی سے پوچھنے کی خواہش کی لیکن تت وتیا جی نے
کہا۔ کہ یہ سب رشی جبتک اپنا اپنا سدہانت نہ بیان کر دیں تب تک ٹھیک نرنے نہیں ہو
سکتا بلکہ سب کا سدہانت معلوم ہونیپر فیصلہ ہونا بہت ہی آسان ہو جاویگا۔ کیونکہ
میں دیکھتا ہوں جسقدر ویاکھیان ہو چکے ہیں گو انمیں لفظی فرق معلوم ہوتا ہے۔
لیکن سدہانت میں بہت ہی کم فرق ہے۔ اِسواسطے اب مہاتما پتنجلی جی مہاراج
کو بندہن کے اسباب پر ویاکھیان دینا چاہیئے۔ تت وتیا جی کی اس بات کو سنکر یوگی راج
پتنجلی جی ویاکھیان دینے کیواسطے کھڑے ہوئے۔

مہاتما پتنجلی جی کا ویاکھیان

میں آج اپنے خیالات متعلقہ اسباب بندہن ہیں اظہار کرنیکے واسطے تیار ہوا ہوں
بندہن کے معنی جن چیزوں سے تعلق پیدا کرنا ہمیں منظور نہ ہو اسکا تعلق جبراً ہم سے ہونا
ہے مثلاً ہم دکھہ کو نہیں چاہتے لیکن دکھہ ہمکو گھیرے رہتے ہیں ہم اُن دکھوں کو اپنی مرضی کے
خلاف بھوگتے ہیں دوسرے جسکی ہم خواہش رکھتے ہیں۔ اسکا ہم سے دور رہنا بھی بندہن ہے
ہم سدا سکھ کو چاہتے ہیں۔ لیکن سکھ ہمیں حاصل نہیں ہوتا۔ اب یہ دو قسم کے
بندہن ہیں جنمیں ہم پھنسے ہوئے ہیں۔ اب ہم سوچتے ہیں کہ جن دکھوں سے ہم
چھوٹنا چاہتے ہیں اور راتدن چھوٹنے کیواسطے محنت کرنے پر بھی اپنے کام
کو پورا نہیں کر سکتے۔ تو اُسکا کیا سبب ہے۔ ہم جب کسی حکیم کو بیماری کا علاج
کر نہیں ناکامیاب دیکھتے ہیں۔ تو ہمیشہ دو خیال پیدا ہوتے ہیں۔ اول تو یہ ہے کہ
بیماری لا علاج ہے۔ اِسکا علاج کرنا ہماری طاقت سے باہر ہے۔ دوسرے جو حکیم کر رہا ہے
وہ اس بیماری کا علاج نہیں دنیا میں جو چیز پیدا ہوتی ہے۔ اُسکا ضرور ناش ہوتا ہے اور جو
پیدا نہیں ہوتی اُسکا ناش نہیں ہوتا۔ دوسرے جس چیز کا کسی سے تعلق پیدا ہوتا ہے
اُس سے علیحدہ بھی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ایک کنارہ والی کوئی چیز نظر نہیں آتی جس سے
صاف پایا جاتا ہے۔ کہ اگر دکھہ پیدا شدہ ہے۔ یا اسکا ہم سے تعلق ہوتا ہے تو
اُسکا ناش بھی ضرور ہوگا۔ اگر دکھہ پیدا شدہ نہیں تو اسکا ناش بھی کسیطرح نہیں ہو

ہو سکتا۔ دوسرے اگر دکھہ کا تعلق ہم سے ہوگا۔ تو اسکا چھوٹنا بھی ضروری ہے۔ اگر دکھ ہمارا ذاتی خاصہ ہے تو کسیطرح بھی اس سے چھوٹ نہیں سکتے لیکن جب ہم اسبات پر غور کرتے ہیں کہ جو چیز کسیکا ذاتی خاصہ ہے یعنی سوبھاوک گن ہوتی ہے۔ وہ اس سے کسی وقت بھی علیحدہ نہیں ہو سکتی اور جو کسیوقت علیحدہ ہو جاوے وہ اسکا ذاتی خاصہ نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اسکے پیدا ہونے کا کوئی سبب ہوتا ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا یہ دکھہ ہر وقت ہمارے ساتھ رہتا ہے۔ یا کسیوقت اور حالتمیں ہم سے علیحدہ بھی ہو جاتا ہے۔ اگر کسیوقت ہم سے علیحدہ بھی ہو جاتا ہے تو یہ ہمارا ذاتی خاصہ نہیں ہے۔ جس سے اسکا علاج ہونا ناممکن نہیں بلکہ ہمارے کرنیمیں غلطی کو بتلانیوالا ہے۔ اگر کسیوقت بھی علیحدہ نہیں ہوتا تو ہمارا ذاتی خاصہ ہے۔ اسکے دور کرنیکی کوشش کرنا ہماری سخت غلطی ہے۔ بلکہ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی بیماری لاعلاج نہیں۔ کیونکہ ہر ایک بیماری اپنی پیدائش سے پہلے نہیں ہوتی اور ناش کے لائق بھی ہوگی۔ کیونکہ کوئی مخلوق چیز غیر فانی نہیں ہو سکتی۔ اسخیال کو لیکر جب ہم اپنی حالتونپر غور کرتے ہیں تو ہمیں ایک ایسی حالت نظر آتی ہے۔ جو ہر ایک سمجھدار کو معلوم کراتی ہے۔ کہ دکھہ تمہارا سوبھاوگ گن یعنی ذاتی خاصہ نہیں۔ اسواسطے تمہیں دکھہ کے دور کرنیکے واسطے کوشش کرنی چاہئیے۔ جب یہ معلوم ہو گیا۔ کہ دکھہ ہمارا ذاتی خاصہ نہیں۔ تو وہ لاعلاج بیماری نہیں بلکہ جو اسکا علاج کیا جاتا ہے۔ وہ ٹھیک نہیں اب ہمیں دکھہ کے اسباب کی تحقیقات کرنی چاہیئے۔ اسواسطے جب طریقہ تحقیقات عارضی صفات پر غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ لوہے میں گرمی ذاتی خاصہ نہیں جب لوہے کا اگنی سے تعلق پیدا ہوتا ہے تب لوہا گرم ہو جاتا ہے۔ اور جب اگنی سے لوہے کو علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔ تو رفتہ رفتہ گرمی کم ہونے لگتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عارضی صفات کے سبب سے جس چیز کا تعلق ہوتا ہے تو اسکی صفات اس چیز میں اثر کر جاتی ہیں۔ اور جہاں اسکا تعلق علیحدہ ہو گیا تو صفات عارضی بھی دور ہو جاتی ہیں۔ اب سوچنا چاہیئے۔ کہ وہ کونسے اسباب ہیں جن سے جاگرت اوستھا میں تعلق پیدا ہونیسے دکھ محسوس ہوتا ہے۔ اور سشپتی اوستھا یعنی حالت خواب غفلت میں ان سے علیحدگی ہو کر دکھ بالکل دور ہو جاتا ہے۔ جہانتک غور کیا جاتا ہے۔ تو ایک سبب یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جاگرت اوستھا یعنی حالت بیداری میں کسی چیز

کو اپنا مانتے ہیں یعنی خودی اور اُسکا تعلق اشیا سے معلوم ہوتا ہے جسکو اسمتا یعنی ہئیں یوں اور یہ میرا ہے یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے۔ دوسرے بیدا رہی ہیں کسی چیز کو اپنے واسطے سُکھ کا سبب اور کسیکو دکھ کا سبب سمجھتا ہے۔ اور جسکو سکھ کا سبب سمجھتا ہے اُس سے محبت ہوتی ہے اور جسکو دُکھ کا سبب سمجھتا ہے۔ اُس سے نفرت ہوتی ہے۔ اور یہی خواہش اور نفرت راگ و دویش کہلاتی ہے۔ علاوہ اِن تینوں کے جاگنے کی حالتمیں لوگوں کو مرتا دیکھکر اپنی موت کا بھی خوف لگا رہتا ہے۔ اسی سبب سے جو اپنے آپکو دکھی معلوم کرتا ہے۔ لیکن سشپتی یعنی خواب میں بیرونی چیزوں کا تعلق بالکل ٹوٹ جاتا ہے۔ اِسواسطے راگ و دویش اور اسمتا یعنی اہنکار اور موت کا خوف چاروں کلیش دور ہو جاتے ہیں لیکن ان کلیشوں کے دور ہو جانیسے کوئی مستقل فائدہ نہیں حاصل ہو سکتا کیونکہ سب دکھوں کا کارن جو متھیا گیان یعنی اودیا ہے۔ وہ سشپتی کی حالتمیں موجود رہتی ہے۔ لیکن اُسکے کاریہ جو پراکرت یعنی مادی تعلقات کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتے اِسواسطے دکھ محسوس نہیں ہوتا۔ ہمارے خیالمیں بھی پانچ کلیش ایسے دکھ ہیں کہ جسمیں پھنسا ہوا جیو اپنی مکتی کو حاصل نہیں کر سکتا اِسواسطے یوگ سوتر میں لکھا گیا۔

अविद्यास्मिता राग द्वेषाभिनिवेशः पंचक्लेशः

ارتھ۔ سنسار میں یہ پانچ کلیش ہی بندھن کہلاتے ہیں اوّل اودیا یعنی اُلٹا گیان دوسری اسمتا یعنی غرور تیسرے راگ یعنی خواہش چوتھے دویش یعنی نفرت۔ پانچویں ابھی نویش یعنی موت کا خوف۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ پانچوں دکھ از خود پیدا ہوتے ہیں۔ یا اِن میں سے کوئی ایکدوسرے کا سبب ہے دوسرے یہ سب ایک ساتھ ہی پیدا ہوتے ہیں یا کوئی سلسلہ ہے اسکا جواب یہ ہے۔

ارتھ۔

अविद्या क्षेत्रमुत्तरेषाम्

اِن سب کا کارن اودیا ہے۔ اور اُنکی پیدائش کا سلسلہ یہ ہے کہ اوّل اودیا سے اہنکار پیدا ہوتا ہے جسے اسمتا کہتے ہیں۔ یا اردو زبان میں خودی کہتے ہیں جب خودی پیدا ہوئی تو اُس سے یہ میرے موافق ہے۔ اور یہ مخالف ہے۔ دو قسم کے خیالات پیدا ہو گئے ہیں جن چیزوں کو اپنے موافق خیال کر لیا۔ اُنکے حاصل کرنیکے واسطے خواہش پیدا ہو گئی۔ اسی کو راگ بھی کہتے ہیں اور جن

چیزوں سے نفرت ہوئی اُنکے ناش کرنیکا خیال پیدا ہُوا۔ اسیکو دویش یعنی نفرت کہتے ہیں جب یہ چاروں پیدا ہوگئیں تو جن چیزوں سے محبت ہے۔ اُنکے چھوٹنے کیخیال سے موت کا خوف پیدا ہُوا۔ ورنہ جس منش کو راگ یعنی خواہش ہنوئے موت سے ذرا بھی خوف نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اگر ہم کسی سرائے میں مقیم کیئے ہوں۔ اور اُس مقام کو چھوڑنا پڑے تو ہمیں اُسکا کچھہ بھی رنج نہیں ہوتا لیکن اپنے گھر سے علیحدہ ہونیمیں تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ وجہ صرف یہ ہے کہ ہمیں گھر سے راگ ہے۔ اور سرائے سے راگ نہیں اسواسطے سنسار میں راگ سے ہی موت کا خوف پیدا ہوتا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوگا کہ اودیا کیا چیز ہے۔ بعض لوگ اودیا کے معنی گیان کا نہ ہونا لیتے ہیں لیکن یہ صیح نہیں بلکہ اُلٹے گیان کا نام اودیا ہے اگر گیان کے نہ ہونیکا نام اودیا مان لیا جاوے تو اسمیں بے شمار نقص عائد ہوتے ہیں اوّل تو ہر ایک جڑ یعنی غیر مدرک چیز میں گیان کا ابھاؤ پیدا ہوتا ہے۔ اور جب اُسمیں گیان نہیں تو اودیا کہا جاویگا۔ تو اُس سے راگ دویش پیدا ہونی چاہیئے لیکن ایسا ہونا ممکن نہیں دوسرے سشپتی کیحالت میں بھی گیان نہیں ہوتا اس سے سشپتی میں بھی راگ دویش پیدا ہونے چاہئیں۔ لیکن ایسا بھی نظر نہیں آتا۔ اسواسطے اُلٹے گیان کا نام ہی اودیا ہے سوا اُلٹا گیان اور اودیا کی یہ تعریف ہے۔

अनित्याशुचिदुःखानात्मसु नित्यशुचिसुखात्मख्यातिरविद्या

ارتھ - اول انتیہ یعنی فانی چیزوں کو نتیہ یعنی غیر فانی جاننا جیسے اس فانی جسم کو غیر فانی سمجھہ کر لوگ اسکی حفاظت کے واسطے لاکھوں قسم کے گناہ کرتے ہیں حالانکہ یہ نہیں خیال کرتے کہ یہ شریر تو رہنے والا ہی نہیں پھر اس کی حفاظت کے واسطے جھوٹ بولنے اور پاپ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر کروڑوں روپیہ جمع کر کے مر گئے تو بھی کچھہ فائدہ نہ ہوگا۔ اگر بلا جمع کئے ہوئے خالی ہاتھہ چل دیئے تو کوئی نقصان نہیں۔ کیونکہ خالی ہاتھہ جو آتا ہے۔ اور ایسا ہی جاتا ہے۔ ساری دنیا سے بسبب کرموں کے بھوگ کے ایک سے دوسرے کا تعلق ہے۔ سوائے کرموں کے اور کوئی طاقت بھوگ کو بدلنے والی نہیں۔ ایسی حالت میں اپنی اولاد کا نفع نقصان کچھہ

کچھہ بھی نہیں کر سکتے۔ بلکہ اپنے لئے پاپ یا پن جمع کر کے دکھہ سکھہ کے سامان جمع کرتے ہیں
دوسرے ناپاک چیزونکو پاک خیال کرنا یہ بھی اودیا ہے کیونکہ ہم جس شریر کو براہمن کا شریر اور پوتر
یعنی اعلے درجہ کا پاک سمجھتے ہیں جب اس کی اصلیت پر غور کرتے ہیں - تو خوف معلوم ہوتا
ہے اور اپنی بیوقوفی پر رونا آتا ہے۔ کیونکہ ہماری ناک سے جو نکلتا ہے وہ سب گندہ اور
ناپاک ہے۔ جو آنکھوں سے میل نکلتا ہے وہ بھی ناپاک ہی ہے۔ کان سے بھی اسی قسم کا گندہ میل
نکلتا ہے۔ منہ سے بھی ایسا ہی خراب تھوک وغیرہ نکلتا نظر آتا ہے پاخانہ اور پیشاب کو تو سب
لوگ گندہ سمجھتے ہیں۔ پسینہ جس قدر بدن سے نکلتا ہے۔ وہ سب بھی گندہ ہی نظر آتا ہے۔ کیونکہ
پسینہ کیوجہ سے کپڑے بدبو مارنے لگ جاتے ہیں۔ اسی طرح جسم کی ہڈی گوشت خون چربی
وغیرہ سب جسقدر چیزیں ہیں ناپاک ہیں۔ جبکہ جسم کا ہر ایک جز ناپاک ہے - تو اس کو پاک
خیال کرنا سراسر جہالت ہے۔ اب جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ برہمن کا شریر ہے۔ بہت
شدھ ہے - اور دوسرے ورنوں کے شریر اس سے اشدھ ہیں۔ وہ سب اودیا کے
بچار ہیں گھوم رہے ہیں۔ کیونکہ یہ شریر یعنی جسم ناپاک ہیں جسم کی کوئی چیز پاک نہیں - اور
نہ ہی کسی حالت میں پاک ہو سکتا ہے۔ اسی واسطے شریر میں رہنے والے چیتن کو جیو
کہتے ہیں۔ اس کا مکشن ملن ستو پہ وہاں میں رہنے والا چیتن کیا ہے۔ جس سے شریر کا
ملن یعنی گندہ ہونا صاف ثابت ہے۔ اسواسطے شریر کو پاک سمجھنا اودیا ہے۔ دوسرے
گوشت و شراب وغیرہ بدبودار چیزوں کو جو لوگ پاک سمجھکر استعمال کرتے ہیں - وہ سب
اودیا میں غرقاب پھنسا۔ تیسرے قسم کی اودیا دکھہ میں سکھہ بدھی کرتا ہے۔ مثلاً سنسار کے
جسقدر روشنی ہیں انہیں بھوگ سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔ یہ سب دکھہ کا سبب ہیں۔
جو لوگ اس سنسار کے وشیوں کو سکھ کا سبب سمجھتے ہیں وہ بہت ہی غلطی کرتے ہیں
کیونکہ کوئی ایسا وشے یعنے حرکت نفسانی نہیں جسکا پھل نہو بلکہ ہر ایک وشی سے دکھہ ہی پیدا ہوتا
ہے بدہضمی قبض اور ہزاروں قسم کی پیٹ کی بیماریاں خوراک سے پیدا ہوتی ہیں۔ اور بہت سی بیماریاں
مثلاً آتشک - سوزاک - جذام اور ایسی ہی بدنی بیماریاں شہوت پرستی سے پیدا ہوتی ہیں جہاں تک
وچار ہو سکتا ہے اُس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان خرابیوں کی بنیاد صرف وشیوں کا بھوگ ہے
جسکو مورکھہ لوگ سکھہ سمجھکر بھوگ رہے ہیں۔ چوتھی قسم کی اودیا اناتم یعنی اپنے سے علیحدہ
چیزوں کو اپنا جاننا ہے۔ اسقدر خیال نہیں آتا کہ سنسار کے تمام دکھوں کی جڑ بھی اودیا ہے کہ

ہم جڑ شریر کو آتما مان رہے ہیں۔ یا من کے دہرم دکھہ سکھہ کو اپنا دہرم خیال کر رہے ہیں یا شریر یعنی
جسم کے موٹا دبلا ہونیسے اپنے کو موٹا دبلا کہہ رہے ہیں۔ یا دہن کی کمی سے کنگال اور زیادتی سے
اپنے کو بڑا آدمی سمجھ رہے ہیں۔ اِس قسم کے خیالات جن سے آتما سے علیحدہ چیزوں کو آتما مانا جاتا ہے
یہ ہی قسم کی اودیا ہے اور تمام دکھوں کا سبب ہے۔ جبتک اودیا سے جیو علیحدہ نہیں ہو جاتا تب تک
دکھوں سے نہیں چھوٹ سکتا۔ یہ اودیا ہر ایک خرابی کی جڑ ہے۔ اس کے ناش کرنے کے
واسطے ہر ایک انسان کو کوشش کرنیکی ضرورت ہے۔ جو شخص دنیا میں غور سے سوچیگا تو اُسے
صاف معلوم ہو جائیگا۔ کہ ہر ایک تکلیف کی بنیاد اودیا سے شروع ہوتی ہے۔ مثلاً ہر شخص
جانتا ہے۔ کہ اَن کھانا انسانوں کی زندگی ہے۔ بلکہ سمرتی میں بھی لکھا ہے۔

अन्नं वै प्राणिनां प्राणाः

یعنی اَن ہر ایک جاندار کی زندگی ہے۔ لیکن وہ ہی اَن یعنی خوراک اندازے سے زیادہ کھا جانیسے
ہیضہ۔ بدہضمی وغیرہ سینکڑوں قسم کی بیماریاں پیدا کر دیتا ہے اب یہ خیال کرنا کہ خوراک انسانوں کی زندگی
ہے بالکل غلط ہے۔ بلکہ زندگی اور موت دونوں ہی خوراک سے پیدا ہوتی ہیں جب انکا استعمال قاعدے کے
موافق کیا جائیگا تب شریر کیواسطے مفید ہوگا اور جب قاعدے کے خلاف عمل کیا جائیگا تب وہی خوراک
انسان کیواسطے مضر ہوگی۔ اب قاعدے کا جاننا ودیا کے اختیار میں ہے اور خلاف قاعدہ مفید سمجھکر
استعمال کرنا اودیا ہے اودیا سے ہر ایک بیماری پیدا ہوتی ہے اور ودیا سے اسکا علاج ہوتا ہے چونکہ
پرکرتی کی ہر ایک چیز انسان کیواسطے بالکل مفید نہیں اور نہ ہی مضر ہے۔ بلکہ ہر ایک چیز میں نفع و
نقصان پہونچانیکی طاقت ہے۔ لیکن اِس سے نفع نقصان ہونا پرکرتی کے باعث سے نہیں بلکہ
بیقاعدہ یا باقاعدہ استعمال سے ہی آپ لوگ اِسکا سبب پوچھینگے تو صاف جواب یہ ہے۔ کہ جیو آتما
چیتن یعنی گیان والا ہے۔ اسواسطے جن چیزوں سے اُسکے گیان میں ترقی ہو وہ اُسکے واسطے
مفید ہیں جن سے گیان کو نقصان پہنچے۔ وہ اُسکے لئے نہایت مضر ہیں۔ بس گیان
ڈھانپنے والی اودیا ہی اِس سنسار میں بندہن کا سبب ہے۔ سوائے اودیا کے
اور کوئی بندہن کا سبب نہیں۔ اودیا کے پیدا ہونے کا سبب جیو آتما کا
پرکرتی کے ساتھ تعلق ہے۔ چونکہ پرکرتی ہمیشہ مختلف قسم کے سوانگ دہارن کرتی
ہے۔ اس سے تھوڑے گیان والا جیو آتما دہوکا کھا جاتا ہے۔ اگرچہ جیو آتما جس
وشے کو بھوگ کرتا ہے۔ ہمیشہ اُس کا انجام دکھہ ہی سے ہوتا ہے۔ لیکن تو بھی اودیا سے

وشیونکے بھوگ کو سکھ کا سبب سمجھتا ہے - اس اودیا کی ایسی زبردست طاقت ہے
اُسمیں بڑے بڑے عالم فاضل اور پنڈت پھنس رہے ہیں کسیکو بھی اس بات کا خیال نہیں آتا -
کہ ہم جس جسم اور اندری من کو اپنا آپ سمجھہ رہے ہیں - یہ سب ہم سے علیحدہ اور پرکرتی کا و کار یعنی
مائی تغیرات سے پیدا ہونیوالی ہیں ہم قدیم اور ہمیشہ رہنے والے اور انکی پیدائش اور ناش ہونا لازمی
ہے یہ سب ہمارے واسطے ہیں ہم ان کیواسطے نہیں ہیں جسقدر لوگ جسم کیواسطے آتما کی طاقتوں کو
نقصان پہونچاتے ہیں وہ خواہ اپنے آپ کو کیسا ہی عالم و فاضل تصور کریں درحقیقت جاہل مطلق
ہیں - کیونکہ نیتہ یعنی فانی کیواسطے ناچافی کو خراب کرتے ہیں اور جو لوگ پاک آتما پر ناپاک جسم کو
ترجیح دیتے ہیں - پاشدہ کو یعنی شراب کباب جیسی ناپاک چیزوں کو اچھا جانتے
ہیں اُنکے جاہل ہونیمیں کوئی شک ہی نہیں - خواہ ہزار داستان کیطرح وہ بہت سی
زبانیں بول سکتے ہوں - اور جو لوگ سکھ کیغرض سے دکھ دینے والے وشیونکو جمع کرتے
ہیں یا جڑ پدارتھوں سے آنندکی خواہش رکھتے ہیں - وہ دراصل بے سینگ اور دم کے حیوان
ہیں - کیونکہ روز نفس پرستونکو آتشک سوزاک وغیرہ ہزاروں قسم کی بیماریوں میں مبتلا دیکھ
کر بھی نہیں سوچتے - کہ یہ سب نفس پرستی کا نتیجہ ہے - اور جو لوگ سنسار کے اناتم اور جڑھ
چیزونکو آتما مانتے ہیں - اُنکو ہم کیا کہیں کیونکہ حیوان بھی متحرک اور غیر متحرک چیز کو پہچانتا
ہے لیکن وہ تو اُس سے بڑھ گئے ہیں - اسواسطے جب تک چاروں قسم کی اودیا جو
بندھن کا سبب اور سہر دیک کلیش یعنی دکھہ کے پیدا ہونیکی ایسی چیز ہے جیسے نباتات کے
واسطے زمین - دور نہ ہوجاوے - تب تک شانتی اور سکھہ کبھی کسی کو مل نہیں سکتا - اور
بندھن سے علیحدہ بھی نہیں ہو سکتا - پس ہمارے خیال میں اودیا ہی بندھن کا سبب
ہے - یوگی راج پتنجلی جی کے ویاکھیان کے بعد لگ بھگ جی وغیرہ کیواسطے اٹھ کھڑے
ہوئے - اور جیمنی جیکے ویاکھیان کیواسطے اگلا دن مقرر کیا گیا -
اگلے روز نتیہ کرموں کے بعد سب رشی لوگ جمع ہوئے - اور مہاتما جیمنی جی کے
ویاکھیان کا وچار ہونے لگا - جیمنی جی نے کہا کہ میری مت کو سمجھنے کے
واسطے پہلے اس بات کی ضرورت ہے - کہ جیو کی اصلی دشا یعنی حالت کو سمجھہ
لیا جاوے - اور یہ بھی خیال کر لیا جاوے کہ بندھن کے اسباب ہمیشہ مکتی کے اسباب کی
مخالف ہونگے - کیونکہ متضاد نہ ہونیسے ایک دوسرے کے ناش کا سبب نہیں ہو سکتے

مہاتما جیمنی جی کی اِس بات کو سنکر بھاردواج رشی بولے۔

بھاردواج - بندھن اور مکتی کے سادھنوں کا پرسپر متضاد ہونا ہر حالتمیں ضروری نہیں کیونکہ کارن دو قسم کے ہوتے ہیں - ایک تو ساکشات یعنی سیدھے طور پر اسکے ناش کا سبب ہو دوسرے پرم پرا یعنے سلسلہ سے جیسے تتو گیان دکھہ کا ناشک ہے - لیکن وہ ساکشات دکھ کا متضاد نہیں ہے

جیمنی جی - بیشک تتو گیان دکہہ کا متضاد نہیں لیکن وہ دکہہ کی بنیاد متھیا گیان کا متضاد ہے آجکل جیو متھیا گیان سے بندھا ہوا ہے - لیکن اُسکے سنسکار ہیں جو جیو آتما کو بُرے کرموںکی طرف لیجا رہے ہیں - اسوقت جیو آتما کے بندھن کا سبب من کی چنچلتا اور اُسکے خراب سنسکار ہیں جسکی وجہ سے جیو آتما نورتی مارگ یعنی ویراگ کو حاصل نہیں کر سکتا جب تک یہ خراب سنسکار ناش نہ ہو جاویں تب تک جیو آتما بندھن میں پڑا رہیگا - اس واسطے متھیا گیان سے پیدا شدہ سنسکار ہی بندھن کا سبب سمجھنا چاہیئے - کیونکہ متھیا گیان سیدھے طور پر تو دکہہ کا اپادان کارن یا نمت کارن کہلا بھی نہیں سکتا - اور جو کسی کا پرم پرا سے نمت کارن ہو اُس کو عام لوگ موٹی عقل سے جان نہیں سکتے - اسواسطے عوام جس وقت کسی درخت کو کاٹنا چاہتے ہیں - تو پہلے اوپر سے کاٹتے ہیں بعد میں سلسلہ وار اُس کی بنیاد تک پہنچ جاتے ہیں - چونکہ ہر ایک درخت کا مول ظاہر ہے - آنکھوں سے جیسا معلوم ہوتا ہے - اسی طرح بندھن کی اصلی بنیاد عوام نظروں سے چھپی ہوئی ہے - جب تک اُس سے پیدا شدہ سنسکار سے اُس کا پتہ نہ لگایا جاوے گا - تب تک اُس کا پتہ ملنا مشکل ہے - اگرچہ لوگ یہ سمجھتے ہیں - کہ ہم نے کرم کو مکتی کا سبب مانا ہے - کیونکہ ہمارا دھرم کا لکشن یہ ہے -

चोदना लक्षणो धर्मः

ارتھہ - یعنی جس کام کے کرنے کی پریرنا ویدوں کے ذریعہ سے ایشر کرتے ہیں - وہی دھرم ہے - لیکن ویدوں کے تتو گیان کا بھنڈار ہونیسے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے - کہ تتو گیان کے موافق کرم کرنا دکھوں سے جیو

کے چھوٹنے کا سبب ہے اور تتو گیان کے خلاف بندھن کا سبب ہے کیونکہ یہ بات پرتیکش معلوم ہوتی ہے۔ کہ جہاں سردی سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔ وہاں گرمی سے اُس کا علاج ہوتا ہے۔ ایسے ہی جس کا علاج گرمی ہو۔ سردی سے اُس کا پیدا ہونا تسلیم کیا جاتا ہے۔ جب ویدک کرم دہرم یعنے مکتی کا سبب کہلاتے ہیں۔ اور وید تتو گیان یعنے ہر ایک جیز کی صحیح ماہیت بتلانے والا ہے۔ اور تتو گیان یعنی علم حقیقی اور متھیا گیان یعنی برعکس علم آپس میں متضاد ہیں۔ تو جس کا ناش تتو گیان سے ہوگا۔ اُس کی پیدائش متھیا گیان سے لازمی تسلیم کرنی پڑے گی۔ مہا تما جیمنی جی کی اِس بات کو سنکر تتو دتیا رشی جی نے کہا کہ آپ کو زیادہ تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ سب لوگ اس بات کو سمجھ گئے ہیں۔ کہ آپ بھی بندھن کا سبب وہی مانتے ہیں۔ جو اور شاستروں کے سدہانت ہیں۔ درحقیقت ہر ایک شاستر کار کا ایک ہی سدہانت ہے کیونکہ ویدانت درشن میں بھی برہم گیان ہی سے مکتی تسلیم کی ہے۔ اور اودّیا سے جیو کو بندھ جانا تسلیم کیا ہے۔ اس واسطے آج تک جو لوگ ان درشنوں کے مطلب کو ٹھیک طور پر نہ سمجھکر صرف اصطلاحوں میں اختلاف دیکھکر یہ کہدرہے ہیں۔ کہ چھہ شاستروں میں بندھن یعنی جیو کے جنم یعنی پیدائش اور موت کے اسباب میں اختلاف ہے۔ یہ اُن کی صریحی غلطی ہے۔ ہمارے خیال میں چھہ شاستر بندھن کے اسباب میں بالکل متفق الرائے ہیں۔ اس بارہ میں ہر ایک کی رائے میں اودّیا یعنے متھیا گیان ہی دکھوں کا سبب ہے۔

سوال

اودیا کا کیا سبب ہے۔ اگر کہو اودیا جیو آتما کا سوبہاوک گن ہے۔ تو صحیح نہیں کیونکہ نیائے درشن اور ویشیشک درشن میں اودّیا کو اندری اور سنسکار دوش سے پیدا ہوتا بتلایا ہے۔

جواب:۔ اودّیا کی پیدائش کا موجب جیو کی الپگیتا یعنے کم علمی اور مادی کا شبادر

کا بے انتہا ہونا ہے۔ کیونکہ کم علمی سے جیو آتما ہر ایک مادی چیز کی ماہیت کو ٹھیک ٹھیک نہیں سمجھ سکتا۔ جیسے آنکھ بغیر روشنی کے رنگ و شکل سے واقف نہیں ہوتی۔

سوال۔ جیو آتما کی الپگیتا اُس کا سوبھاوک گن ہے۔ یا نیمتک۔ اگر الپگیتا کوئی سبب ہے۔ تو وہ کیا ہے۔

جواب:۔ چونکہ جیو آتما نانا یعنے بے تعداد اور پرے چھن یعنے محدود ہیں۔ اس واسطے الپگیتا اُن کا سوبھاوک گن ہے۔

سوال۔ چونکہ سوبھاوک گن یعنے ذاتی خاصہ نتیہ یعنے ہمیشہ رہنے والا ہوتا ہے۔ اس واسطے الپگیتا کا کسی طرح ناش نہیں ہو سکتا۔ جب الپگیتا کا ناش نہ ہوگا۔ تو اُس کے کاریہ اودّیا وغیرہ ہوتے رہیں گے اور اس سے بندھن بھی ہوتا رہے گا۔ اسی طرح پر جیو کی مکتی کسی حالت میں نہ ہوسکیگی۔

جواب۔ اگرچہ جیو آتما کا سوبھاوک گن الپگیتا ہے۔ لیکن بیرونی گیان کے حاصل کرنے کی بھی اُس میں طاقت ہے۔ یعنی وہ دوسرے آدمیوں کے گیان سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ اگرچہ کسی چیز کا ذاتی خاصہ ناش نہیں ہوسکتا۔ لیکن کثیف چیزوں میں لطیف چیزوں کے داخل ہوجانے سے اُن کی ذاتی خاصیت چھپ جایا کرتی ہے۔ جیسے پانی کا ذاتی خاصہ سردی ہے۔ لیکن اگنی کے تعلق سے پانی گرم ہوجاتا ہے اُس وقت پانی کی سردی کہیں معلوم نہیں ہوتی۔ اسی طرح جیو آتما میں جب پرماتما کے تعلق سے ویدوں کا گیان آجاتا ہے۔ تب اُس کی الپگیتا یعنی کم علمی کو تتو گیان کی شکتی چھپا دیتی ہے جس سے جیو مکت ہوجاتا ہے۔

سوال۔ کیا جیو الپگیتا کو چھوڑ کر سروگیہ ہوسکتا ہے۔

جواب۔ جیو کسی حالت میں بھی سروگیہ یعنی عالم کل نہیں ہوسکتا۔ بلکہ تتو یعنی ماہیت کو جاننے والا ہوسکتا ہے۔

سوال۔ سروگیہ اور تتو کے جاننے والا ہونیمیں کیا فرق ہے کیونکہ جو چیزوں کی ماہیت کو ٹھیک ٹھیک جانتا ہے۔ وہی تتو کو جاننے والا ہے۔ اور جو ہر ایک چیز کے تتو کو جانتا ہے وہی سروگیہ ہے۔

جواب۔ تتو کو جاننے والا جس چیز کی طرف دل کے خیالات کو لگاتا ہے اسی کو جانتا ہے ایک وقت میں سب کو نہیں جان سکتا اور سروگیہ اسے کہتے ہیں۔ کہ جو ایک وقت میں سب کو جانتا ہے۔ چونکہ کوئی جیو ہر ایک چیز کا گیان ایک وقت میں نہیں کر سکتا۔ اسواسطے کوئی جیو سروگیہ نہیں ہو سکتا۔

سوال۔ کیا سبب ہے کہ جیو ایک وقت میں سب کا گیان نہیں رکھتا۔

جواب۔ چونکہ جیو آتما محدود ہے اور محدود چیز اپنے سے باہر والوں کے ساتھ بغیر کسی اوزار کے تعلق نہیں پیدا کر سکتی۔ اسواسطے جیو آتما باہر کی چیزوں سے بذریعہ ہر دو کرنوں یعنی انتہ کرن اور بایہ کرن یعنی اندرونی اور بیرونی اوزاروں کے تعلق رکرتا ہے۔ اور یہ اوزار محدود ہیں۔ اسواسطے ان سے محدود ہی علم ہوتا ہے صرف فرق یہ ہے۔ کہ جسوقت ان اوزاروں میں خرابی ہوتی ہے۔ اسوقت اکثر غلط علم ہوتا ہے۔ اور جب درست ہو جاتے ہیں۔ تب صحیح علم ہوتا ہے۔

سوال۔ کیا کوئی بھی سروگیہ نہیں ہو سکتا۔

جواب۔ سوائے پرماتما کے کوئی سروگیہ نہیں ہو سکتا۔ یعنی پرکرتی تو گیان سے مبرا ہے۔ اس واسطے وہ سروگیہ ہو ہی نہیں سکتی۔ جیو آتما الپگیہ اور محدود ہے اس واسطے اُس کا گیان بھی محدود ہی رہے گا۔ صرف لامحدود پرماتما ہی سروگیہ ہو سکتے ہیں۔

سوال۔ کیا پرماتما کا بندھن میں آنا ممکن ہے یا نہیں۔

جواب۔ پرماتما کسی حالت میں بھی بندھن میں نہیں آسکتا۔ کیونکہ سرو ویاپک ہونے کے کارن بلا اوزاروں کے کام کرتا ہے۔ اور اوزاروں میں خرابی آنے سے اودیا پیدا ہوتی ہے۔ جب پرماتما اوزاروں سے کام نہیں کرتا تو اسے اودیا آنہیں سکتی۔ جب پرماتما میں اودیا نہ ہو۔ تو بندھن میں کس طرح آسکتا ہے۔ کیونکہ بندھن کا سبب [illegible] اودیا یا اگیان ہے۔

جب سرو گیہ پرماتما میں اودیا آہی نہیں سکتی۔ تو اودیا کی پہلی بندھن کس طرح ہو سکتا ہے

سوال۔ بہت سے لوگ ایشر کا اوتار لینا تسلیم کرتے ہیں اور بہت سے آدمی برہم کا اودیا سے جیو ہو جانا تسلیم کرتے ہیں۔ کیا یہ سب ہی غلط کہتے ہیں۔

جواب۔ نہ تو برہم اوتار ہی لیتا ہے۔ کیونکہ وہ ہر جگہ موجود ہونیسے سب جگہ پہلے سے موجود ہے۔ اوتار شبد کے معنی اگر نقل لئے جاویں۔ تو نقل اس جگہ رہتی ہے۔ جہاں اصل نہ ہو اگر اوتار کے معنی ایجنٹ یا پرتی ندھی کے لئے جاویں۔ تو بھی وہی دوش آتا ہے۔ کیونکہ جہاں وہ خود نہیں اس کا ایجنٹ کام کر سکتا ہے چونکہ ویدانتوں کی اصطلاح میں یوگی اور مکت پرش کو بھی ایشور کہتے ہیں اسواسطے مکت جیو کے جنم لینے کو بعضوں نے اوتار لینا تسلیم کیا ہے۔ اور برہم کا نہ تو اوتار ہوتا ہے اور نہ اودیا سے وہ جیو بن سکتا ہے۔ جس قدر اودیا پھیلی ہوئی ہے وہ سب ست شاستروں کے سدھانت کو ٹھیک طور پر نہ جاننے سے پھیلی ہے۔ جب وید ودیا اور ست شاستروں کا ٹھیک ٹھیک پرچار ہو جاوے گا۔ تب ہر قسم کی اودیا خود بخود ناش ہو جائے گی۔ جیسے سورج کے آنے سے اندھیرا ناش ہو جاتا ہے

اوم۔ شانتی۔ شانتی۔ شانتی

مفت تقسیم کرنے لایق چند اردو ٹریکٹ ۱۲ سینکڑہ

اودیا کے چار انگ فی نت	۳ پائی	ہم موت سے کیوں ڈرتے ہیں	۔/ر	رگوید کے پہلے منتر کی ویاکھیا	۔/ر
بھولا مسافر	۳/ر	پرماتما سے ڈرو	۔/ر	کرم ویوستھا	۔/ر
آتمک بل	۳/	ہم نربل کیوں ہیں	۔/ر	ورن ویوستھا	۔/ر
ایشور پوجا	۳/	نوجوانوں اٹھو	۔/ر	الہام کی ضرورت	۔/ر
ایشور ساکار یا نراکار	۳/	مرتک شرادھ	۔/ر	مورتی پرکاش	۔/ر
ایشور کی ہستی کا ثبوت	۳/	پنست اوتار	۔/ر	جیو آتما کی ہستی کا ثبوت	۔/ر
امورتی پوجا	۳/	مرقت قرآن	۔/ر	عیسائی مت کھنڈن	۔/ر
گوشت مت کھاؤ نمبر ۱	۳/	مسئلہ تناسخ	۔/ر	بابا نانک اور وید	۔/ر
" نمبر ۲	۳/	ویدک دھرم سب سے افضل ہے	۔/ر	بابا نانک اور دیانند	۔/ر
" نمبر ۳	۳/				

ویر چند شرما منیجر ویدک پستکالہ لاہور روڈ لاہور

آریہ سماج کے نیم

۱- سب سچے علم اور علم سے جو کچھ معلومات حاصل ہوتے ہیں اُن سب کا اصل اصول پرمیشور ہے۔

۲- ایشور سچد آنند سورُوپ نراکار۔ سروشکتیمان۔ نیاءکاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت نروکار۔ انادی۔ انوپم۔ سرو آدھار۔ سرو ایشور۔ سرو ویاپک۔ سرو انتریامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نِت پوِتر اور سرشٹی کرتا ہے اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳- وید سچے علوم کی پُستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴- سچ کے قبول کرنے اور جھوٹ کے چھوڑنے میں ہمیشہ مستعد رہنا چاہیے۔

۵- سب کام دھرم کے مطابق یعنی سچ اور جھوٹ کو سوچ کر کرنے چاہئیں۔

۶- سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا خاص منشا ہے۔ یعنی جسمانی۔ روحانی اور رفاہ عامہ خلایق کی ترقی کرنا۔

۷- سب سے باتحاد تمام دھرم کے مطابق جس سے جیسا مناسب ہو برتنا چاہیے۔

۸- جہالت کا ناش اور علم کی ترقی کرنی چاہیے۔

۹- ہر ایک کو اپنی ہی بہبودی میں خوشنود نہ رہنا چاہیے۔ بلکہ سب کی بہبودی میں اپنی بہبودی سمجھنی چاہیے۔

۱۰- سب آدمیوں کو اُن اصولوں کی تعمیل میں کہ جو رفاہ عام سے متعلق ہوں بے بس رہنا چاہیے۔ اور اُن اصولوں کی تعمیل میں جو اپنی ذات سے متعلق ہوں۔ سب خود مختار رہیں:-